

اولین دستیاب شدہ

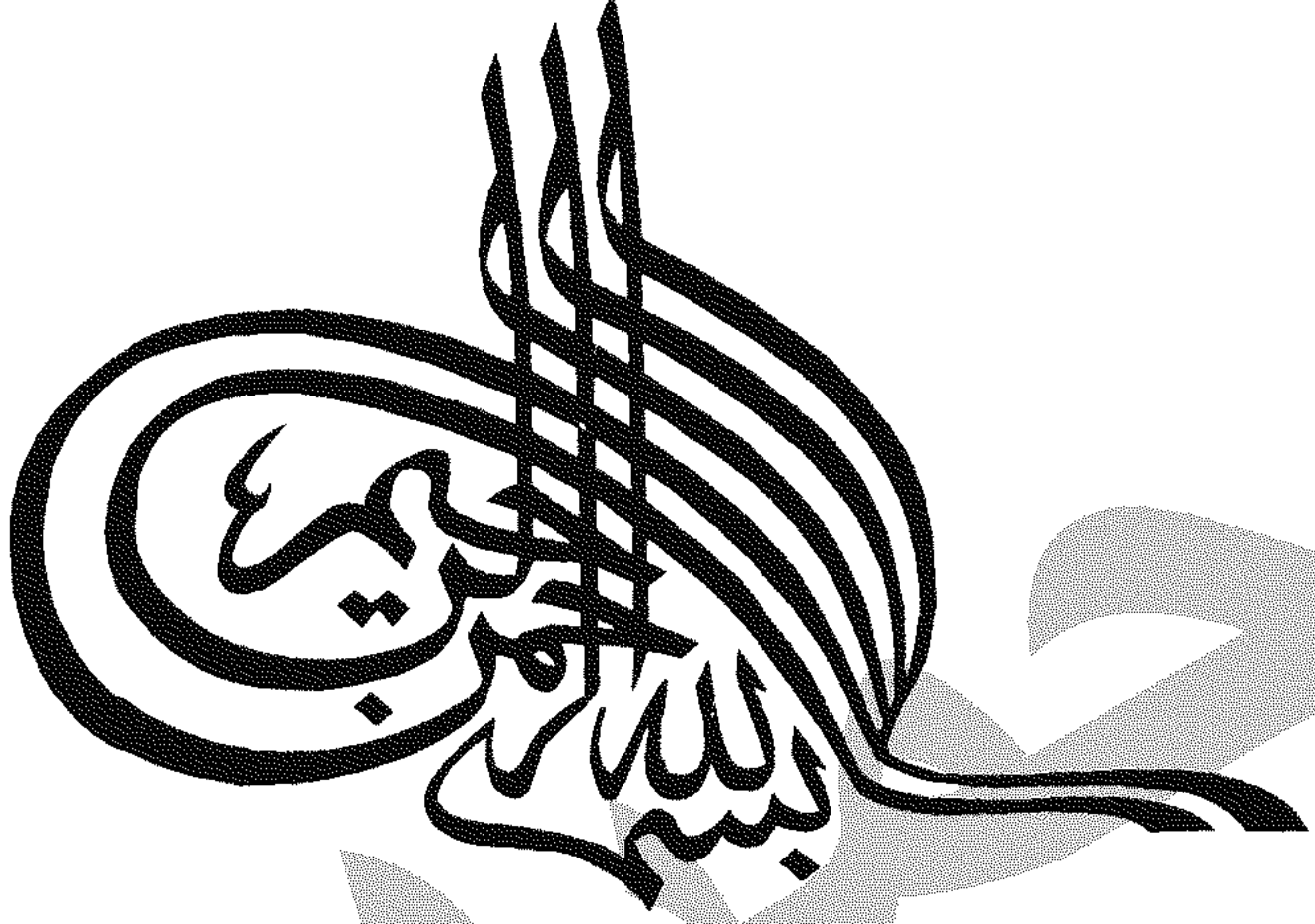
# دنیا کا قدیم ترین مجموعہ حدیث

(صحیفہ ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہؓ)

تحقیق: ڈاکٹر محمد حمید اللہ

ترجمین: پروفیسر خالد پرویز

# حمیدی



نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز بیاں  
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

Scanned PDF By HAMEEDI  
حمیدی



اولین دستیاب شدہ  
دُنیا کا قدیم ترین مجموعہ حدیث  
(صحیفہ ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تحقیق  
ڈاکٹر محمد حمید اللہ

ترجمہ  
پروفیسر خالد پرویز

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ  
الْاُمِّيِّ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ



# انتساب

صاحبِ قرآن  
اول مسلمان  
صلی اللہ علیہ وسلم  
کے نام

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

پروفیسر خالد پرویز  
11/6 فیصل اسٹریٹ، گلگشت ملتان  
061-522252 / 0300-6302548



## حسن ترتیب

صفحہ نمبر

15	.....	حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدوین و حفاظت
63	.....	چند باتیں اور
75	.....	چند انتہائی غور طلب حقائق
89	.....	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
101	.....	ہمام بن منبہ
103	.....	صحیفہ ہمام بن منبہ
105	.....	سب امتوں کے پیشوا
107	.....	عمارت مکمل کرنے والی اینٹ
108	.....	بخیل اور سخی کا فرق
109	.....	آگ سے ہٹو
110	.....	جنتی درخت کا 100 برس کا سایہ
111	.....	معاشرتی بُرائیوں سے بچو
112	.....	جمعہ کے روز قبولیت کی گھڑی
113	.....	اللہ کے بندوں کے بارے فرشتوں سے سوال
114	.....	فرشتوں کی نمازی کیلئے دعا
115	.....	سابقہ گناہوں کی معافی
116	.....	قربانی کے جانور پر سواری
117	.....	دوزخ کی آگ اہتر درجے زیادہ
118	.....	اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب
119	.....	تم روتے زیادہ، ہنستے کم

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

SCANNED PDF BY HAMEEDI



143	دونوں پاؤں ننگے
144	نذر اور بخل
145	میں تجھے اور دہاں گا
146	میں اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں
147	میں ایک خازن ہوں
148	امام سے اختلاف نہ کرو
149	نماز کا حُسن کیا ہے!
150	موسیٰ علیہ السلام لا جواب ہو گئے
142	ایوب علیہ السلام غسل خانے میں
153	گھوڑے پر زین لگنے سے پہلے
154	نبوت کا 46 واں حصہ
155	کسے کس کو سلام کرنا چاہیے
156	میں لڑتا رہوں گا
157	جنت اور دوزخ کا مکالمہ
159	طاق اعداد
160	دس نیکیاں، ایک بُرائی
161	کوڑے کی ڈوری
162	کیا تو نے آرزو کر لی؟
163	انصار کے ساتھ گھاٹی میں
164	اگر بنی اسرائیل اور حوانہ ہوتیں
165	ساتھ ہاتھ لمبا شخص
167	موسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ اجل کی آنکھ پھوڑ دی
169	پتھر آگے، موسیٰ علیہ السلام پیچھے!

## کتاب کیلئے دن اردو کا شمار

120	روزہ دار اور جہالت
121	اللہ کے ہاں مشک کی بو کونسی ہے؟
122	چیونٹی کا قصور؟
123	سواری کا انتظام
124	ہرنی کی ایک دعا کی قبولیت
125	اللہ سے ملاقات کیسے!
126	اللہ کی اطاعت کی شرط
127	قیامت کی نشانیاں
128	دو بڑی جماعتوں کی جنگ
129	30 جھوٹے دجال
130	سورج مغرب سے کب نکلے گا!
131	فلاں بات یاد کر
132	اللہ کا سیدھا ہاتھ
133	ایک دن ایسا آئے گا
134	جنگ ایک دھوکہ
135	صالح بندوں کے لیے نایاب چیزیں
136	سابقہ امتوں کی ہلاکت کی وجہ
137	کب روزہ نہ رکھا جائے
138	اللہ طاق ہے
139	حسد کی بجائے شکر
140	سات مرتبہ دھلائی
141	آگ کس کے گھر کو لگائی جائے؟
142	رعب اور جامع کلمے



195	میرا بچہ، میری بچی
196	ہر ایک کی دو بیویاں
198	اللہ جل شانہ سے عہد لینا
199	غنیمت کا مال
200	بتی کی وجہ سے دوزخ ملی
201	کوئی شخص کب مومن نہیں
203	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
204	عورتوں کو تالی بجانا چاہیے
205	خون میں مشک کی خوشبو
206	سوال پر سوال
207	صدقے کا کھجور
208	قسم کا کفارہ
209	قرعہ اندازی
210	دودھ کا معاوضہ
211	بوڑھا کب جوان ہوتا ہے
212	بتھیار سے اشارہ نہ کرو
213	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دانت مبارک
214	جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں
215	اولاد آدم کا حصہ
216	700 نیکیاں، ایک بُرائی
217	مختصر نماز
218	ایک نیکی لکھ لو!
219	اللہ جل شانہ اور بندے کا معاملہ

## پایں و ن اردو کے شکر گزار ہیں

171	نفس کی تو نگری
172	وعدہ ٹالنا ظلم ہے
173	سب سے زیادہ خبیث
174	مغرور زمین میں دھنس گیا
175	بندے کا گمان
176	بچے کے والدین کا کردار
177	کس ہڈی کو زمین نہیں کھاتی!
178	صوم وصال
179	ہاتھ اور رات
180	نیکیاں ہی نیکیاں
181	جانوروں کی زکوٰۃ
182	نہایت زہریلا سانپ
183	ٹھہرا ہوا پانی
184	اصلی مسکین کون ہے!
185	شوہر کی اجازت
186	موت کی خواہش مت کرو!
187	مرد مسلمان
188	لڑکے، لڑکی کی شادی
190	اللہ جل شانہ زیادہ خوش کب ہوتے ہیں
191	اللہ جل شانہ کی بندے سے محبت
192	وضو کا ادب
193	احد کے پہاڑ برابر سونا
194	باورچی کا حق



صفحہ نمبر

246	.....
247	.....
248	.....
249	.....
250	.....
251	.....
252	.....
254	.....
255	.....
257	.....
265	.....
280	.....

نظر لگنا حق ہے

نماز کا انتظار !

اوپر کا ہاتھ

درمیان میں کوئی نبی نہیں

سونے کے دو کنگن

عمل کے ذریعے نجات

دو قسم کی تجارت و لباس

موت معاف ہے!

شہر میں اقامت

اختلاف الروایات

تخریج احادیث

Some Interesting Facts

کتاب  
پیش  
ون  
اردو  
کے  
شکر  
گزار  
ہیں

صفحہ نمبر

220	.....
221	.....
222	.....
223	.....
224	.....
225	.....
226	.....
227	.....
228	.....
229	.....
230	.....
231	.....
232	.....
233	.....
234	.....
235	.....
236	.....
239	.....
241	.....
242	.....
243	.....
244	.....
245	.....

سخت دھوپ، دوزخ کی بھاپ

دوبارہ وضو کرو

پرسکون رہو

قاتل و مقتول دونوں جنت میں

جب تمہارا بھائی مقلنی کر رہا ہو!

مومن کی ایک آنت

خضر علیہ السلام کو خضر کیوں کہا گیا!

ٹخنوں سے نیچے لنگی

دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو

جب زبان سے قرآن صاف نہ نکلے

میں ہی زمانہ ہوں

غلام کے لیے اچھی بات

سامنے اور دائیں جانب فرشتے

خاموش رہو

میں اس کا ولی ہوں

ذوق یقین و عزم

گائے کے سر جیسی سنہری چیز

حوض بہتا ہی رہا

چپٹی ناک، چھوٹی آنکھیں

تکبر اور بردباری

بالوں کے جوتے

امارت کس کی!

بہترین عورتیں



حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کی تدوین و حفاظت

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

### تمہید

اللہ کا پیام اس کے بندوں تک بہت سے پیغمبروں نے پہنچایا مگر بد بخت انسان عموماً برادر کشتی کے جذبے میں اس کو نیست و نابود کرتا رہا۔ صحفِ آدم و شیث و نوح تو بہت دور ہیں، ”صحفِ ابراہیم“ بھی جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے:

صُحُفِ اِبْرٰهٖمَ وَ مُوسٰیؑ

(سورۃ الاعلیٰ: ۱۹)

اب کہاں ہیں؟ اسی بد بخت انسان نے تورات موسیٰ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا کہ اس کے ہاتھ نئے تباہ کر دیئے۔ زبانی یاد سے اس کے کچھ حصوں کا اعادہ ہوا تو کچھ عرصہ بعد ایک زبانہ اور اسے بھی مصیبت اٹھانی پڑی۔

ہمارے پاس اب تیسری مرتبہ کا نسخہ ہے۔ اے اور جیسا ہے اس سے سب واقف ہیں۔ یہ تالمود، مشنا اور ہگداد، وغیرہ کے نام سے یہودی احبار نے بعد کے زمانوں میں جو چیزیں لکھیں ان کے ”اصروا غلال“ (قید و بند) کی شدت سے خدائے رحمان کو اپنے بندوں پر پھرتے آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیامِ محبت و مرحمت لے کر مبعوث ہوئے۔ انسان نے آپ علیہ السلام کو تین چار سال بھی چین سے پرچار کا موقع نہ دیا۔ آپ علیہ السلام وعظ ضرور کرتے رہے لیکن روپوشی کی دائمی ضرورتوں، اور امت کے اجڈ پن سے اس کا موقع کہاں کہ اپنی انجیل کا املاء کراتے یا اپنے مواعظ کے قلمبند ہونے کا انتظام کرتے۔ آپ علیہ السلام کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ علیہ السلام کے شاگردوں اور

۱۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا عنوان ”بائبل“ ذیلی سرخی ”اولڈ ٹیسٹمنٹ“

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

SCANNED PDF BY HAMEEDI



شاگردوں کے شاگردوں وغیرہ نے عرصہ بعد اپنی یادداشتیں مرتب کیں۔ ایسی ہر یادداشت انجیل (بشارت و خوش خبری) کے نام سے مسموم ہوئی۔ ان انجیلوں کی تعداد بھی کثیر ہو گئی، اور ان کے آپس کے اختلافات بھی شدید ہو گئے تو ان میں سے چار کا کسی نہ کسی طرح انتخاب کیا گیا۔ یہ مستند انجیلیں قرآن سے زیادہ حدیث سے مشابہت رکھتی ہیں یعنی صحابہ اور تابعین اپنے نبی کے ملفوظات کو جمع کرتے ہیں۔ لیکن ان کی قدر و قیمت کی یہاں جانچ کا موقع نہیں ہے۔ صرف اس بات کی طرف اشارہ کافی ہوگا کہ ان انجیلوں میں کہیں عقیدہ تثلیث کا ذکر نہیں بلکہ تورات موسیٰ کی توثیق اور وحدانیت ربانہ کی ہی تعلیم ہے، لیکن آج نصرانیت اور تثلیث لازم و ملزوم ہیں۔

سنت اللہ کے مطابق پھر ایک اور قوم کا کلام ربانی کی حفاظت کے لئے انتخاب ہوا۔ یہ عرب تھے مگر کیسے؟  
امی عرب:

سامی نسل کے چند قبیلے صحرائی اور ریتلے براعظم عرب میں رہتے تھے۔ کچھ ساحلی رقبہ کو چھوڑ کر، یہ زیادہ تر خانہ بدوش لوگ تھے۔ ان کے وطن میں پانی کی کمی کیا تھی کہ وسائل تمدن ناپید تھے۔ جس زمانے میں بین النہا لک تجارت محض تبادلہ اشیاء پر منحصر ہو اور عرب میں نہ تو زرعی اور نہ کوئی قدرتی ثروت ہو تو وہاں کے تمدن کی ترقی جتنی سُست رہ سکتی ہے، وہ ظاہر ہے۔ چنانچہ علم اور تدوین علم کے سلسلے میں حروف تہجی کے استعمال کی ضرورت تھی، ان کی زبان میں اعراب کو چھوڑ دیں تو اٹھائیس آوازیں، یا حروف صحیح تھے۔ کسی زمانہ میں انہوں نے کہتے ہیں کہ حیرہ (حالیہ کوفہ - عراق) والوں سے لکھنا سیکھا اور ان کے حروف تہجی کو اپنی زبان کے لئے استعمال کیا۔ یہ وہی حروف تہجی ہیں جن میں اب ہم اور عرب ہر دو اپنی زبانیں لکھتے ہیں۔ لیکن اسلام سے پہلے اس خط کی کیا حالت تھی؟ دوسری تمام کوتاہیوں کو

۱۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا عنوان: "بائبل" ذیلی سرخی "نیو ٹیسٹ" میں بتایا گیا ہے کہ "یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ چاروں کب اور کہاں مدون کی گئیں" اسی میں بتایا گیا کہ "انجیل متی کو دوسری صدی میں مدون کیا گیا"۔

۲۔ تفصیل کے لئے بلاذری: فتوح البلدان ص: ۴۷۱ تا ص: ۴۷۲ ملاحظہ ہو۔

چھوڑ بھی دیں تو محض یہ امر کہ اس میں زبر، زیر کے اعراب تو کیا حروف کے نقطے بھی نہ تھے۔ ابجد ہوز کے اٹھائیس حروف میں سے لفظ کے شروع میں (ب، ت، ث، ن، ی)، (ج، ح، خ)، (د، ذ)، (ر، ز)، (س، ش)، (ص، ض)، (ط، ظ)، (ع، غ)، (ف، ق) میں آپس میں کوئی فرق نہ تھا۔ اور ہر چیز محض اٹکل پر پڑھی جاتی تھی۔ اس پر عربی زبان کی زرخیزی واقعی روشنی طبع کیا تھی بلائے جان تھی۔ ایک معمولی مثال لیجئے، (قتل) اسے قیل (ہاتھی) پڑھیں، قیل (کہا گیا)، قیل (پہلے) قتل، (جان سے مار ڈالا) یا قتل (رسی بٹھا)؟ بعض وقت کسی جملے میں سیاق و سباق ایک سے زیادہ متبادل صورتوں کا امکان رکھتا ہے۔

دوسری مصیبت یہ تھی کہ بدویت اور روزگار کی دشواری سے اس کا موقع کہاں تھا کہ لوگ لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ کریں؟ اور توجہ کریں بھی تو کیا لکھیں، اور کیا پڑھیں، کہ علمی تحقیق و ترقی کا ملک کو، نہ موقع ملا تھا اور نہ اس کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ بڑے سے بڑے حضری مرکز، بستی اور شہر میں بھی جہاں تاجرا اپنے وصول طلب قرضوں کی یادداشت لکھتے ہوں گے، پندرہ بیس آدمیوں سے زیادہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ کچھ اندازہ ان مثالوں سے ہوگا:

تقریباً ۷ھ میں جواثا (مشرقی عرب، علاقہ الحساء) جیسے بڑے مقام پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تبلیغی خط بھیجا تو راوی کہتے ہیں کہ سارے علاقے اور قبیلہ میں ایک شخص بھی نہ تھا جو خط کو پڑھ سکے۔ لوگ تلاش اور انتظار کرتے رہے تا آں کہ ایک بچہ ملا جس نے خط پڑھ کر سنایا۔ تقریباً اس زمانے یا کچھ بعد کا واقعہ ہے کہ النضر بن تولب مسلمان ہوئے یہ ایک بڑے قبیلے کے سردار تھے اور اتنے بڑے شاعر کہ ان کی نظموں کا ایک دیوان تیار ہوا ہے، انہیں ان کے قبیلہ عکک (یمن) کا سردار مامور کر کے ایک تحریری پروانہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوا۔ بازار میں آکر یہ پوچھنے لگے: کیا آپ لوگوں میں کسی کو پڑھنا آتا ہے؟ یہ خط پڑھ کر مجھے سنائیے۔

۱۔ میری کتاب الوثائق السیاسیہ (نمبر ۷۷) دیکھئے۔

۲۔ الوثائق السیاسیہ نمبر ۲۳۳



## عہد اسلام میں عربوں کی تیز گام علمی ترقی:

اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ زمانہ جاہلیت میں باشندگان عرب نے لکھنے پڑھنے اور اپنی معلومات کی تدوین کرنے کی طرف اتنی توجہ نہ کی جتنی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ لیکن حیرت اس پر ہوتی ہے کہ ان کی امیت و جاہلیت کے اور ہر قسم کے علوم و فنون سے ان کے والہانہ اعتناء کے درمیان زمانہ اتنا مختصر ہے کہ پرانی تاریخ عالم میں اتنی تیز علمی ترقی کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ کہتے ہیں کہ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شہر مکہ میں سولہ سترہ سے زیادہ آدمی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، شہر مدینہ میں تو اس سے بھی کم عرب یہ فن جانتے تھے، لیکن دوسری صدی ہجری ہی سے عربی زبان، علمی نقطہ نظر سے دنیا کی متمول ترین زبانوں میں شامل ہو گئی تھی، یہ کیسے ہوا؟

اسلامی حکومت کا آغاز ۱ھ (۶۲۲ء) میں ہوا، جب کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ جا بسے۔ مگر اس وقت وہ ایک چھوٹے سے شہر کے بھی صرف چند حصوں پر مشتمل تھی کیونکہ باقی مدینہ، یہودیوں یا تاحال اسلام نہ لائے ہوئے عربوں کے قبضے میں تھا۔ اس زمانے میں جزیرہ نمائے عرب میں سینکڑوں قبیلے کیا تھے کہ حقیقت میں سینکڑوں ہی خود مختار مملکتیں تھیں جن میں ہر ایک دوسرے سے مکمل آزاد تھی۔ ۱۔ ۶ھ کے اواخر میں، جب مسلمانوں اور مکہ والوں میں صلح ہوئی تو اس وقت بھی یہ اسلامی مملکت چند سو مربع میل سے زیادہ رقبے پر مشتمل نہ ہو سکی تھی ۲۔ لیکن اس کے بعد پانچ سال بھی نہیں گزرے تھے کہ جب ۱۱ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسلامی مملکت تقریباً دس لاکھ مربع میل علاقے (پورے عرب اور جنوبی فلسطین) پر پھیل چکی تھی۔ اس پر مشکل سے پندرہ سال گزرے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

۱. ۲. ۳. ۴. ۵. ۶. ۷. ۸. ۹. ۱۰. ۱۱. ۱۲. ۱۳. ۱۴. ۱۵. ۱۶. ۱۷. ۱۸. ۱۹. ۲۰. ۲۱. ۲۲. ۲۳. ۲۴. ۲۵. ۲۶. ۲۷. ۲۸. ۲۹. ۳۰. ۳۱. ۳۲. ۳۳. ۳۴. ۳۵. ۳۶. ۳۷. ۳۸. ۳۹. ۴۰. ۴۱. ۴۲. ۴۳. ۴۴. ۴۵. ۴۶. ۴۷. ۴۸. ۴۹. ۵۰. ۵۱. ۵۲. ۵۳. ۵۴. ۵۵. ۵۶. ۵۷. ۵۸. ۵۹. ۶۰. ۶۱. ۶۲. ۶۳. ۶۴. ۶۵. ۶۶. ۶۷. ۶۸. ۶۹. ۷۰. ۷۱. ۷۲. ۷۳. ۷۴. ۷۵. ۷۶. ۷۷. ۷۸. ۷۹. ۸۰. ۸۱. ۸۲. ۸۳. ۸۴. ۸۵. ۸۶. ۸۷. ۸۸. ۸۹. ۹۰. ۹۱. ۹۲. ۹۳. ۹۴. ۹۵. ۹۶. ۹۷. ۹۸. ۹۹. ۱۰۰.

کے زمانے (۲۶ھ) میں، ایک طرف طبری ۱ کے مطابق، سارے شمالی افریقہ سے گزر کر اسلامی فوجیں اندلس میں داخل ہو چکی تھیں، تو دوسری طرف بلاذری ۲ کے مطابق وہ دریائے جیخون (Oxus) کو عبور کر کے ماوراء النہر یعنی چین میں گھس گئی تھیں۔ اس کی توثیق ہم عصر چینی تاریخوں سے بھی ہوتی ہے ۳۔ جنوب میں یہ لشکر خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تھانہ (بمبئی یا گجرات) اور دہلی (تھانہ، قریب کراچی) تک ۴ اور شمال میں آرمینیا اور اس سے بھی آگے تک پہنچ چکے تھے ۵۔

یہ وہ زمانہ ہے جب مسلمان عرب اپنے حریفوں سے نہ تعداد میں اور نہ ہی ساز و سامان میں کوئی نسبت رکھتے تھے۔ اسی طرح بیزنطینی (رومیوں) اور ایرانیوں میں، جن سے انہیں سابقہ پڑا تھا، خود فنون حرب و قتال جس بلند درجے پر پہنچے ہوئے تھے، اس کا بیچارے بدویوں کی حالت سے مقابلہ کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مزید برآں یہ مسلمان عرب اپنے گھروں اور خیموں سے کسی لوٹ مار یا زمانہ جاہلیت کی غارت گری کے لئے بالکل نہیں نکلے تھے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ اللہ جل شانہ ہی کا بول بالا ہو۔ (لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا)۔

اصل میں ان کی جبلی صلاحیتیں اور اسلامی تربیت ہی اس بات کی ذمہ دار تھیں کہ اس نتیجے تک پہنچیں۔ ان کے لئے فتوحات سیف ہوں کہ فتوحات قلم، دونوں ایک ہی چیز کے دو پہلو، اور ایک ہی باعث و داعی کے دو مظاہر تھے۔ ہمارے کرم فرماؤں کو اس کا یقین نہیں آتا۔ اگر فتوحات سیف میں خود ان کے مقبوضات ہاتھ سے نہ گئے ہوتے تو شاید محض اسلامی تاریخوں میں اس کا ذکر دیکھ کر اس کے وجود سے بھی اسی طرح انکار کر بیٹھتے جس طرح فتوحات قلم کے متعلق ان کا رویہ ہے۔

۱۔ تاریخ طبری، طبع یورپ ص: ۲۸۱ و ما بعد، نیز گمن: تاریخ زوال و انحطاط سلطنت روماج ۵

ص: ۵۵۵ مطبوعہ اسکوفورڈ یونیورسٹی پریس۔

۲۔ بلاذری: فتوح البلدان، طبع یورپ ص: ۴۰۸

۳۔ حوالوں کے لئے بار تو لڈ کی انگریزی کتاب ”ترکستان“ ص: ۶

۴۔ بلاذری: فتوح البلدان ص: ۳۳۸ باب فتوح السندھ

۵۔ تاریخ طبری حالات ۱۹ھ

۱۔ تفصیل کے لئے بلاذری: فتوح البلدان ص: ۴۷۲ باب ”خط کی ابتداء“ ملاحظہ ہو۔ مورخ بلاذری نے ان سترہ آدمیوں کے نام بھی گنوائے ہیں۔

۲۔ تفصیلات اور نقشے کے لیے دیکھئے میری کتاب ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی“ ص: ۱۱۵، ما بعد ”صلح حدیبیہ“۔



یہاں ہمیں آغاز اسلام کی شمشیر زنی (اور جسم انسانی کے عمل جراحی) اور اس کے ارتقاء سے بحث نہیں، ہم اس دور کی قلم آرائی (اور ذہن انسانی کی تربیت و اصلاح) پر اکتفا کریں گے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی سیاست:

سب جانتے ہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اتنی تھے، قرآن شہادت دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پڑھنا آتا تھا، نہ لکھنا!

وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ

بِيَمِينِكَ إِذَا لَا زَكَاةَ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۸﴾ (سورة العنكبوت: ۲۸)

اس سے پہلے نہ تو تو کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے سیدھے ہاتھ سے لکھتا تھا اور نہ باطل پرست شک میں پڑ جاتے۔

یہ کتنا ولولہ انگیز امر ہے کہ نبی امی کو سب سے پہلے جو وحی ربانی ہوئی وہ لکھنے کی تعریف اور پڑھنے کے حکم ہی پر مشتمل تھی۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ

مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿۵۱﴾ (سورة العلق: ۵۱)

پڑھا اپنے رب کے نام سے جو خالق ہے۔ جس نے انسان کو جنمے ہوئے خون کے قطرے سے پیدا کیا۔ پڑھ کہ تیرا بزرگ و برتر رب وہ ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی اور انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

یہاں ”اقْرَأ“ کے معنی پڑھنے ہی کے ہو سکتے ہیں۔ معمولی پیام پہنچانے کے نہیں۔ (جیسے محاورہ: یقرئک السلام میں ہوتے ہیں) کیونکہ سیاق عبارت میں قلم کی تعریف اور اس کے ذریعہ علم ہونے کا ذکر ہے۔ غرض نبی امی نے امت کو اللہ کا جو پہلا حکم پہنچایا اور جس کی عمر بھر تعمیل کرائی — وہ پڑھنے اور لکھنے ہی کے متعلق تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ قرآن میں بیان ہوا ہے:

الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَ

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (سورة الجمعة: ۲)

یعنی امیوں میں انہیں میں کے ایک رسول تھے جو ان پر اس یعنی خدا کی آیتیں تلاوت فرماتے ان کو تزکیہ نفس سکھاتے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً نازل ہونے والی آیتوں اور سورتوں کے فوراً لکھانے کا انتظام فرماتے، جو تزکیہ اخلاق اور تعلیم دہنی پر مستزاد تھا۔

مگر ہم وطنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کم مانی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو، جو خدا کی راہ میں ساتھ دے رہے تھے، طرح طرح سے ستانا شروع کیا، جب اذیت کا پانی سر سے اونچا ہو گیا تو جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے، گھربار چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ اور آخر آپ ﷺ بھی ان سے جا ملے، اور وہاں امت کی سیاسی تنظیم و تشکیل شروع فرمائی۔ ہجرت کے بعد جو سورہ سب سے پہلے نازل ہوئی، وہ سورہ بقرہ ہے۔ اور اسی میں مشہور آیت مداینہ (اصول قرض دہی) بھی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَالْتَبَوْهُ

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا

رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ..... وَلَا تَسْمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ

صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَ

أَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلَّا تَرْتَابُوا

(سورة البقرة: ۲۸۲)

۱۔ اس زمانے میں بھی چند مدینے والے مسلمان ہوئے تو وہاں ایک معلم بھیجا گیا (یعنی حضرت مصعب بن عمیر جو مقرر کہلاتے تھے) تاکہ لوگوں کو قرآن فقہ اور دینیات کی تعلیم دیں۔ یہ ہجرت سے قبل کا واقعہ ہے (دیکھو سیرت ابن ہشام ص ۲۸۹ تا ص ۲۹۰) اسی طرح بخاری میں ہے ”براء صحابی کہتے ہیں کہ صحابہ میں اول مدینہ میں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم آئے اور قرآن کی تعلیم دینے لگے“ (بخاری کتاب التفسیر)

کتاب  
پیش  
روان  
کار  
شکر  
گزار  
ہے



اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہیں، جب تم آپس میں کوئی قرض دہی کسی معینہ مدت کے لئے کرو تو اسے لکھ لیا کرو..... اور اپنے مردوں میں سے دو گواہوں کی شہادت حاصل کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں..... اور کاہلی نہ کرو اس کے لکھنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اس کے وعدہ تک۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور گواہی کے لئے زیادہ سیدھی اور مضبوط اور اس بات سے زیادہ قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔

اس آیت کے نازل ہونے سے لکھنے پڑھنے پر توجہ بڑھ ہی گئی ہوگی۔  
لکھنے پڑھنے کی عام ترویج کا انتظام:

مدینہ منورہ آنے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے سب سے پہلا کام جو کیا وہ مسجد نبوی کی تعمیر تھی۔ اس عمارت کے ایک حصہ میں سائبان اور چبوترہ (صفہ) بنایا گیا۔ یہ اولین اسلامی اقامتی جامعہ تھی۔ رات کو طلبہ اس میں سوتے، اور اساتذہ مامور کئے گئے جو دن کو انہیں وہاں لکھنے پڑھنے اور مسائل دین وغیرہ کی تعلیم دیتے، چنانچہ عبداللہ بن سعید بن العاص جو خوشخط تھے، اور زمانہ جاہلیت میں بھی کاتب کی حیثیت سے مشہور تھے۔ انہیں وہاں لکھنا سکھاتے ۲ اسی طرح عبادہ بن الصامت سے مروی ہے کہ انہیں رسول اکرم ﷺ

۱ قرض دہی کے علاوہ حدیثوں میں وصیت کو بھی لکھ رکھنے کا حکم ہے چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال و دولت ہو تو یہ مناسب نہیں کہ دو راتیں اس طرح گزارے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی رکھی ہو (إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةً عِنْدَهُ) بخاری ج: ۱ کتاب الوصایا۔

۲ اُسند الغابہ لابن الاثیر ۳/ ۱۷۵ استیعاب الابن عبدالبر جلد دوم ص ۳۹۳ الاصابہ لابن حجر نمبر (۱۷۶۹) ان کا نام زمانہ جاہلیت میں الحکم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ سے موسوم فرمایا صفہ کی درس گاہ میں تعلیم پانے والوں کی کثیر تعداد کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ایک قبیلہ تمیم سے ۸۰، ۷۰ طلبہ آئے تھے، ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

كان في وفد تميم سبعون او ثمانون رجلاً فاسلموا وقيموا في المدينة مدة يتعلمون القرآن والدين (قبیلہ تمیم سے ستر یا اسی اشخاص اسلام لائے اور مدینہ میں ایک مدت تک ٹھہر کر قرآن سیکھا اور دینی تعلیم حاصل کی) (استیعاب)

نے اس بات پر مامور کیا کہ صفہ میں لوگوں کو لکھنا سکھائیں اور قرآن پڑھائیں۔ مدینہ میں ۲ھ میں ایک اور اقامتی درس گاہ دارالقراء کا بھی پتہ چلتا ہے۔

ہجرت پر مشکل سے ایک سال گزرا تھا کہ رمضان ۲ھ میں بدر کا معرکہ پیش آیا جس میں دشمن کی تعداد مسلمانوں سے گنتی تھی ۳ پھر یہ کامیاب رہے اور بہت سے قیدی ہاتھ آئے۔ ان اسیروں سے جو برتاؤ کیا گیا اس پر آدمی سردھننے پر مجبور ہو جاتا ہے، چنانچہ دشمن کی رہائی کا فدیہ یہ یہ مقرر کیا گیا کہ جو قیدی لکھنا پڑھنا جانتا ہو وہ دس دس مسلمان بچوں کو اس فن کی تعلیم دے۔ ۴ کیوں نہ ہو کہ نسی الملحمۃ ۵ ساتھ ہی مدینۃ العلم ۶ بھی تھا۔ بعض دقیقہ رس محدثوں نے اس واقعہ کا خوب عنوان باندھا ہے۔ مشرک کو استاد بنانے کا جواز یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہ تھا بلکہ تعلیم پھیلانے کے متعلق مستقل سیاست ہی کی پیش رفت و تعمیل تھی۔

رسول کریم ﷺ اکثر فرمایا کرتے ”بُعِثْتُ مُعَلِّمًا“ ۷ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں) اسی طرح آپ ﷺ بچوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنے پڑوسیوں سے علم سیکھیں ۸ اور اپنے بڑوں کی مسجد میں سبق پڑھا کریں۔ ۹ مورخ بلاذری نے ذکر کیا

۱ التراتیب الاداریہ لعبدالحی الکتانی ۱/ ۲۸ (بحوالہ ابوداؤد)

۲ الکتانی ۱/ ۵۶

۳ مسلمانوں کے پاس تین سو سے کچھ ہی زائد سپاہ تھی، دشمن کی تعداد مورخوں نے ساڑھے نو سو لکھی ہے۔ (طبری ص ۱۲۹۸، ص ۱۳۰۴ نیز ابن ہشام ص ۳۳) تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب:

عہد نبوی کے میدان جنگ، عنوان ”غزوہ بدر“

۴ طبقات ابن سعد ۲/ ۴ سبیل: الروض الانف جلد ۲ ص ۹۲ منذ احمد بن حنبل ۱/ ۲۴۷، نیز کتاب الاموال ص ۱۱۶ نمبر ۳۰۹ مصنف عبدالرزاق میں بھی اس کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

۵ ابن تیمیہ، ذہبی، ماوردی، طبری وغیرہ نے اسے حدیث قرار دیا ہے طبرانی کبیر میں ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں: اَنَا نَسِیُ الْمَلْحَمَةِ، اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ مستدرک، حاکم، طبرانی کبیر، اس کے راوی ہیں، جامع صغیر ج ۱ ص ۲۶۹۔

۶ چاہے یہ الفاظ حدیث میں ثابت نہ ہوئے ہوں، منہج کی صحت پر کسی کو اعتراض نہیں۔

۷ سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء، ابن عبدالبر، مختصر بیان العلم ص ۱۵ نیز مشکوٰۃ کتاب العلم بحوالہ داری۔

۸ الکتانی: التراتیب الاداریہ ج ۱ ص ۳۱ بحوالہ اصحابہ، ابن الخزاعی۔

۹ ابن عبدالبر، مختصر، بیان العلم ص ۱۴



ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں مدینہ میں نو مسجدیں تھیں۔ ۱۔ پنج وقتہ نمازیں لوگ ویسے پڑھتے لیکن نماز جمعہ کے لئے رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں جمع ہو جاتے۔ مورخ بیان کرتے ہیں کہ اہل جوثانے (جو بحرین یعنی موجودہ الحسا میں ہے) ایک مسجد تعمیر کی جو مدینہ کی مسجد کے بعد پہلی جامع مسجد تھی۔ اصل میں آں حضرت ﷺ نے انہیں لکھ بھیجا تھا کہ ”فلاں فلاں جگہ مسجد بناؤ۔ اور ایک روایت میں: مسجد بناؤ اور فلاں فلاں کام کرو۔ ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا۔“ یقیناً یہاں بھی درس و تدریس کا انتظام ہوا ہوگا۔

اسی طرح جب عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا گیا تو انہیں فرائض منصبی کے متعلق ایک تحریری ہدایت نامہ دیا گیا، اس میں انتظامی امور کے علاوہ تعلیم کی اشاعت کے بھی احکام ہیں۔ ۲۔

مورخ طبری نے ۱۱ھ کے واقعات میں لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناظر تعلیمات بنا کر یمن بھیجا، جہاں وہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں دورہ کیا کرتے اور مدارس کی نگرانی و انتظام کرتے۔ ۳۔

مرد ہی نہیں، عورتیں بھی اس تعلیمی سیاست کا موضوع تھیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ

۱۔ بلازوی: انساب الاشراف مخطوط قاہرہ ج ۱ ص ۴۷۵۔

۲۔ پورا متن میری کتاب: الوثائق السیاسیہ میں نمبر (۷۷) بحوالہ بخاری، ابن طولون، یا قوت وغیرہ دیکھئے۔

۳۔ الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۰۵) بحوالہ ابن ہشام، طبری وغیرہ۔ ابن عبد البر لکھتے ہیں:

استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن حزم علی اہل نجران وهو ابن سبع عشرة سنة ليتفقهم في الدين ويعلم القرآن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو اہل نجران پر گورنر بنا کر بھیجا۔ اور وہ سترہ (۷) سال کے تھے کہ قرآن پڑھائیں اور دینی تعلیم دیں۔) (ابن عبد البر: الاستیعاب)

۴۔ تاریخ طبری (طبع یورپ) سلسلہ اول ص ۱۸۵۲ تا ص ۱۸۵۳ و ص ۱۹۸۱ مورخ ابن خلدون بھی لکھتے ہیں: ”بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ مُعَلِّمًا لِأَهْلِ الْيَمَنِ وَحَضَرَ مَوْتَ“ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن والوں اور جعفر موت کا معلم بنا کر روانہ فرمایا۔)

قاہرہ اور عضل نامی دو قبیلے مشرف باسلام ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے چھ مدرس مقرر فرمائے۔

وسلم نے ہفتہ میں ایک دن عورتوں کی تعلیم و تذکیر کے لئے مخصوص فرما رکھا تھا۔ ۱۔ موطا کی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ ۲۔ نیز ابو داؤد ۳۷ و عبد الرزاق ۴۲ کی حدیث ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و اجازت سے اپنی ایک رشتہ دار خاتون شفا بنت عبد اللہ سے (جو خوب پڑھی لکھی تھیں)، لکھنا سیکھا تھا۔ یہاں اس پہلو کو طول دینے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ زنانہ تعلیم پر اس توجہ کا ہی نتیجہ تھا کہ بعد کے زمانے میں عورتیں مختلف علمی میدانوں میں مردوں کے ساتھ مسابقت کرنے لگیں، چنانچہ صحیفہ ہمام کے مخطوطہ، دمشق کے سماعات میں ایک معلمہ کا بھی تذکرہ ہے یعنی ام الفضل کریمہ بنت ابی الفراس نجم الدین القرشیہ الزبیریہ، جس نے اپنے گھر میں ایک مدرسہ حدیث کھول رکھا تھا۔ اسی طرح ابو عبیدہ قاسم بن سلام (۱۵۴ھ تا ۲۲۳ھ) کی کتاب الاموال، جو مالیہ حکومت (فنانس) کے دقیق مسائل پر مشتمل ہے، بسم

(بقیہ حاشیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطل اور قارہ قبیلہ کے لئے مرثد بن ابی مرثد، عاصم بن ثابت، حبیب بن عدی، خالد بن بکیر زید بن دثنہ، عبد اللہ بن طالق کو روانہ فرمایا کہ یہ قرآن پڑھائیں، دینی تعلیم اور شریعت اسلامیہ کا درس دیں۔

قد بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَضِلٍ وَقَارَةَ مَرْتَدَ بْنَ أَبِي مَرْتَدٍ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ، حَبِيبُ بْنُ عَدِيٍّ، خَالِدُ بْنُ الْبَكِيرِ، زَيْدُ بْنُ دَثْنَةَ، عَبْدِ اللَّهِ بْنُ طَالِقٍ، لِيَتَفَقَّهُوهُمْ فِي الدِّينِ وَيُعَلِّمُوهُمْ الْقُرْآنَ وَشُرَائِعَ الْإِسْلَامِ

(ابن عبد البر: الاستیعاب)

۱۔ بخاری ج ۱، کتاب العلم، باب: هَلْ يُجْعَلُ الْبَنَاءُ عَلَى حِدَّةٍ فِي الْعِلْمِ۔  
۲۔ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ”ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے آزاد کردہ غلام ابویونس کو حکم دیا کہ ان کے لئے ایک مصحف لکھ دیں“ نیز عمرو بن رافع کہتے ہیں کہ ”میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مصحف لکھا کرتا تھا۔“ امام مالک: موطا، کتاب الصلوٰۃ، الصلوٰۃ الوطی۔

۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب الرقی نیز بلازری: فتوح البلدان ص ۴۷۳۔

۴۔ مصنف عبد الرزاق ج ۴ کتاب الجامع باب الرقاء۔



اللہ کے بعد ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے (یہ کتاب اب مصر میں چھپ گئی ہے):

قُرَى عَلَى الشَّيْخَةِ الصَّالِحَةِ الْكَاتِبَةِ، فَخْرُ النِّسَاءِ شَهْدَةُ  
بَنْتِ أَبِي نَضْرَ أَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ بْنِ عُمَرَ الْإِبْرِي  
الدِّينَوْرِي بِمَنْزِلِهَا بِبَغْدَادَ

نکو کار و خوش نویس پروفیسر فخر النساء شہدہ کو (جو سوزن ساز یعنی سوئی

بنانے والے ابو نصر احمد بن الفرج بن عمر دینوری کی دختر ہیں) بغداد

میں ان کے گھر پر سنا کر سند حاصل کی گئی۔

اسلام کی ابتدائی صدیوں کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہوں تو حدیث یا رجال  
کی کتابیں دیکھ لی جائیں جن میں راویوں کے ناموں میں عہد صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی  
خادماۃ علم کے نام کثرت سے مل جائیں گے۔

تدوین حدیث:

تعلیم کے بارے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عام سیاست کے جو اثرات پیدا  
ہوئے، یہ ان کے چند نمونے اور مثالیں ہیں۔ لیکن ہمیں تدوین حدیث کے مسئلے سے ہی  
یہاں خاص بحث ہے۔ حدیث یعنی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات (یعنی کسی صحابی کو کچھ کرتے دیکھ کر اسے روا اور برقرار رکھنا)  
تینوں شامل ہیں۔ انہیں کا تذکرہ حدیث کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان کتابوں کی  
تالیف کا آغاز کب ہوا؟ اور موجودہ مروجہ کتابوں پر کوئی غیر جانبدار شخص کس حد تک اعتماد کر سکتا  
ہے؟ واضح رہے کہ زیر حیفہ ہمام بھی حدیث ہی کی ایک تالیف ہے۔

بدیہی طور پر ایک محال بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا، کیا، یا  
اوروں میں روا رکھا، یہ سب کا سب لکھا اور مدون کیا گیا ہو۔ یہ انسانوں کا نہیں فرشتوں کا  
کام ہے: **يَكُونُ كَالنَّاسِ يَكُونُونَ مَا تَفْعَلُونَ** (سورة الانفاطار، آیت ۱۲، ۱۱) (یعنی تم جو کچھ  
کرتے ہو، اسے شریف، لکھنے والے فرشتے خوب جانتے ہیں) اسی طرح یہ بدگمانی بھی بے  
بنیاد ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ لکھا ہی نہیں گیا، کیونکہ واقعات اس کے خلاف

ہیں۔ جیسا کہ آگے نظر آئے گا۔ بہر حال اسی اُمّی امت نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو  
حدیثیں اپنی آنکھ دیکھی اور کان سنی باتوں کی بناء پر لکھی ہیں وہ اس سے کہیں بڑھا چڑھا ہے  
جو دوسری امتوں نے اپنے انبیاء کے متعلق بروقت لکھا ہو۔ بالکل اسی طرح، جس طرح یہ  
اُمّی امت دوسروں پر اپنے آغاز کار ہی میں فتوحات ملکی اور دور دراز براعظموں میں دین کے  
نشر و اشاعت کے بارے میں بھی غیر معمولی فوقیت رکھتی ہے۔

لیکن نہ محض خوش اعتقادی کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس میں کوئی جرح کہ کسی جو  
یائے حق کی طرح آغاز شک اور ”معلوم نہیں“ سے کریں اور سوائے ایسی چیز کے جس سے  
انکار کی مجال نہ رہے کسی بات کو نہ مانیں۔

ہم اوپر دیکھ چکے ہیں کہ اس زمانے میں غریب عربی خط کا کیا حال تھا، اور عربوں  
میں لکھنا پڑھنا جاننے والوں کی تعداد کتنی تھی۔ جب ”سیکھو اور سکھاؤ“ کا حکم نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنے پیروؤں کو دیا تو ان اُمیوں لیکن مخلص و مستعد فداکاروں کے لئے یہ چیلنج  
تھا۔ اب ہم دیکھیں گے کہ وہ اس سے کس طرح عہدہ برا ہوئے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سرکاری طور پر لکھی ہوئی حدیثیں:

(الف) جب مکی مسلمان مدینہ ہجرت کر گئے تو انہوں نے وہاں ایک حکومت اور  
شہری مملکت کی بنیاد بھی رکھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے سب باشندوں یعنی  
مہاجرین، انصار، یہود، تاحال اسلام نہ لائے ہوئے عربوں وغیرہ سے مشورہ کیا اور ایک  
دستور مملکت نافذ فرمایا۔ یہ تاریخ عالم میں سب سے پہلا ”تحریری دستور مملکت“ ہے۔  
اس میں حاکم و محکوم دونوں کے حقوق و واجبات کی تفصیل ہے۔ اور ابتداء یوں ہوئی ہے:  
”پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک تحریر ہے۔ جو قریش اور یثرب کے مومنوں اور  
مسلمانوں اور ان لوگوں کے درمیان (موثر) ہے جو ان (مسلمانوں) کے تابع ہوں، ان

۱۔ متن کے لئے الوثائق السیاسیہ نمبر (۱) بحوالہ ابن بشام، ابو عبیدہ و ابن سید الناس وغیرہ اور تفصیلی  
بحث کے لئے اردو میں میری تالیف ”عہد نبوی کا نظام حکمرانی“ باب سوم عربی میں روئے اد موثر  
دائرة المعارف العثمانیہ حیدر آباد ۱۹۳۵ء اور انگریزی میں اسلامک ریویو (واکنگ) اگست تا نومبر



سے آملیں، اور جنگ میں ان کے ساتھ حصہ لیں، یہ حقیقت میں [دنیا کے] سارے لوگوں سے علیحدہ ایک مستقل امت ہیں..... وغیرہ۔“ یہاں ”یہ ایک تحریر ہے“ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ضرور ہے کہ یہ کوئی لکھی ہوئی تحریری چیز ہو۔ باون دفعات کے اس دستور میں نفس متن میں پانچ مرتبہ ”اہل هذه الصحیفہ“ (اس دستاویز والوں) کے الفاظ دہرائے گئے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ ”یہ تحریر (کتاب) کسی ظالم یا گناہ گار کے برخلاف حائل نہ ہوگی۔“ یہ بھی کہا ہے کہ ”یثرب کا میدان (جوف) اس صحیفے والوں کے حق میں ایک حرم ہے۔“ اگرچہ نفس دستور میں اس یثربی حرم یعنی شہری مملکت کے حدود کی تفصیل نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ذیلی قواعد کے طور پر اس کو بھی تحریری طور پر منضبط کیا گیا تھا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند ۲ میں روایت کی ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ..... فَإِنَّ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَنَا فِي أَدْنَمِ خَوْلَانِي -  
 رافع بن خدیج سے مروی ہے..... کہ مدینہ ایک حرم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے۔ اور یہ ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔

جہاں سیاسی نقطہ نظر سے حدود مملکت اور رقبہ سلطنت کا تعین ضروری خیال کیا گیا، وہیں عملی نقطہ نگاہ سے سرحد اندازی بھی لازم تھی، چنانچہ مطری نے اپنی تاریخ مدینہ (ما انست الهجرۃ من معالم دار الهجرة) میں تصریح کی ہے کہ ”کعب بن مالک کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کہ مخیص، حقیصا،

۱۔ محدث عبدالرزاق نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں ”إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ بَيْنَ قَوْشٍ وَالْأَنْصَارِ (مصنف عبدالرزاق، کتاب العقول)۔“

۲۔ مسند احمد حنبل۔ جلد چہارم ص ۱۳۱، حدیث نمبر (۱۰)

۳۔ مخطوطہ شیخ الاسلام، عارف حکمت بے مدینہ منورہ، باب تحریم المدینہ۔

ذَوَالْعَشِيرَہ اور تَمِیم (کے پہاڑوں) کی چوٹیوں پر علامت سرحد کے منارے تعمیر کروں۔“

(ب) اسی طرح ہجرت کے ابتدائی زمانے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی، چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ -

مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔

فَكُتِبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ رَجُلٍ - ۱

اس پر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ دیئے۔

اس میں مرد، عورت، بچے اور بڑے سب شامل معلوم ہوتے ہیں، یہ مردم شماری تحریری طور سے ہونا بیان کی گئی ہے۔ تعداد سے گمان ہوتا ہے کہ یہ ۱۵۰۰ کا واقعہ ہوگا۔

(ج) سرکاری دستاویزوں اور معاہدوں، پروانوں کا آغاز ہجرت سے بھی پہلے ہو چکا ہوتا نظر آتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں ۲ کہ تمیم داری کو ہجرت سے پہلے بھی فلسطین کا شہر حبرون ایک پروانے کے ذریعے سے یہ کہہ کر جاگیر میں دیا گیا کہ جب یہ شہر خدا جل شانہ کی عنایت سے فتح ہو، تو وہ تمہارا ہے، اسی طرح خود سفر ہجرت میں سراقہ بن مالک مدلجی کو ایک پروانہ امن لکھ کر دیا گیا تھا۔ ۳ ان سے قطع نظر کریں تو ایسا نظر آتا ہے کہ ۱۵۰۰ میں قبیلہ

۱۔ بخاری کتاب الجہاد والسیر، باب کتابۃ الإمام للناس (کتاب ۵۶، باب ۱۸۱، حدیث نمبر ۱)

۲۔ الوثائق السیاسیہ نمبر (۳۳)، بحوالہ حلبی، مقریزی، قسطلانی وغیرہ۔

۳۔ ایضاً نمبر (۲)، بحوالہ ابن ہشام وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث المزنی کو قبیلہ کی معدنوں کا ٹھیکہ دیا تھا اس کی پوری سند کا جو متن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تحریر میں لکھ دیا تھا وہ ابوداؤد کتاب القطائع میں موجود ہے۔ نیز موطا کتاب الزکات نیز کتاب الاموال میں بھی تذکرہ ہے۔ ابو عبیدہ قاسم بن سلام اور مؤرخ بلاذری کا بیان ہے کہ ”بلال بن حارث کی اولاد نے ایک جریدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پیش کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فرمان مبارک کو چوما اور آنکھوں سے لگایا۔“

ابو عبیدہ: کتاب الاموال ص ۲۳۹ نمبر ۸۶۶ نیز بلاذری: فتوح البلدان ص ۱۳۰۔



جہنہ سے حلفی اور دوستی کا معاہدہ ہو گیا تھا اگرچہ اس کا متن نہیں ملتا، چنانچہ سیف یعنی ساحل بحر (بیج) کی سمت سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوہم بھیجی گئی اس کے ذکر میں ابن ہشام ۱ وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ ”مجدی بن عمرو الجہنی مسلمانوں اور قریشی کارواں کے مابین آڑے آگیا اور یہ دونوں فریقوں کا حلیف (مداوع) تھا“ البتہ صفر ۲ھ کا معاہدہ محفوظ ہے یہ بنی ضمرہ سے ہوا تھا۔ سہیلی ۲ نے اس کا متن یوں نقل کیا ہے: ”یہ ایک تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی ضمرہ کے لئے.....“ اس طرح کے معاہدوں کا سلسلہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر جاری رہا۔ بعض عجیب چیزیں بھی پیش آئیں۔

۵ھ میں خندق کے زمانے میں بنی فزارہ اور غطفان سے ایک توثیق طلب یا مسودہ معاہدہ (مراوضہ) ۳ ہوا تھا اور بعد میں میٹ دیا گیا۔

۶ھ کے صلح نامہ حدیبیہ کے الفاظ پر جھگڑا بھی مشہور ہے جس پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر حکم دیا تھا کہ بعض لکھے ہوئے الفاظ میٹ دیئے جائیں ۴۔

۹ھ کے غزوہ تبوک کے متعلق مؤرخ لکھتے ہیں کہ ذُوْمَةُ الْجَنْدَل کے حکمراں اُکیدر بن عبد الملک بن عبد الجبن الجیری نے جب اطاعت کا معاہدہ ۵ کیا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دستاویز پر ”اپنے ناخن سے مہر فرمائی“ (خَتَمَةُ بَظْفَرِهِ) ۶۔ یہ اصل میں اُکیدر کے وطن حیرہ والوں کا قدیم رواج تھا کہ معاہدوں پر انگوٹھے کا نہیں بلکہ ناخن کا نشان لیتے تھے اور اس سے ہلال کی شکل کی ایک لکیر پڑ جاتی تھی،

۱ سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن ہشام (طبع یورپ) ص: ۴۱۹

۲ الروض الانف ۲/ ۵۹۵۸ نیز الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۳۹) بحوالہ ابن سعد وغیرہ

۳ الوثائق السیاسیہ نمبر (۸) بحوالہ ابن ہشام وطبری۔

۴ سیرۃ ابن ہشام ص: ۴۷۔

۵ متن کے لئے الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۹۰) نیز ابو عبیدہ قاسم بن سلام: کتاب الاموال ص: ۱۹۵ نیز ص: ۵۰۸، ابو عبیدہ قاسم بن سلام [التوفی ۲۲۴ھ] لکھتے ہیں کہ ”خود میں نے اس تحریر کو پڑھا اور وہ ایک سفید چڑے پر لکھا ہوا تھا اور میں نے حرف بہ حرف اس کی نقل لے لی۔“

۶ طبقات ابن سعد جلد دوم حصہ اول ص: ۱۲۰، نیز تراذیب کتانی ۱/ ۱۷۹ بحوالہ اصالبہ ابن حجر و ہب بن اُکیدر نیز اُکیدر بن عبد الملک۔

چنانچہ آثار قدیمہ کی کھدائیوں میں پختہ اینٹوں پر کندہ کئے ہوئے زمانہ قبل مسیح کے جو معاہدے نکلے ہیں، ان پر نہ صرف ایسی علامتیں موجود ہیں بلکہ یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ ”بغرض توثیق ناخن کا نشان ثبت کیا“۔ ۱۔

(د) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ، مقوقس و نجاشی وغیرہ حکمرانوں کو تبلیغی خط بھیجے تھے ان میں سے قیصر کا موسومہ اصل خط حال تک موجود تھا ۲۔ مقوقس، نجاشی اور المنذر بن ساویٰ کے خطوط کی اصلیں موجود و معروف ہیں ۳۔ ابن عساکر نے اپنی ”تاریخ دمشق“ میں لکھا ہے ۴ کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد نے شہر ایلہ والوں سے ان کا معاہدہ نبوی ﷺ تین سواشر فی میں خرید کیا۔ کسریٰ کے متعلق مروی ہے کہ اس نے نامہ مبارک کو پوری طرح سنے بغیر چاک کر دیا تھا ۵ یہ سب بھی تحریری ہی چیزیں تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ”زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Oluf Krueckmann, Neue-babylonische  
Recht-und Verwaltungstexte (Text 87,  
Tafel 38; Ch. Edwards, The Hammurabi Code, p.11;  
Missner, Babylonien-und-Assyrien 1,179.

۲ میری تالیف ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی“ میں باب ”مکتوب نبوی بنام قیصر روم“  
۳ ایضاً باب ”مکتوبات نبوی کے دواصول“

۴ ابن عساکر: تاریخ دمشق طبع جدید (شائع کردہ صلاح الدین المجد) جلد اول ص: ۴۲۵

۵ صحیح بخاری کتاب العلم باب ما یذکر فی المناولة نیز تاریخ طبری ۶ھ کے واقعات ص: ۱۵۷۲ مطبوعہ لیڈن ہالینڈ، بخاری، کتاب الجہاد میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نامہ مبارک (عبد اللہ بن حذافہ کو دے کر) کسریٰ (شاہ ایران) کے پاس بھجوایا۔ (بعث بکتاہ الی کسریٰ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبد اللہ بن حذافہ کو) حکم دیا کہ خط بحرین کے حاکم (منذر بن ساویٰ) کو دینا وہ کسریٰ کو پہنچا دے گا۔ (منذر نے ایسا ہی کیا) کسریٰ نے وہ خط پڑھ کر پھاڑ ڈالا۔“

اسی بخاری کتاب الجہاد میں عبد اللہ بن عباس ہی بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر (روم) کو دعوت اسلام کا ایک خط لکھ کر دحیہ کلیبی کے ہاتھ بھیجا (کَتَبَ الی قیصر یدعوه الی الاسلام وبعث بکتاہ الیہ مع دحیہ الکلبی) اور ذحیہ الکلبی سے فرمایا یہ مکتوب بصری کے حاکم (حارث بن ابی شمر) کو پہنچا دینا وہ قیصر کو پہنچا دے گا۔“



بقية حاشية:

۱۱۱ لیکن انگوٹھی نہ نکلی۔ (بخاری ج ۲۴، کتاب اللباس)

بقية حاشية

سنن ابی داؤد کتاب الزکاۃ اور ترمذی کتاب الزکاۃ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی کتاب لکھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے عاملوں کو بھیجنے نہ پائے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تلوار سے لگا رکھا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ وفات پائی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ وفات پائی۔“

کتاب کیلئے ون اردو کے شک گزار ہیں



آگے بیان ہوگا۔ اس عاصی پر معاصی نے بھی اس سعادت کے حصول کی بساط بھر کوشش کی۔ اور اگلوں پچھلوں کی کوششوں کو یکجا کر کے ”الوثائق السياسية في العهد النبوي والخلافة الراشدة“ مصر میں شائع کی۔ اس میں خاص عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو سے زائد دستاویزیں ہیں اس کتاب کے نئے ایڈیشن میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید چالیس ایک معاہدے، جو بعد میں ملے، اضافہ کئے گئے ہیں۔

### کتابت کی بعض اتفاقی صورتیں:

صحیح بخاری ۱۔ وغیرہ ۲۔ نے روایت کی ہے کہ ۸ھ میں فتح مکہ پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسان وغیرہ اہم مسائل پر خطبہ دیا۔ ایک یمنی شخص ابو شاہ وہاں حاضر تھا۔ اس نے درخواست کی، یا رسول اللہ مجھے یہ لکھ دیجئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبہ حکم دیا کہ وہ خطبہ اسے قلم بند کر دیا جائے (اُكْتُبُوهُ لِأَبِي شَاهٍ)۔

عتباں بن مالک انصاری کے متعلق روایت ہے کہ انہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی خطبے کی ایک بات بڑی پیاری معلوم ہوئی۔ اس پر یادداشت کے لئے انہوں نے اسے لکھ لیا۔ ۳۔

### عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اہتمام کے ساتھ حدیث کی تدوین:

اگرچہ ایسی روایتیں نایاب نہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن کے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کسی چیز کے لکھنے کی ممانعت فرمائی ہو ۴۔ جس پر لکھی ہوئی چیزیں میٹ دی گئیں۔ بلکہ ایک مرتبہ تو کہتے ہیں کہ خاصی

بڑی تعداد میں جلادی بھی گئیں۔ ۱۔ لیکن غور سے چھان بین کرنے سے نظر آتا ہے کہ اس کا تعلق یا تو ابتداء اسلام سے تھا، یا ایسے لوگوں کے متعلق جو تازہ مسلمان ہوئے تھے، اور قرآن و حدیث میں فرق نہ کر سکتے تھے۔ جنہیں خوب یاد ہو گیا اور جن کی صلاحیتوں سے اطمینان تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حدیث لکھنے کی نہ صرف خوشی سے اجازت دی بلکہ ترغیب بھی دی۔ ذیل کے واقعات سے اس پر روشنی پڑتی ہے۔

(الف) ترمذی ۲ کی روایت ہے کسی انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی اور کہا کہ ہر روز وعظ و تذکیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو اہم اور کارآمد باتیں فرماتے ہیں وہ مجھے اچھی معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے دانے ہاتھ سے مدد لو“۔ (یعنی لکھ لیا کرو) انہوں نے اس اجازت سے فائدہ اٹھایا ہوگا لیکن مزید تفصیلیں معلوم نہیں۔

(ب) ایک مماثل واقعہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق مروی ۳ ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ملفوظات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لکھ لیا کرتے تھے تاکہ انہیں یاد رکھ لیں۔ لوگوں نے انہیں منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بشر ہیں کبھی خوشی اور کبھی خفگی کی حالت میں ہوتے ہیں اس لئے بلا امتیاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو لکھ لینا مناسب نہیں۔ بات معقول تھی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا ”کیا جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنوں اسے لکھ سکتا ہوں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں۔ مزید اطمینان کے لئے پوچھا: ”کیا رضامندی اور غضب ہر حالت میں؟“ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”بخدا اس سے جو بھی نکلتا ہے وہ حق بات ہی ہوتی ہے“

- ۱۔ مسند احمد بن حنبل جلد سوم ص: ۱۲ تا ۱۳ سطر (۳۱) وما بعد۔
- ۲۔ ترمذی: ابواب العلم باب ما جاء في الرخصة فيه۔
- ۳۔ ترمذی حوالہ بالا ۱۱ نیز سنن ابی داؤد کتاب العلم، مسند ابن حنبل (طبع جدید) احادیث نمبر ۶۵۱۰، ۶۸۰۲، ۶۹۳۰، ۷۰۱۸، ۷۰۲۰، نیز ابن سعد، ابن عبد البر سنن ابی داؤد میں (کتاب العلم) وغیرہ۔

صحیح بخاری ۱۔ وغیرہ ۲۔ نے روایت کی ہے کہ ۸ھ میں فتح مکہ پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسان وغیرہ اہم مسائل پر خطبہ دیا۔ ایک یمنی شخص ابو شاہ وہاں حاضر تھا۔ اس نے درخواست کی، یا رسول اللہ مجھے یہ لکھ دیجئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبہ حکم دیا کہ وہ خطبہ اسے قلم بند کر دیا جائے (اُكْتُبُوهُ لِأَبِي شَاهٍ)۔

- ۱۔ صحیح بخاری ج ۱، باب کتابہ العلم۔
- ۲۔ سنن ابی داؤد، باب کتاب العلم۔ ترمذی ابواب العلم باب ما جاء في الرخصة فيه۔
- ۳۔ ڈاکٹر زبیر صدیقی کا مقالہ روئیداد اجلاس اول ادارہ معارف اسلامیہ، لاہور (صفحہ ۶۳ تا ۷۱) بعنوان: "Ahadith were Recorded during the lifetime of Muhammad"
- ۴۔ مثلاً ترمذی، ابواب العلم، باب ما جاء في كراهية كتابة العلم نیز خطیب بغدادی کی کتاب تنقید العلم میں تفصیلی بحث۔ یہ کتاب اب چھپ گئی ہے۔



صحیح بخاری ۱۔ میں وہب بن منبہ نے اپنے بھائی ہمام — یعنی زیر اشاعت صحیفے کے مؤلف — سے روایت کی ہے، کہتے ہیں: ”میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں، بجز عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ [بروقت] لکھا کرتے تھے، اور میں نہیں لکھتا تھا۔ یہی حدیث معمر نے ہمام سے [اور انہوں نے] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی ہے۔“ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاس جمع کردہ ذخیرہ حدیث کا نام ”الصحیفۃ الصادقۃ“ رکھا ۲۔ کہتے ہیں کہ اس میں ایک ہزار حدیثیں تھیں ۳۔ یہ نسخہ ان کے خاندان میں عرصے تک محفوظ رہا، چنانچہ ان کے پوتے عمرو بن شعیب، اسی کو ہاتھ میں رکھ کر روایت کرتے اور درس دیتے تھے ۴۔ اللہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے — صحیفہ ہمام ہی کی طرح، جس کا ہم آگے ذکر کریں گے — اس کو بھی اپنی ضخیم قابل قدر ”مسند“ میں مدغم فرما کر ہمارے لئے محفوظ فرما دیا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تالیف کا ذکر ابن منظور نے (لسان العرب، مادہ ”ظہم“) بھی کیا ہے: ”حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک دن ہم لوگ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کونسا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟ اس پر انہوں نے ایک پرانی صندوق منگوائی، اس میں سے ایک کتاب نکال کر اس پر نظر ڈالی پھر کہا: ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [بیٹھے] تھے اور جو کچھ فرما رہے تھے، لکھتے جا رہے تھے۔ اس اثناء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ بخاری۔ کتاب العلم باب کتابۃ العلم، نیز مصنف عبدالرزاق الجزاء الرابع باب کتاب العلم، عبدالرزاق نے معمر سے اور انہوں نے راست ہمام بن منبہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۴/۳ ص: ۹۲۸

۳۔ اسد الغابۃ لابن الاثیر جلد سوم ص: ۲۳۳ جہاں یہ الفاظ ہیں ”قال عبد اللہ حفظت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الف منہل“ یہاں غالباً سادہ ضرب المثلیں مراد نہیں ہیں۔

۴۔ اس حوالے میں کتاب یا صحیفہ صادقہ کا بھی صراحت سے ذکر نہیں ہے۔

۵۔ تہذیب التہذیب لابن حجر جلد ۲ شتم ص ۵۵۲۳۸ نمبر (۸۰)

۱۔  
۲۔  
۳۔  
۴۔  
۵۔  
۶۔  
۷۔  
۸۔  
۹۔  
۱۰۔  
۱۱۔  
۱۲۔  
۱۳۔  
۱۴۔  
۱۵۔  
۱۶۔  
۱۷۔  
۱۸۔  
۱۹۔  
۲۰۔  
۲۱۔  
۲۲۔  
۲۳۔  
۲۴۔  
۲۵۔  
۲۶۔  
۲۷۔  
۲۸۔  
۲۹۔  
۳۰۔  
۳۱۔  
۳۲۔  
۳۳۔  
۳۴۔  
۳۵۔  
۳۶۔  
۳۷۔  
۳۸۔  
۳۹۔  
۴۰۔  
۴۱۔  
۴۲۔  
۴۳۔  
۴۴۔  
۴۵۔  
۴۶۔  
۴۷۔  
۴۸۔  
۴۹۔  
۵۰۔  
۵۱۔  
۵۲۔  
۵۳۔  
۵۴۔  
۵۵۔  
۵۶۔  
۵۷۔  
۵۸۔  
۵۹۔  
۶۰۔  
۶۱۔  
۶۲۔  
۶۳۔  
۶۴۔  
۶۵۔  
۶۶۔  
۶۷۔  
۶۸۔  
۶۹۔  
۷۰۔  
۷۱۔  
۷۲۔  
۷۳۔  
۷۴۔  
۷۵۔  
۷۶۔  
۷۷۔  
۷۸۔  
۷۹۔  
۸۰۔  
۸۱۔  
۸۲۔  
۸۳۔  
۸۴۔  
۸۵۔  
۸۶۔  
۸۷۔  
۸۸۔  
۸۹۔  
۹۰۔  
۹۱۔  
۹۲۔  
۹۳۔  
۹۴۔  
۹۵۔  
۹۶۔  
۹۷۔  
۹۸۔  
۹۹۔  
۱۰۰۔

سے پوچھا گیا: کونسا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قل کے بیٹے کا شہر پہلے فتح ہوگا، یعنی قسطنطنیہ۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہی نہیں، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کی جماعت ملفوظات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کرتی تھی، اور یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے عابد و زاہد تھے۔ باپ سے بھی پہلے مسلمان ہوئے۔ ذوق علم میں سریانی زبان سیکھ لی تھی ۱۔ یہ ۶۵ھ میں بہتر سال کی عمر میں فوت ہوئے ۲۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور خادم ابورافع نے بھی احادیث لکھ لیا کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دے دی ۳۔ یہ اصل میں قطبی یعنی مصری تھے۔ اور شروع میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے ۴۔ مسلمان ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فوراً آزاد کر دیا۔ بظاہر یہ ۸ھ کا واقعہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو دیا ہوا پروانہ آزادی محفوظ ہے ۵۔ اور اس کے آخر میں ہے ”اسے معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا“ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ پر مسلمان ہوئے تھے۔ سنن ابی داؤد ۶۔ میں یہ بھی لکھا ہے کہ قریش نے انہیں غالباً ان کی کارروائی و معاملہ فہمی کی بناء پر، سفیر بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا (اسد الغابہ جلد اول ص: ۷۷ کے مطابق یہ قدیم الاسلام ہیں، غزوہ احد میں شرکت کی تھی، واللہ اعلم)۔

(د) ان سب سے اہم حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نو عمر انس کو جو دس

۱۔ طبقات ابن سعد جلد چہارم حصہ دوم ص: ۱۱

۲۔ ایضاً ص: ۱۳

۳۔ زہیر صدیقی، حوالہ بالا

۴۔ الروض الانف السہلی ۲/۸۸

۵۔ کتابی ۱/۲۷۵۲۲

۶۔ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الامام یستجن بہ فی العہود۔



برس کی عمر ہی میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان کے والدین نے وفور عقیدت سے حکم دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمی انجام دیں، چنانچہ اس رات دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں رہتے اور صرف اسی وقت وہاں سے نکلے جب دس سال بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اس کے بعد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت دن ۹۱ تک زندہ رہے۔ ظاہر ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ باتیں دیکھنے اور سننے کا موقع ملا جو کسی اور کو آسانی سے نہیں مل سکتا تھا۔ داری کی روایت ہے کہ بعد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچوں کو ہمیشہ تاکید کیا کرتے تھے کہ ”اے میرے بچو! اس علم یعنی حدیث کو قلم بند کر لو“ داری ہی نے ایک اور روایت کی ہے کہ: ”میں نے دیکھا کہ آنابن [ایک دن] انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے [حدیث] لکھ رہے تھے۔“ ان کے بچے اور شاگرد کیوں نہ لکھتے جب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اوروں سے زیادہ تدوین حدیث میں مشغول رہے تھے، چنانچہ محدثین کی ایک جماعت نے سعید بن بلال کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ اصرار کرتے تو وہ ہمارے لئے ایک چونگہ نکالتے اور کہتے کہ ”یہ وہ [حدیثیں] ہیں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کی ہیں۔“ یہاں دیکھا جائے گا کہ وہ سنی یاد دیکھی ہوئی باتوں کو صرف قلم بند ہی نہیں کرتے تھے بلکہ اسے خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے اور حسب ضرورت تصحیح و اصلاح کر لیتے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھوں تدوین حدیث ہونے کے جو واقعات ملتے ہیں، یہ ان میں سے چند ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اپنی یادداشتوں کو قلم بند کرنا مختلف وجوہ سے روز افزوں ہی ہو گیا۔ ان میں سے چند واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

### ایک صحابی کی تالیف:

یہ مشہور واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ اسد الغابہ جلد اول ص: ۱۲۸ (یا زسؤل اللہ! هذا ابنی وھو غلام کاتب)

۲۔ المسند رک للحاکم وغیرہ، (بحوالہ مولانا مناظر احسن گیلانی

”تدوین حدیث“ محاضرہ اول۔)

کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا تو انہیں ایک تحریری ہدایت نامہ دیا۔ جس میں جو احکام اور ہدایات دینی تھیں، درج فرمائیں۔ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قیمتی دستاویز کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اکیس دیگر فرامین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی فراہم کئے۔ جو بنی عادی اور بنی عریض کے یہودیوں، تمیم داری، قبائل جہینہ و جذام و طنی و ثقیف وغیرہ کے نام موسومہ تھے اور ان سب کی ایک کتاب تالیف کی، جو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاسی دستاویزوں یا سرکاری پروانوں کا اولین مجموعہ خیال کیا جاسکتا ہے۔ اس کی جو روایت تیسری صدی ہجری میں دیہل (پاکستان) کے مشہور محدث ابو جعفر الدیہلی نے کی ہے۔ اور جن کے حالات انساب سمعانی دیہلی، اور معجم البلدان یا قوت دیہل میں بھی ملتے ہیں۔ محفوظ ہے اور ہم تک پہنچی ہے، چنانچہ ”اعلام السالکین عن کتب سید المرسلین“ کے نام سے ابن طولون نے جو کتاب تالیف کی۔ اور جس کا نسخہ بخط مولف کتب خانہ ”المجمع العلمی“ دمشق میں محفوظ ہے۔ نیز جو چھپ بھی گئی ہے۔ اس میں حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تالیف بطور ضمیمہ شامل اور محفوظ کر دی گئی ہے۔

### عہد صحابہ نہیں عام تدوین حدیث:

(الف) صحیح مسلم ۲ کی روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج پر ایک رسالہ تالیف کیا تھا۔ ممکن ہے اس میں خطبہ حجۃ الوداع اور مناسک حج کے متعلق دیگر حدیثیں جمع کی گئی ہوں۔ (اسے مسند ابن حنبل، باب جابر میں تلاش کر سکتے ہیں)۔ یہ بھی مشہور ہے کہ مسجد نبوی (مدینہ) میں ان کا ایک حلقہ درس تھا جس میں لوگ ان سے علم حاصل کرتے تھے ۳ چنانچہ مشہور تابعی مؤرخ وہب بن منبہ (ہمام بن منبہ کے بھائی) کو بھی انہوں نے حدیثیں املاء کرائی تھیں ۴، امام بخاری کی روایت ہے

۱۔ متن کے لئے الوثائق السیاسیہ (۱۰۵) بحوالہ طبری وغیرہ نیز مسند احمد بن حنبل والبوداؤ و دنیائے باب الدیات۔

۲۔ بحوالہ مولانا مناظر احسن گیلانی ”تدوین حدیث“ ۱/۱۰۱، مصنف عبدالرزاق میں بھی ”صحیفہ جابر بن عبد اللہ“ کا حوالہ موجود ہے اور عمر نے اس سے روایتیں بیان کی ہیں مثلاً دیکھئے مصنف مذکور باب الذنوب۔

۳۔ اصابہ ج ۱ ص: ۴۳

۴۔ وہب ان کے شاگرد تھے۔



کہ ۱۔ مشہور تابعی قتادہؒ کہا کرتے تھے: ”مجھے سورہ بقرہ کے مقابلے میں صحیفہ جابرؓ زیادہ حفظ ہے۔“ ان کے ایک اور شاگرد سلیمان بن قیس الیشکری کہتے تھے کہ انہوں نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیثیں لکھی ہیں ۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور لوگوں نے بھی درس لیا اور ان کے ”صحیفہ“ کی روایت کی ہے ۳۔

(ب) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پڑھنا تو آتا تھا لیکن خود لکھتی نہ تھیں۔ روایت ہے کہ ان کے بھانجے، عروہ بن الزبیر نے ان کی نیز دیگر صحابہؓ کی حدیثیں لکھی تھیں جو جنگ حرہ میں تلف ہو گئیں۔ بعد میں یہ پچھتایا کرتے کہ کاش! میں اپنے بال بچوں اور اپنے مال و اسباب کو ان کتابوں کے عوض فدا کر دیتا۔ ۴۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور بھی شاگرد تھے۔ ان میں ایک خاتون عمرہ بنت عبد الرحمن ہیں جن کو انہوں نے بچپن ہی سے پال لیا اور تعلیم و تربیت دی تھی۔ یہ تو معلوم نہیں کہ عمرہ خود کچھ لکھتی تھیں یا نہیں، لیکن خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدینہ کے عامل (گورنر) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو — جو عمرہ کے بھانجے تھے — ہدایت بھیجی تھی کہ ”عمرہ بنت عبد الرحمن اور قاسم بن محمد کے پاس جو علم (یعنی ذخیرہ احادیث) ہے، اسے قلم بند کریں“ ۵۔

۱۔ التاریخ الکبیر للبخاری جلد ۴ ص: ۱۸۲ (بحوالہ مناظر احسن گیلانی مقالہ متذکرہ)

۲۔ تہذیب العندیب لابن حجر ۴/۲۱۵ (۳۶۹)

۳۔ حوالہ بالا از ابن حجر، نیز مناظر احسن گیلانی۔

۴۔ طبقات ابن سعد جلد ۵ ص: ۱۳۳۔ تہذیب العندیب لابن حجر ۷/۱۸۳ نمبر (۳۵۱) نیز مصنف عبد الرزاق الجزء الرابع باب تحریق الكتب۔

۵۔ مناظر احسن گیلانی مقالہ مذکورہ بحوالہ بخاری وابن حجر عسقلانی، ان کے علاوہ بھی مزید حدیثیں ملیں تو خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ (۶۱ھ تا ۱۰۱ھ) نے سرکاری طور پر ان حدیثوں کو بھی لکھنے کا باقاعدہ اہتمام فرمایا تھا چنانچہ امام مالکؒ [۹۵ھ تا ۱۷۱ھ] اور امام بخاریؒ [۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ] بیان کرتے ہیں:

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى

أَبِي نَكْرَبِ بْنِ حَزْمٍ:

أَنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْبِ

عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن حزم

(مدینہ کے گورنر) کو لکھا:

دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو

حدیثیں تم کو ملیں ان کو لکھو۔

بقیہ حاشیہ:

فَإِنِّي خَفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَ

ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ

وَلَا تَقْبَلُ إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلْيُفَسِّحُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوا

حَتَّى يُعَلِّمَ مَنْ لَا

يُعَلِّمُ

فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتَّى

يَكُونَ سِرًّا

(بخاری ج ۱، کتاب العلم، نیز موطا امام مالک کتاب العلم)

خلیفہ عمر بن عبد العزیزؓ کے فرمان کی تعمیل میں ابوبکر بن حزم کے شاگرد ابن شہاب زہری (۱۵۱ھ تا ۲۴۵ھ) نے حدیثوں کے جمع کرنے کا کام شروع کیا۔ بخاری کے مشہور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب فتح الباری شرع بخاری میں ابونعیم کی تاریخ اصہبان کے حوالہ سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیزؓ کا یہ حکم صرف مدینہ اور مدینہ کے گورنر کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھا بلکہ انہوں نے اسلامی مملکت کے تمام صوبوں کے گورنروں کے نام اسی قسم کا فرمان بھیجا تھا:

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى

الْأَاقِي أَنْظُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعُوهُ

(ابن حجر فتح الباری ج ۱ ص ۱۷)

حافظ شمس الدین ذہبی اور حافظ ابن عبد البر کے بیان کے بموجب احادیث اور سنن کے دفاتر مرتب ہو کر دار الخلافہ دمشق آئے اور خلیفہ عمر بن عبد العزیزؓ نے ان کی نقلیں مملکت اسلامیہ کے گوشہ گوشہ میں بھیجیں، چنانچہ سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ:

أَمَرْنَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِجَمْعِ

السُّنَنِ فَكَتَبْنَا هَذَا دَفْتَرًا دَفْتَرًا

فَبَعَثَ إِلَيْنَا كُلَّ أَرْضٍ لَهُ

سُلْطَانٌ دَفْتَرًا

ہم کو عمر بن عبد العزیزؓ نے احادیث جمع کرنے کا حکم دیا اور ہم نے دفتر کے دفتر حدیثیں لکھیں انہوں نے جہاں جہاں ان کی حکومت تھی وہاں وہاں ہر جگہ ایک ایک مجموعہ بھیجا۔

(ذہبی: تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۰۶ مطبوعہ دائرة المعارف حیدرآباد)

نیز ابن عبد البر مختصر جامع بیان العلم ص ۳۸ مطبوعہ مصر۔



یہ قاسم بن محمد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے تھے۔ یتیم ہونے کے باعث بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو گود لے لیا اور خود پالا پرورش کیا تھا۔ یہ بڑے عالم گزرے ہیں چنانچہ ابو عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیثوں کو سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے عمرہ اور قاسم بن محمد تھے۔ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم و فضل کے کیا کہنے، حدیث، فقہ، شاعری، انساب، تاریخ عرب اور طب غرض ہر فن میں طاق تھیں۔ بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی قانون دانی اور نکتہ رسی کا لوہا مانتے تھے۔

(ج) روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کی تھیں اور اس رسالے میں پانچ سو ۵۰۰ حدیثیں تھیں، پھر خود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے یہ سوچ کر اسے تلف کر دیا کہ کہیں یاد کی سہو سے کوئی غلط لفظ آں حضرت ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو گیا ہو چنانچہ تذکرۃ الحفاظ میں قاسم بن محمد کی روایت ہے:

قَالَتْ غَائِشَةُ: جَمَعَ أَبِي الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ خُمُسَ مِائَةِ حَدِيثٍ قَبَاتٍ لَيْلَةً يَتَقَلَّبُ كَثِيرًا

حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کی پانچ سو ۵۰۰ حدیثیں جمع کیں۔  
پھر ایک رات بڑی بے چینی سے  
کروٹیں بدلنے لگے۔  
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اس سے  
مجھے بہت رنج ہوا۔

میں نے کہا کہ آپ مرض کی وجہ سے  
کرتے ہیں یا کوئی اور بات ہے؟  
جب صبح ہوئی تو مجھ سے کہا کہ بیٹی  
تمہارے پاس جو حدیث کی کتاب  
ہے، وہ لے آؤ۔ چنانچہ میں وہ لے  
آئی تو آپ نے آگ منگا کر اسے

فَقُلْتُ: اتَّقِلْبُ لَشَكْوَى  
أَذْ بَشِيئِي بَلْعَكَ؟

فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ: أَيُّ بُنْيَةٍ! هَلَمِّي  
الْأَحَادِيثَ الَّتِي عِنْدَكَ فَجَنَّتْهُ بَهَاءُ،  
فَدَعَا بَنَارَ فَحَرَقَهَا فَقُلْتُ: لِمَ حَرَقْتَهَا؟

جلادیا میں نے کہا آپ نے اسے کیوں جلایا؟

قَالَ: خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ وَهِيَ عِنْدِي فَيَكُونُ فِيهَا  
أَحَادِيثٌ عَنْ رَجُلٍ قَدْ أَتَمَمْتُهُ وَوَقَّعْتُ وَلَمْ يَكُنْ كَمَا  
حَدَّثَنِي فَاكُونُ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ فَهَذَا لَا يَصِحُّ وَاللَّهِ  
أَعْلَمُ

فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں مر جاؤں اور یہ کتاب چھوڑ جاؤں  
شاید اس میں کسی ایسے شخص کی بھی حدیث ہو جو میرے نزدیک تو  
معتبر ہو اور وہ حقیقت میں معتبر نہ ہو اور میں نے اس کو نقل تو کر دیا اور  
وہ صحیح نہ ہو۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

(د) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
حکومت کی جانب سے جمع کرنے کا اہتمام کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا  
اور ان سب نے احادیث کو لکھ لینے کا مشورہ دیا لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ منسوخ  
کر دیا۔

چنانچہ محدث عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمانی اپنی کتاب ”مُصَنَّف“ میں لکھتے ہیں:-

أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَكْتُبَ سُنَنًا فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ- فَاشَارُوا عَلَيْهِ  
أَنْ يَكْتُبَهَا فَطَفِقَ يَسْتَخِرُ اللَّهَ فِيهَا شَهْرًا ثُمَّ أَصْبَحَ  
يَوْمًا وَقَدْ غَزِمَ لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبَ  
السُّنَنَ وَإِنِّي ذَكُرْتُ قَوْمًا كَانُوا قَبْلَكُمْ، كَتَبُوا كِتَابًا  
وَتَرَ كُتُبًا لِلَّهِ ۲

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث کو ایک کتاب میں لکھنے کا  
ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس



غالباً اس سے مراد دستورِ مدینہ ۲ ہے جس کا اوپر ذکر آیا اور جو اھ میں رسول اکرم ﷺ نے نافذ فرمایا۔ محولہ قواعد اس میں موجود ہیں۔ اس واقعہ کی ایک دوسری روایت جو ”مصنف“ عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی ۳ میں ہے اور جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یہ ہے ”جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہیں رسول اکرم ﷺ کی تلوار کے قبضے پر ایک صحیفہ بندھا ہوا ملا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ اللہ پر سب سے زیادہ گراں وہ شخص گزرتا ہے جو ایسے آدمی کو قتل کرے جو اسے قتل کرنے نہ آ رہا ہو۔ اور ایسے آدمی کو مار پیٹ کرے جو اسے مار پیٹ نہ کر رہا ہو اور یہ کہ جو کسی قاتل کو پناہ دے تو قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی رقی معاوضہ یا بدلہ قبول نہ کرے گا۔“ اس اقتباس کا پہلا جز (بطور تشریح) اور دوسرا جز تقریباً بلفظ مذکورہ دستورِ مدینہ سے ماخوذ ہے۔ ایک تیسری روایت سنن ابی داؤد ۴ میں ہے جو یہ ہے: ”علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ (کے ارشادات) سے بجز قرآن اور اس چیز کے جو اس صحیفے میں ہے کچھ نہ لکھا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ جب عائر سے جبل ثور ۵ تک ایک حرم ہے۔ جو کوئی قاتل کا ارتکاب کرے یا قاتل کو پناہ دے تو اس پر اللہ فرشتوں

صحیح بخاری، باب اثنہ من عاھد ثہ غدو۔  
دنیاء کاسہلہ ”تحریری دستور مملکت“ (در کتاب عبد نبوی کا نظام حکمرانی)  
مُصنّف عبد الرزاق جلد دوم باب النھیة ومن آوی محدثا“ (محفوظہ حیدرآباد و ترکی) اس حوالے کے  
لئے میں ڈاکٹر محمد یوسف الدین کا ممنون ہوں، امتاع مقریز: (۱/۱۰۷) میں صراحت ہے کہ  
دستور مدینہ رسول اکرم ﷺ کی تلواریں پر لکھتا رہتا تھا۔  
سنن ابی داؤد کتاب المناسک ”باب فی تحریم المدینہ“  
جبل عاتر یا غیر مدینے کی جنوبی حد ہے اور جبل ثور (جو اُحد کے مغرب میں ہے) شمالی حد ہے نقشہ  
کے لئے میری کتاب ”عبد نبوی کے میدان جنگ“ ملاحظہ ہو۔

(۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق بخاری ۱ میں یہ روایت ملتی ہے کہ ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپؐ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ کہا: نہیں، بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا ایسی سمجھ کے جو کسی مسلمان شخص کو حاصل ہو، اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے! ابو حنیفہؒ کہتے ہیں، میں نے پوچھا: تو پھر اس صحیفے میں کیا ہے؟ کہا: ”خون بہا اور قیدیوں کو رہا کرانے (کے قواعد) اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے باعث قتل نہ کیا جائے۔“ ایک اور روایت ۲ کے الفاظ بخاری میں یوں ہیں: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور کہا ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا جو اس صحیفے میں ہے اور کہا کہ اس میں زخم کے ہر جانے کے قواعد (جراحات) اونٹوں کی عمریں (بغرض زکوٰۃ) ہیں اور یہ درج ہے کہ مدینہ جبل غیر سے فلاں مقام تک حرم ہے جو کوئی وہاں قتل کا ارتکاب کرے یا قاتل کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں، انسانوں سب ہی کی لعنت ہے۔ (قیامت کے دن) اس سے کوئی، رقی معاوضہ یا بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا اور جو معاہداتی بھائی اپنے معاہداتی بھائی (فریق ثانی) کی اجازت کے بغیر کسی اور گروہ سے معاہداتی بھائی چارہ اختیار کرے تو اس پر بھی اسی طرح (لعنت) ہے مسلمانوں (میں سے ہر ایک) کی ذمہ داری ایک ہی ہے (یعنی ایک کا دیا ہوا امن سب، پر پابندی عائد کرتا ہے) جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے تو اس پر

۱ بخاری ج ۱ کتاب العلم، باب کتاب العلم۔  
۲ صحیح بخاری، ایواب الجہاد والسریر، باب ذمۃ المسلمین۔



اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ یا رقتی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ یا رقتی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ اور جو معاہداتی بھائی اپنے معاہداتی بھائی کی اجازت کے بغیر کسی اور گروہ سے معاہداتی بھائی چارہ اختیار کر لے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ رقتی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ ابن المثنیٰ بیان کرتے ہیں..... اس قصے میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا: اس (حرم مدینہ) کا نہ گھاس کاٹا جائے نہ شکار بھڑکایا جائے۔ نہ کوئی لفظ (کسی کی گری پڑی چیز) اٹھائی جائے۔ بجز اس کے کہ مالک کی تلاش میں عوام کو اطلاع دی جائے، اسی طرح کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ لڑائی کے لئے وہاں ہتھیار اٹھائے اور نہ یہ درست ہے کہ وہاں کا کوئی درخت کاٹے بجز اس کے کہ کوئی شخص اپنے اونٹ کو چارہ دے، یہ اقتباسات بھی دستور مدینہ کا کہیں بلفظ انتخاب اور کہیں شرح ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ صحیح بخاری کے ایک اور باب (یعنی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) ۱ میں اس واقعہ کی جو تفصیل ملتی ہے اس سے گمان ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ صحیفہ کافی طویل تھا اور وہ کم سے کم چار سرکاری دستاویزوں کا مجموعہ تھا یعنی جدول زکوٰۃ، مدینے کو حرم قرار دینے کا اعلان، دستور مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع۔ ممکن ہے یہ دستاویزیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے حکم سے لکھی ہوں اور مثلاً جدول زکوٰۃ کی نقلیں مختلف صوبوں میں بھیجی گئیں تو اصل مدینے ہی میں محفوظ رہی۔ اس سلسلے میں ہم نے خطبہ حجۃ الوداع کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ کیونکہ زیر بحث حدیث کا ایک جزء اس مشہور خطبے میں بھی ملتا ہے۔ ۲ ممکن ہے کہ یہی جزء خطبہ فتح مکہ میں بھی رہا ہے جو حضرت ابو شاہ کو لکھوا دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مختلف دستاویزوں کو ایک کے نیچے ایک چسپاں کر کے لپیٹ رکھا تھا۔

۱ بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب ما یکرہ من التعقیق والتنازع فی العلمہ

حدیث نمبر ۲۸۷۰

۲ مین متن کے لئے دیکھئے: الاثنان فی السیاسہ نمبر ۲۸۷۰ ب۔

کتاب کی صورت میں جزء بندی نہ کی تھی۔ بہر حال بخاری کی زیر بحث حدیث یہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں مخاطب کیا، ایک منبر پر چڑھے جو اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک تلوار لگی ہوئی تھی جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے۔ جو پڑھی جائے بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پھیلا یا (فَنشَرَهَا) تو اس میں اونٹوں کی عمریں درج تھیں۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ غیر سے فلاں مقام تک مدینہ ایک حرم ہے۔ جو کوئی اس میں قتل کا ارتکاب کرے تو اس پر اللہ فرشتوں، انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری واحد ہے جس کے لئے ان کا قریب ترین شخص جد و جہد کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کے لئے ہوئے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ، فرشتوں، انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ ایسے شخص سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہ کرے گا۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ جو کسی گروہ سے اس کے مولاؤں کی اجازت کے بغیر قانونی بھائی چارہ اختیار کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے، اللہ ایسے سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہ کرے گا۔

(ھ) حضرت عبداللہ بن اُوفی رضی اللہ عنہ بھی جو حدیثیں لکھا کرتے تھے اور ایسا نظر آتا ہے کہ وہ خط و کتابت کے ذریعے سے درس بھی دیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری کے متعدد ابواب میں نظر آتا ہے، چنانچہ انہوں نے مشہور کتاب المغازی کے مؤلف موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ: ”عمر بن عبداللہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) سالم ابوالنصر جو اس (عمر بن عبداللہ) کے کاتب تھے۔ مروی ہے کہ عبداللہ بن اُوفی نے خط لکھا اور میں نے وہ پڑھا۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: ”جب وہ جو حروریوں سے لڑنے روانہ ہوا تو عبداللہ بن اُوفی نے اسے خط لکھا جسے میں نے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک غزوہ میں، جس میں دشمن سے دو چار ہوئے انتظار فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا۔ پھر آپ ﷺ اُٹھے اور لوگوں کو مخاطب فرمایا اور کہا: اے لوگو! دشمن سے دو چار ہونے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت کے طلب گار رہو۔ لیکن جب اس سے دو چار ہو جاؤ تو صبر و ثبات دکھاؤ اور جان لو کہ جنت تلواروں



کے سائے میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کتاب کے نازل فرمانے والے، بادل کو چلانے والے اور متحدہ لشکروں (احزاب) کو شکست دینے والے اللہ، ان کو شکست دے اور ہم کو ان پر نصرت عطا فرما۔ ۱۔

(و) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بھی حدیثیں جمع کیں جو ان کے بیٹے سلمان بن سمرہ کو وراثت میں ملیں۔ ابن حجر ۲ نے لکھا ہے کہ ”سلمان نے اپنے باپ کے حوالے سے ایک بڑا رسالہ (نسخہ کبیرہ) روایت کیا ہے۔“ نیز ابن سیرین کہتے ہیں کہ سمرہ نے اپنے بیٹوں کے لئے جو رسالہ لکھا اس میں بہت علم (علیم کثیر) پایا جاتا ہے۔ ۳۔

(ز) حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ تو زمانہ جاہلیت میں بھی لکھنا پڑھنا جاننے کے باعث ”مرد کامل“ سمجھے جاتے تھے۔ ۴۔ ان کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں انہوں نے احادیث نبوی جمع کی تھیں اس کی روایت ان کے بیٹے نے کی ہے۔ ۵۔

(ح) معلوم نہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خود کوئی حدیثیں لکھیں یا نہیں۔ لیکن طبقات ابن سعد میں سلمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ ”ابن عمر کے مولیٰ یعنی نافع کو دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اسے املاء کر رہے تھے اور نافع لکھتے جا رہے تھے۔“ نافع ایک بہت بڑے عالم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سب سے قابل شاگرد تھے، اور اپنے استاد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کی صحبت میں پورے تیس سال ۳۰ گزر چکے تھے۔ ناگزیر

۱۔ صحیح بخاری باب لا تَمْنُوا الْقَاءَ الْعَدُو، باب إذا لم یقاتل أوّل النهار۔ باب الصبر عند القتال (تین روایتیں)

۲۔ ابن حجر: تہذیب التہذیب ۱۹۸/۴

۳۔ ابن حجر: تہذیب التہذیب ۲۳۶/۴ نمبر (۴۰۱)

۴۔ ابن سعد، طبقات جلد سوم حصہ دوم ص ۱۴۲ تہذیب التہذیب ۲۷۵/۳ نمبر ۸۸۳ جو لوگ لکھنے پڑھنے کے ساتھ ساتھ تیر اندازی اور پیرا کی جانتے تھے انہیں کامل کہا جاتا تھا۔ چنانچہ مورخ بلاذری کا بیان ہے کہ ”سعد بن عبادہ، اسید بن خفیر اور عبداللہ بن ابی اور اس بن خولی کامل تھے یعنی کتابت کے ساتھ ساتھ تیر اندازی اور شناوری بھی جانتے تھے۔“

(بلاذری: فتوح البلدان ص ۴۷۴) خط کی ابتداء

۵۔ مناظر احسن گیلانی مقالہ بالا (بحوالہ ترمذی، کتاب الاحکام)

انہوں نے اپنے استاد کی ساری معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فخر سے فرمایا کرتے تھے کہ ”نافع کا وجود ہم پر اللہ کا ایک بڑا احسان ہے۔“

(ط) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی علمی زندگی اتنی مشہور ہے کہ اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ یہ تو اتر سے ثابت ہے کہ ان کی وفات ہوئی تو اتنی تالیفیں چھوڑیں کہ ایک اونٹ پر لادی جاسکتی تھیں۔ ترمذی ۱ نے ان کے مولیٰ اور شاگرد عکرمہ کے حوالے سے روایت کی ہے کہ کچھ اہل طائف ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی کتابوں کو نقل کرنا چاہا، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کو پڑھ کر املاء کراتے گئے۔ دارمی، ابن سعد، وغیرہ ۲ نے ان کے ایک اور شاگرد سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ جو املاء کراتے تھے، اُسے وہ لکھتے جاتے تھے۔ بعض وقت اثناء درس میں کاغذ ختم ہو جاتا تو وہ اپنے لباس پر ہتھیلی پر بھی لکھ لیتے پھر گھر جا کر اس کی نقل کر لیتے۔

یہ بھی اشارہ کیا جاسکتا ہے کہ علاوہ مستقل تالیفوں کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث کی خط و کتابت کے ذریعہ سے بھی تعلیم دیتے تھے چنانچہ سنن ابی داؤد میں ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ حلف مدعی علیہ کو دیا جائے گا۔ ۳۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا انتقال ہوا تو ان کے بیٹے علی بن عبداللہ اپنے باپ کی کتابوں کے وارث بنے اور اس طرح اس سرچشمہ علم کی فیض رسانی کا سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا۔

بعض دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم:

(ی) مولوی عبدالصمد صارم صاحب نے اپنی اُردو تالیف ”عرض الانوار المعروف بتاریخ القرآن“ (طبع دہلی ۱۳۵۹ھ) میں بھی اس موضوع پر چند معلومات لکھی ہیں۔ ۴۔

۱۔ ترمذی کتاب العلل (بحوالہ مناظر احسن گیلانی)

۲۔ بحوالہ مناظر احسن گیلانی

۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب الاقصیہ، باب الیسین علی المدعی علیہ

۴۔ دیکھئے عرض الانوار المعروف بتاریخ القرآن ص ۷۳ او ما بعد۔



افسوس ہے کہ اس میں حوالے ناقص ہیں جن کے باعث تلاش آسان نہیں۔ بہر حال وہ لکھتے ہیں کہ انہیں ”الجامع الصغیر“ میں اس کا ذکر ملا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو حدیثیں جمع کی تھیں، وہ ان کے بیٹے کے پاس پائی گئیں۔ بعض دیگر تالیفیں، جن کی طرف صارم صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ وہی ہیں جن کا اوپر ذکر آچکا ہے، البتہ انہوں نے سعد بن الربیع بن عمرو بن ابی زہیر انصاری رضی اللہ عنہ کی تالیف کا، کتاب اُسُدُ الغابہ کے حوالے سے جو ذکر کیا ہے، وہ ان کتابوں میں (جو حروف تہجی پر مرتب ہیں) متعلقہ ناموں کے تحت نہ ملا۔ ممکن ہے کسی اور کتاب میں انہوں نے یہ تذکرہ پڑھا ہو۔

(ک) صحیح بخاری کے ”باب الذکر بعد الصلاة“ میں مروی ہے کہ المغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بظاہر ان کی دریافت پر، بعض حدیثیں اپنے کاتب کو املاء کرا کے روانہ کیں۔

(ل) رسول کریم ﷺ کے خادم حضرت ابوبکرؓ کے متعلق سنن ابی داؤد میں یہ واقعہ درج ہے کہ ”عبدالرحمن بن ابی بکرہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی پنج غصے کی حالت میں دو آدمیوں کے مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے۔“ صحیفہ ہمام کا تحفظ:

بہر حال ہمام بن منبہ نے اپنے استاد سے حدیثوں کا جو مجموعہ حاصل کیا تھا، اسے نہ تو ضائع کیا اور نہ اپنی ذات کی حد تک مخصوص رکھا، بلکہ اپنی نوبت پر اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا اور رسالہ زیر تذکرہ کی روایت یا تدریس کا مشغلہ انہوں نے پیرانہ سالی تک جاری رکھا۔ یہ درس بہتوں نے لیا ہوگا لیکن خوش قسمتی سے انہیں ایک صاحب ذوق شاگرد معمر بن راشد یمنی بھی مل گئے۔ جنہوں نے بغیر حذف و اضافہ اس رسالے کو اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ معمر کو بھی ایک ممتاز اہل علم بطور شاگرد مل گئے، یہ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری تھے۔

یہ بھی اسی ملک کے چشم و چراغ ہیں جس کے بارے میں حدیث نبوی وارد ہے کہ  
اَلْاِيْمَانُ يَمَانُ (ایمان یمن والوں میں ہے)

سنن ابی داؤد، کتاب الاقضية باب القاضی يقتضی وهو غضبان۔

یہ عبدالرزاق بہت بڑے مولف گزرے ہیں۔ انہوں نے المصنف نامی ایک ضخیم تالیف دو جلدوں میں علم حدیث پر چھوڑی ہے عہد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم و عہد صحابہؓ کی تاریخ سمجھنے میں اس کتاب سے بڑی مدد ملتی ہے۔ مصنف عبدالرزاق کے مخطوطے استانبول اور یمن میں کامل اور حیدرآباد دکن، ٹونک اور حیدرآباد سندھ وغیرہ میں ناقص ملتے ہیں۔ جامعہ عثمانیہ کے فاضل پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف الدین اسے آج کل ایڈٹ عہ کر رہے ہیں اور ازیں چہ بہتر جہاں تک زیر اشاعت صحیفے کا تعلق ہے۔ عبدالرزاق نے بحکمہ روایت کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ علم کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں دو بڑے ہی اچھے شاگرد ملے، ایک امام احمد بن حنبلؒ اور دوسرے ابوالحسن احمد بن یوسف السلمیؒ، ان دونوں نے ہمارے صحیفے کی خاص خدمت کی۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اسے اپنی ضخیم تالیف المسند کے ”باب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک خاص فصل میں بلا حذف و اضافہ ضم کر دیا، اور جب تک مسند احمد بن حنبلؒ دنیا میں باقی ہے صحیفہ ہمام کے بھی باقی رہنے کا سامان کر دیا۔ دوسرے شاگرد سلمیؒ نے اس صحیفے کی مستقل روایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور ان کو اور ان کے شاگردوں کو نسل بعد نسل ایسے شاگرد رشید ملتے گئے۔ جنہوں نے اس قابل قدر یادگار کو آلائش سے پاک اور حفاظت سے رکھا۔ چند نسلوں بعد عبدالوہاب ابن مندہ اصفہانی کا زمانہ آیا تو ان کے دو شاگردوں نے اس رسالے کی حفاظت کا اپنی اپنی جگہ سامان کیا۔ ایک تو ابو الفرج مسعود بن الحسن النخعی جن کے سلسلے میں محمد بن حنبلؒ اور اسماعیل بن جماع جیسے ممتاز مشاہیر کے نام ملتے ہیں اور کم از کم ۸۵۲ھ تک باقاعدہ درس اور روایت کی اجازت دینے کا سلسلہ جاری رہا۔ دوسرے ان عبدالوہاب ابن مندہ کے دوسرے شاگرد محمد بن احمد اصفہانی ہیں، جن کے شاگرد ایک خراسانی عالم محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن مسعود المسعودی البند ہی (منجد

۱ امام احمد بن حنبلؒ بمقام بغداد ۱۶۳ھ میں پیدا ہوئے امام شافعیؒ سے درس حاصل کیا اور ۲۴۱ھ میں انتقال ہوا امام بخاریؒ (۱۹۳ھ تا ۲۵۶ھ) اور امام مسلم (۲۰۳ھ تا ۲۶۱ھ) جیسے جلیل القدر محدثین امام احمدؒ کے شاگرد تھے۔

۲ خوشی کی بات ہے کہ مصنف عبدالرزاق ۱۱ ضخیم مجلدات میں یہ تحقیق و تخریج و تعلیق الشیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمن اعظم، باہتمام مجلس علمی کراچی ۱۹۷۰ میں بیروت سے طبع ہو چکی ہے۔

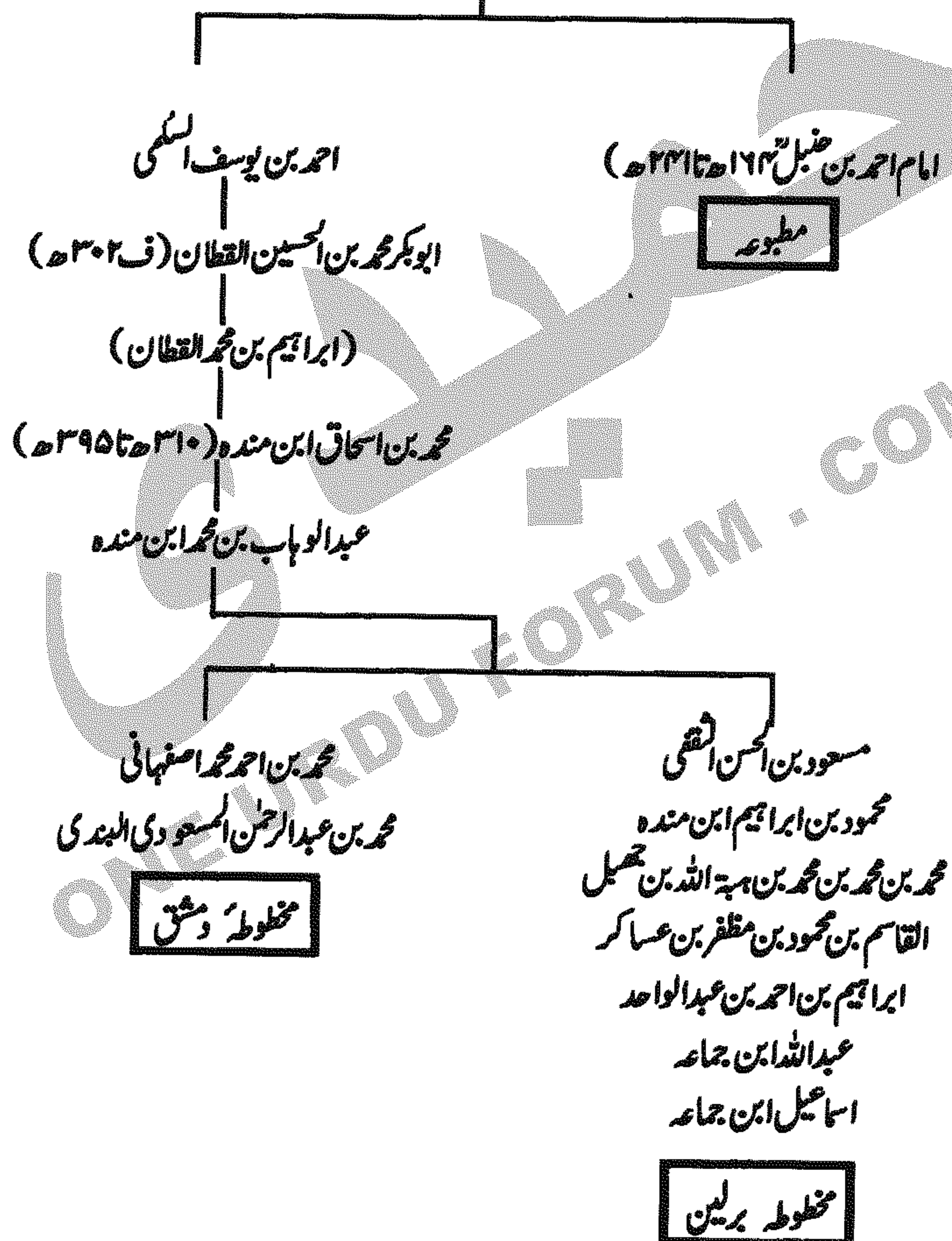


ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (فوت ۵۸ھ)

ہمام بن منبہ (فوت ۱۰۱ھ)

ابوعروہ معمر بن راشد (فوت ۱۵۳ھ)

ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع (۱۲۱ھ تا ۲۱۱ھ)





جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھا، صحیفہ ہمام کی جہاں نسلاً بعد نسل مستقل اور علیحدہ روایت کا سلسلہ جاری رہا، وہیں بعض محدثوں نے اس کو اپنی تالیفوں میں ضم یا مدغم بھی کر لیا۔ ان میں سے امام احمد بن حنبلؒ نے چونکہ مولف یا راوی وار حدیثیں مرتب کیں۔ اس لئے ان کے لئے ممکن تھا کہ صحیفہ ہمام کو بحسنہ محفوظ رکھیں اور انہوں نے یہی کیا بھی ہے۔ اس سے جہاں صحیفہ ہمام کے نو دستیاب شدہ مخطوطے کی صحت کی توثیق ہوئی ہے وہیں خود اس مخطوطے سے مسند بن حنبلؒ کے قابل اعتماد ہونے کا ثبوت ملتا ہے اللہ جل شانہ نے اس طرح ان دونوں خادمانِ علم کو جزا دیتے ہوئے آخرت کے ساتھ دنیا میں بھی سرخرو کر دیا ہے۔ البتہ دوسرے محدث چونکہ موضوع وار حدیثیں مرتب کرتے رہے، مثلاً امام بخاریؒ وغیرہ انہوں نے مجبوراً صحیفہ ہمام کی حدیثوں کو اپنی کتابوں کے مختلف ابواب میں منتشر کر دیا ہے مثال کے طور پر سرسری تلاش میں صحیفہ ہمام کی مندرجہ ذیل حدیثیں صحیح بخاریؒ کے ابواب

مفصلہ تحت میں ملیں جو من وعن یکساں ہیں اور سب معمر سے مروی ہیں:

٩٢ // ما يقع من الغايات موسى

۶۰ // من اس عریانا      ۴۶ // باب قول اللہ والیوب اذ نادى

۱۱۹ // ذن النخامة ۱۰۳ // حدیث النضر مع موسیٰ

۷۰ // من اخذ بالركاب      ۱۱۵ // بدوا لخلق باب

٢٩ // الحرب خدعة ٥٩ // وفاة موسى

۱۳۳ // قول النبی علت لکم الفخائم ۴۷ // قول اللہ اتقوا وادبروا

۸۵ // ما جاء في صفۃ الجنتۃ      ۴۱ // قول اللہ واذ کرنی الکتاب مریم

۵۸ // قول اللہ واذ قال ربک للملائکۃ

حدیث ۲۳، ۲۴ (ہردو) بخاری باب علامات النبوة ۱۲۵ // باب علامات النبوة

۱۴۴ // باب الاضنا

صحیح کا تین چوتھائی حصہ ہم نے نہیں دیکھا۔ اس میں بھی معمر کے حوالے سے مزید

۱۔ دیکھئے مسند ابن فضال طبع اول جلد دوم ص ۳۱۲ تا ۳۱۹۔

کتاب کیلئے ون اردو کے شک گزار ہیں

ظاہر ہے امام بخاری وغیرہ کی تالیفوں سے موجودہ مخطوطے کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، بجز اس کے کہ تخریج احادیث کی جائے۔ البتہ مسند احمد بن حنبلؒ سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ جہاں وہ مجتہد نقل کر دیا گیا ہے اس مقابلے پر نظر آتا ہے کہ:

(۱) مسند ابن حنبلؒ اور ہمارے مخطوطات میں احادیث کی ترتیب یکساں ہے بجز احادیث نمبر ۱۳، ۹۳، ۱۲۶، ۱۳۸ کے جن میں تقدم و تاخر ہوا ہے، لیکن الفاظ بعینہ وہی ہیں۔

(۲) مسند ابن حنبلؒ میں ایک پانچ لفظی مختصر حدیث ہے جو ہمارے مخطوطوں میں نہیں ہے۔ اس کے برخلاف مخطوطوں کی حدیث نمبر ۵ مسند ابن حنبلؒ میں حذف ہو گئی ہے۔ ہم نے مسند ابن حنبلؒ کے مطبوعہ نسخے پر اعتماد کیا ہے۔ اس میں طباعت کی بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ اس کا نیا ڈیٹیشن، جو متعدد نئے مخطوطوں سے مقابلہ کر کے شائع ہو رہا ہے، ابھی تک اس حصے تک نہیں پہنچا جہاں صحیفہ ہمام درج ہے۔

(۳) ہمارے مخطوطوں کی حدیثوں (۲۹، ۴۰) میں ”وسی الحرب خدعة“ کا جملہ دہرایا گیا ہے۔ مسند ابن جنبل میں یہ صرف حدیث نمبر (۴۰) میں ایک بار آیا ہے نمبر (۲۹) میں نہیں۔

(۴) بعض ذیلی چیزوں میں جن سے اصل حدیث پر اثر نہیں پڑتا، دونوں پر کہیں کہیں فرق ہے۔ مثلاً لفظ ”اللہ“ کے بعد کسی میں ”تعالیٰ“ ہے تو کسی میں ”عزوجل“ یا کسی میں ”نبی“ ہے تو کسی میں ”رسول اللہ“ یا ”ابوالقاسم“ جو سب مترادفات ہیں۔

(۵) چند ایسے خفیف فرق ہیں جو عام طور پر ایک ہی کتاب کے دو مخطوطوں میں ملتے ہیں چنانچہ مخطوطہ دمشق و مخطوطہ برلین میں باہم جو فرق ہے مخطوطوں اور مسند ابن حنبل کے مابین بھی اسی طرح کا فرق ہے۔ جس سے مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔



اسناد:

ماخذ معلومات کا حوالہ بیان کرنا، اور کوئی پرانا واقعہ ہو تو اپنے استاذ کے نام ہی پر اکتفا کرنا، بلکہ استاد کے استاد اور ان کے اساتذہ کے مکمل ناموں کا سلسلہ چشم دید، یا گوش شنید واقف کار تک پہنچانا یہ اسلامی مورخوں اور مؤلفوں کی اہم خصوصیت رہی ہے۔ مسلمانوں میں اس کی ابتداء اور دیگر اقوام میں اس کے کم معروف ہونے پر ایک دلچسپ بحث پروفیسر ڈاکٹر زبیر صدیقی نے کی ہے (دیکھوان کا مقالہ ”السیر الحشیت فی تاریخ تدوین الحدیث“ جو متمر دائرہ المعارف حیدرآباد میں پڑھا گیا اور رومنداد مومتمز میں ۱۳۵۸ھ میں شائع ہوا۔ وہاں یہ بحث ص ۴۳ تا ۵۵ میں آئی ہے)

زیر اشاعت رسالے کے مخطوطہ دمشق کی سند یہ ہے: محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد اصفہانی، از عبد الوہاب بن محمد ابن منندہ، از والد خود محمد بن اسحاق ابن منندہ، از محمد بن الحسین القطان، از احمد بن یوسف السلمی، از عبد الرزاق بن ہمام بن نافع، از معمر، از ہمام بن منبہ، از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از رسول اللہ ﷺ یہ سب پونے چھ سو سال کی سرگزشت ہے۔ لیکن انسان خطا و نسیان سے مرکب ہوتا ہے چنانچہ بہ ظاہر سہو کاتب سے ایک درمیانی نام چھوٹ گیا ہے۔ کیونکہ ان گیارہ نسلوں میں سے چوتھی کڑی پر بیان ہوا ہے کہ محمد بن اسحاق ابن منندہ نے اسے محمد بن الحسین القطان سے سنا، قصہ یہ ہے کہ ابن منندہ کی ولادت ۳۱۰ھ میں ہوئی جبکہ ان کے مبینہ استاد القطان کی دس سے آٹھ سال پہلے ۳۰۲ھ میں وفات ہو چکی تھی۔ ظاہر ہے کہ استاد شاگرد کا تعلق ناممکن ہے۔ ابن منندہ اور القطان کے درمیان کی ایک کڑی گم ہے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ایک سہو کاتب ہے اور ایک پوری سطر چھوٹ گئی ہے اور اس سہو کے محسوس نہ ہونے کا باعث یہ ہے کہ اس سطر میں صرف ایک نام یعنی سلسلہ اسناد کی صرف ایک کڑی تھی اور اتفاق سے اس کا اور اس کی بعد کی سطر کا آغاز یکساں الفاظ سے ہو رہا ہے اس لئے نقل کنندہ کاتب کی نظر چوک گئی۔

۱ کتاب الانساب السمعانی تحت مادہ ”قطان“

اس مفروضے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح عبد الوہاب ابن منندہ نے اپنے باپ سے تعلیم حاصل کی اور اس رسالے کی روایت کی، اسی طرح محمد بن الحسین القطان سے بھی ان کے بیٹے نے تعلیم پائی اور حدیثوں کی روایت کی ہے جیسا کہ سمعانی نے (کتاب الانساب تحت مادہ قطان) صراحت سے بیان کیا ہے۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسناد کی اصل عبارت یوں ہوگی کہ

اخبرنا والدی الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق،

قال: اخبرنا (ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن

الحسین القطان قال: اخبرنا والدی الامام ل) ابو بکر

محمد بن الحسین الخ

ہمیں خبر دی میرے والد امام ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق نے کہا ہمیں خبر

دی (ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن الحسین القطان نے کہا:

ہمیں خبر دی میرے والد امام ل) ابو بکر محمد بن الحسین نے الخ

جیسا کہ نظر آئے گا، ”محمد بن اسحاق“ کے بعد ہی ابو اسحاق“ کا لفظ آیا اور پھر ”اخبر

ناوالدی الامام“ کے الفاظ پے در پے دو سطروں میں دہرائے گئے بے چارے کاتب کی نظر

چوک گئی اور بعد میں کسی نے اسے محسوس نہ کیا تو اسے معذور رکھا جاسکتا ہے۔ یہ یوں بھی

سلسلہ کی رمی چیز کے ایک دو نہیں بارہ ناموں میں ایک کا اتفاقاً چھوٹ جاتا ہے۔ اس سے

کتاب کے اصل متن یعنی حدیثوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

یہ سہو کب ہوا؟ اس سوال کا جواب بھی دینا ممکن نظر آتا ہے یہ سہو نہ صرف دمشق کے

مخطوطے میں ہے، بلکہ برلین کے مخطوطے میں بھی اور دونوں کے اسنادات عبد الوہاب بن

محمد بن منندہ پر آکر ملتی اور پھر مشترک ہو جاتی ہیں جیسا کہ اوپر شجرہ دے کر بتایا گیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے جو نسخہ تیار ہوا، اسی میں یہ سہو ہوا تھا۔

یہ امر کہ یہ محض سہو ہے اور یہ کہ اس سے اصل متن پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اس بات سے

بھی ثابت ہے اس سہو کے تقریباً دو سو سال پہلے اس کتاب کے پورے متن کو ایک اور مولف

۱ بریکٹوں ( ) کے مابین کی عبارت ہماری رائے میں کاتب کی سہو سے چھوٹ گئی ہے۔



امام ابن حنبلؒ اپنی جگہ محفوظ کر چکے تھے اور آج ان دونوں ماخذوں (مسند ابن حنبلؒ اور مخطوطہ صحیفہ ابن ہمام) کا باہمی مقابلہ کرنے پر دونوں بالکل یکساں پائے جاتے ہیں۔ اور صاف نظر آتا ہے کہ سہو کا تب سے اصل کتاب پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ جہاں مسند ابن حنبلؒ سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے بعد کی صدیوں کے محدثوں نے صحیفہ ہمام کے دیانت دارانہ تحفظ میں کوئی کوتاہی نہ کی، تو ساتھ ہی صحیفہ ہمام کے نو دستیاب شدہ مخطوطوں سے خود اس کا بھی یقین ہو جاتا ہے کہ امام ابن حنبلؒ نے پوری علمی دیانت داری سے صحیفہ ہمام کے متعلق اپنے معلومات محفوظ کئے ہیں۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ان کی وفات کے بعد ساڑھے گیارہ سو سال بعد ان کی علمی دیانت داری کی جانچ ہوگی۔ اگر انہوں نے صحیفہ ہمام کی حد تک جعل سازی نہیں کی تو اپنی مسند کے باقی اجزاء میں بھی عدا کوئی ایسی بددیانتی نہیں کی ہوگی۔

ہمام بن منبہ کی وفات ۱۰۷ھ میں ہوئی۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا یہ مجموعہ ۵۸ھ سے (جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا) پہلے ہی حاصل کیا ہوگا۔ اس پر اب تک اس مجموعے کی عبارت نہیں بدلی، بلکہ مجسمہ باقی رہی تو رسول اکرم ﷺ سے سننے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس کو لکھ لینے کی مختصر مدد۔ میں اس میں تبدیل و تحریف کا امکان نہ ہونا چاہیے، خاص کر اس لئے کہ یہی حدیثیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا سلسلہ اسناد مختلف رہا ہے۔ بعض حدیثوں کی تو کئی کئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے۔ اگر آج کی صحبت میں بے ضرورت تطویل اور تھکا دینے والے اطناب کا خوف نہ ہوتا تو اس رسالے کی ہر ہر حدیث کے متعلق تلاش کر کے یہ بتلایا جاتا کہ کس کس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا مزید کس کس صحابی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور وہ کن کن وسائل سے محفوظ ہوتی ہوئی ہم تک آئی ہے۔ اور کس طرح وہ باہم ایک دوسرے کی توثیق کرتی ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب کسی خفیف سے خفیف جعل سازی یا علمی بددیانتی کا گمان تک نہیں رہتا۔ یہ حدیثیں بخاری، مسلم اور صحاح ستہ کے دیگر مولفوں نے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں اپنے دل سے نہیں گھڑیں بلکہ عصر اول سے بحفاظت چلی آنے والی چیزوں ہی کو اپنی تالیفوں میں داخل کیا۔ یہ صورت حال کتب

پہلے  
دون  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

حدیث پر ہمارا اعتماد مستحکم کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

### مخطوطوں کی کیفیت:

اوپر بیان ہوا ہے کہ صحیفہ ہمام بن منبہ کے ہمیں اب تک صرف دو مخطوطوں کا پتہ ہے۔ اور ان دونوں کا حرف بہ حرف مقابلہ کر کے یہ ایڈیشن تیار کیا گیا ہے۔ ان کی مختصر کیفیت یہ نکل نہ ہوگی۔

### مخطوطہ برلن

مخطوطہ برلن کا نمبر وہاں کی فہرست مخطوطات عربی میں (1797, 1384 we) ہے۔ یہ ذخیرہ دوسری جنگ عظیم سے پہلے تک برلن کے سرکاری کتب خانے میں تھا۔ دوران جنگ میں حفاظت کے لئے یہ شہر توئنگن بھیجا گیا اور آج تک (۱۹۵۴ء، ۱۳۷۳ھ) وہ وہیں ہے وہاں صحیفہ ہمام ایک مجموعہ رسائل میں ہے جن میں وہ ورق نمبر (۵۴) سے شروع ہو کر نمبر (۶۱) تک یعنی آٹھ ورقوں میں ہے۔ بیچ میں دو جگہ ایک ایک ورق کم ہو گیا ہے۔ اس کا حجم (۵ x ۱۷ x ۱۲) سنی میٹر ہے۔ اور ہر صفحے میں (۱۹) سطریں آئی ہیں۔ اور اس میں ہر حدیث ”وقال“ (اور انہوں نے کہا) کے الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں اپنے سفر برلن کے وقت میں نے اپنے ہاتھ سے اس کی نقل کے آخر میں یہ عبارت درج کی تھی:

”نَقَلَهُ لَفْظًا مِنَ الْأَصْلِ أَلِمَخْفُوظِ فِي خَزَانَةِ الْحُكُومَةِ الْبَرَوِ  
سَاوِيَّةٍ فِي بَرَلَيْنِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمًا قَبْلَهُ ۱۳۵۱ھ مِنَ الْهَجْرَةِ وَقَابَلَهُ مِنَ  
الْأَصْلِ الْمَنْقُولِ عَنْهُ بِحَسَبِ الْإِسْتِطَاعَةِ، مُحَمَّدٌ حَمِيدُ اللَّهِ -“  
(محمد حمید اللہ نے اصل نسخے سے جو حکومت پُروشیا کے کتب خانہ واقع برلن میں محفوظ ہے، ۱۳۵۱ ہجری میں اس کو لفظ بہ لفظ بروز عرفہ اور اس سے ایک دن پہلے نقل کیا، اور جس اصل سے یہ نقل حاصل کی گئی اس سے حسب استطاعت مقابلہ کیا)۔



یہ نسخہ بارہویں صدی ہجری کے ابتدائی زمانے کا ہے۔ جب ہم نے بروکلمان کی طرف رجوع کیا تو افسوس ہوا کہ اس نے فاش غلطیاں کی ہیں۔ بروکلمان اس صحیفہ کو ہمام بن منبہ کے نام کے تحت نہیں بیان کرتا۔ جب ہم نے تلاش کو طول دیا تو اس کا پتہ محض اتفاقاً چلا۔ وہ اس صحیفے کو ”عبدالوہاب بن محمد بن اسحاق بن منبہ المتوفی ۴۷۳ھ مطابق ۱۰۸۲ء کی طرف منسوب کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے: ”آپ کی تالیفوں میں صحیفہ ہمام بن منبہ (نام یوں ہی ہے) المتوفی ۱۵۱/۴۸ (سنہ اسی طرح ہے) ہے جو ابو ہریرہ متوفی ۶۷۸/۵۸ سے مروی ہے“ یہ غلطی طبع اول ہی میں نہیں بلکہ ضمیمہ کتاب اور جلد اول کے ضمیمے میں بھی ہے۔ اس نے ”ہمام بن منبہ“ لکھا ہے حالانکہ مراد ”ہمام بن منبہ“ کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح اس سے ان کی تاریخ وفات میں بھی سہو ہوا ہے (صحیح تاریخ ۱۰۱ھ ہے نہ کہ ۱۵۱ھ۔ اسی طرح اس نے عبدالوہاب ابن منبہ کی طرف منسوب کرنے میں فاش غلطی کی ہے۔ وہ تو کسی ایک زمانہ میں صرف راوی تھے۔

### مخطوطہ دمشق

دمشق کا مخطوطہ اپنے ہمیشہ مخطوطے پر ایسی ہی فوقیت رکھتا ہے جیسے کہ سورج کا نور چاند کی مستعار روشنی پر، اور وہ وہاں کتب خانہ ظاہریہ میں محفوظ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی (کلکتہ یونیورسٹی) نے مجھے اس کا پتہ دیا اور دمشق کے ڈاکٹر صلاح الدین منجد کی

اس نے جرمن زبان میں ساری دنیا کی عربی کتابوں کی ایک فہرست چھاپی ہے اور ہر کتاب کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کا مؤلف کون تھا (مع مختصر سوانح عمری) کتاب کے کتنے مخطوطے دنیا کے کس کس کتب خانے میں (بحوالہ نمبر فہرست) پائے جاتے ہیں، ساتھ ہی اگر وہ چھپ بھی گئی ہے تو کب کب اور کہاں چھپی ہے۔ یہ سات جلدوں میں تقریباً پانچ ہزار بار یک ٹائپ کے صفحوں میں جرمن زبان میں چھپی ہے۔ اس کا نام ہے ”تاریخ ادبیات عربی“۔

GESCHICHTE DER ARABISCHEN LITTERATUR

چونکہ اس کتاب میں حروف تہجی پر اشاریہ بھی ہے اس لیے یہاں صفحوں کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔

مہربانی سے مجھے اس کتاب کے فوٹو فراہم ہوئے۔ یہ دونوں میرے اور ان تمام لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں جو اس کتاب کے پڑھنے سے مستفید ہوں گے۔

دمشق کا یہ مخطوطہ بھی کئی رسالوں کے مجموعہ کے ضمن میں ہے لیکن یہ امتیاز رکھتا ہے کہ مکمل ہے اور کتابت کی تاریخ کے لحاظ سے بھی برلین کے مخطوطے سے بھی زیادہ قدیم ہے چنانچہ چھٹی صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح یہی وہ اصل نسخہ بھی ہے جو درس اور سماعت میں استعمال ہوتا رہا اور متعدد مرتبہ اس پر اجازت ثبت ہوئی ہے۔ ابن عساکر مصنف ”تاریخ دمشق“ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اسی مخطوطے پر درس دیا ہے، وہ خوش خط ہے البتہ لکھنے والے نے اکثر جگہ حرفوں پر نقطے نہیں دیئے ہیں۔ ہر صفحہ میں ۲۱ یا ۲۲ یا ۲۳ سطریں ہیں۔ میرے پیش نظر فوٹو کا حجم جرمنی کی کتاب کے حجم کے برابر ہی ہے۔ یہ نسخہ صلیبی جنگوں کے زمانہ میں دمیاط (مصر) کے ایک نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔ ان لڑائیوں اور فتنوں کے زمانہ میں محدثین کے پاس اسلامی درس کے جو عادات اور آداب تھے، ہم ان کو اس کی سماعتوں میں دیکھتے ہیں یہاں ان کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

دونوں مخطوطوں میں کاتب نے روایت کے بعض اختلافات کو حاشیہ پر یوں لکھا ہے۔ ”أَوْخِرُ“ یا ”أَذْخِرُ“، اسی طرح ”تَرَكْتُكُمْ“ یا ”تَرَكْتُمْ“ ”يُحْيِيونَكَ“ ”فَزَادُوا“ ”فَزَادُوهُ“ ”بَطْعًا بِكُمْ“ ”بَطْعَامِيهِ“ ”جِنِّ“ ”جِنِّتُ“ ان اختلافات سے حدیث کا مفہوم بالکل نہیں بدلتا۔ مندا ابن ضبل میں بھی ہم ایسے چند اختلافات حاشیہ پر درج دیکھتے ہیں ممکن ہے کہ مندا کے نئے اور بہتر اڈیشن میں یہ سارے اختلافات بھی مل جائیں کہ پہلا اڈیشن کسی قدر ناقص چھپا ہے۔ شاید یہ اختلافات معمر کے زمانے سے چلے آ رہے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمام سے صحیفہ پورے کا پورا نہیں سنا تھا، جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے ابن حجر نقل کیا ہے کہ شروع میں ہمام ہی سناتے رہے۔ جب وہ اپنی شدید پیرانہ سالی کی وجہ سے تھک گئے تو ان کے شاگرد معمر نے اپنے نقل کردہ نسخے سے باقی عبارت پڑھ کر سنائی اور تھکے ہوئے استاد توجہ نہ کر سکے۔ پرانے عربی خط کی خامیوں کو قرأت سماعت کے ذریعہ سے کنٹرول کیا جاتا تھا جو یہاں پوری طرح نہ ہو سکا۔



## چند باتیں اور!

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

(محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کتابت و تدوین حدیث کے حوالے سے ایک انتہائی فکر انگیز تحقیقی مقالہ لکھا جسے آپ ابھی پڑھ چکے ہیں۔ بعد میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے دوران مطالعہ چند اور حقائق نوٹ فرمائے تو انہیں قلمبند کر دیا۔ 'چند باتیں اور' کے عنوان سے زیر نظر تحریر انہی حقائق پر مشتمل ہے۔)

(الف) کتابت احادیث کا مواد کافی جامعیت کے ساتھ مسند دارمی، خطیب بغدادی کی کتاب تقیید العلم، اور رامبر مزی کی کتاب المحادث الفاصل میں ملتا ہے، میں نے ۱۹۳۲ء میں تقیید العلم برلین میں پڑھی تھی۔ اب وہ دمشق میں چھپ گئی ہے اور ناشر نے اس کی حدیثوں کے اسنادات کی عمدہ جانچ پڑتال کی ہے۔ المحادث الفاصل کے مؤلف کی وفات ۳۶۰ھ کے لگ بھگ ہوئی، غالباً یہ ابھی چھپی نہیں ہے۔ میں اس کتاب سے موجودہ (۱۳۷۴ھ، ۱۹۵۴ء) قیام استنبول کے زمانہ میں واقف ہوا ہوں۔

(ب) عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھائی کے سلسلے میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قابل ذکر ہیں، بعض ایرانی لوگ مسلمان ہوئے اور فارسی میں نماز پڑھنے کی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اصل میں دوستوں پر قائم ہے: کتابت اور قرأت سماعت، اور وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں اگر کوئی شخص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور صحت میں جو حزم احتیاط برتی جاتی رہی ہے اس کا مقابلہ اسلام سے پہلے دوسرے پیغمبروں کی حدیثوں کے ساتھ جو معاملہ ہوا اس سے اور اسی طرح ہمارے اس موجودہ زمانے کی "تاریخ" سے کرتا ہے جو اخبارات و جرائد کے عہد ا جھوٹ اور سرکاری دستاویزوں کے مکارانہ بیانات اور تدریسات پر مبنی ہوتی ہے اور فکر سلیم سے کام لے تو اس پر حدیث کی فضیلت و فوقیت واضح ہو جائے گی اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ محدثین کے کارنامے، عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک، جو زمانے کی دستبرد سے محفوظ رہ سکے ہیں کتنی فوقیت رکھتے ہیں! مسلمان کی حدیث اور غیروں کی حدیث میں وہی فرق ہے جو زمین و آسمان میں ہے، اور ان دونوں کے فرق کا کیا ٹھکانہ ہے۔ حدیث اسلامی کی خوبیوں پر نہ دشمن کا معاندانہ طعن و طنز پردہ ڈال سکتا ہے۔ اور نہ دوستوں کی واقفیت۔ آئندہ اوراق میں صحیفہ ہمام پیش ہے، سہولت کی خاطر ان حدیثوں پر ہم نے نمبر سلسلہ بڑھا دیا ہے۔

کتابت و تدوین احادیث کے شکر گزار ہیں



عارضی اجازت مانگی تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ فاتحہ کا فارسی ترجمہ کر کے انہیں بھیجا تا کہ عربی عبارت حفظ ہونے تک نماز میں اسے پڑھا کریں (۱)۔ اور یہ ترجمہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ترجمہ کر کے بھیجا گیا (۲)۔

(ج) عہدہ دار جو عہد رسالت میں کتابت کا کام انجام دیتے تھے:

مدینہ (یثرب) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت نزاج کی کیفیت تھی، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ایک شہری وفاقی مملکت قائم کی ایک تحریری دستور مرتب فرمایا۔ دس سال کے اندر یہ مملکت بڑھتے بڑھتے دس لاکھ مربع میل پر پھیل گئی۔ عہد رسالت میں دفتری تنظیم اور شعبہ واری تقسیم عمل کا جو انتظام تھا اور حکومت کی مشنری جس کا کردگی سے حکومتی کاروبار انجام دیتی تھی اس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں صرف اتنا سا اشارہ کافی ہے کہ قرض کے وثیقے اور دستاویزات لکھنے کے لیے الگ عہدہ دار، محاصل زکوٰۃ کی آمدنی لکھنے کے لیے الگ، حجاز کی آمدنی کا تخمینہ (بجٹ، موازنہ) لکھنے کے لیے الگ، خارجہ تعلقات اور بیرونی مملکتوں کے حاکموں سے خط و کتابت، مراسلے، خطوط لکھنے کے لیے الگ، فارسی، رومی، عبرانی، قبطی اور حبشی زبانوں کے خطوط کا ترجمہ کرنے کے لیے الگ اور پیشی مبارک کا کام انجام دینے کیلئے الگ الگ عہدہ دار (افسر) مقرر کئے گئے تھے، جہاں گردشیاں اور مؤرخ مسعودی کی کتاب سے ایک حوالہ بے جا نہ ہوگا۔

”جو کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوتا وہی لکھتا بھی تھا۔“

”خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشی کے کاتب تھے، ہر قسم کے کام جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آتے سب میں وہی کتابت کرتے تھے۔“

(۱) ”روی أن الفرس كتبوا إلى سلمان أن يكتب لهم الفاتحة بالفارسية، فكانوا يقرؤون ذلك في الصلاة حتى كانت سنتهم للعربية“ (مبسوط سرخسی جلد اول کتاب الصلاة ص ۳۷)

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے فرید وجدی کی تالیف الادلة العلمية على جواز ترجمة معاني القرآن الى اللغات الاجنبية۔ مطبوعہ مصر صفحہ ۵۸ بحوالہ النہایۃ والبدایۃ۔

”مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حصین بن نمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دونوں صاحب، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات لکھتے تھے۔“

”عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علاء بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ دونوں صاحب، قرض کے وثیقے، دستاویزیں، ہر قسم کے شرائط اور معاملات کے کاتب تھے۔“

”زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جہیم بن الصلت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دونوں صاحب، زکوٰۃ کی آمدنی اور صدقات کے کاتب تھے۔“

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حجاز کی آمدنی کا تخمینہ (موازنہ) لکھتے تھے۔“

”معیق بن ابی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال غنیمت کی کتابت کرتے تھے اور اسی خدمت پر آں حضرت علیہ السلام کی جانب سے نامور تھے۔“

”حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بادشاہوں کو (من جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خط لکھتے تھے اور حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خطوط کا جواب دیتے تھے، ان کا یہ بھی کام تھا کہ فارسی، رومی، قبطی و حبشی زبانوں کے خطوط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ترجمہ کرتے، ان زبانوں کے جو لوگ اہل زبان تھے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ہی سے مدینہ میں یہ سب زبانیں سیکھی تھیں۔“

”حظلمہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جب ان کاتبوں میں سے کسی شعبہ کا کوئی کاتب موجود نہ ہوتا تو ان کے خاص فرائض میں یہ ان سب کی نیابت کرتے تھے اور ان کا کام آپ رضی اللہ عنہ انجام دیتے تھے، یہ حظلمہ کاتب کے نام سے مشہور تھے۔“

”شرحیل بن حسنہ طائفی نے بھی آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابت کی۔“

”ابان بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علاء بن الحضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان دونوں صاحبوں نے بھی کبھی کبھی پیشگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کتابت کی تھی۔“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے چند ماہ پیشتر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آں حضرت صلوات اللہ علیہ کی کتابت کی تھی۔“



”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں ہم نے صرف ان ہی صاحبوں کے نام لکھے ہیں جو مستقل طور پر آپ کے پاس کتابت کرتے رہے۔ اس فرض کے ادا کرنے میں مشغول تھے، ایک مدت دراز اس میں بسر کی اور ان کی کتابت کے متعلق صحیح روایتیں بھی وارد ہیں، وہ لوگ جنہوں نے فقط ایک دو تین خطوط لکھے تھے، ان کے نام نظر انداز کر دیئے کیونکہ اتنی سی بات پر وہ کاتب کہلانے کے مستحق نہ تھے اور کاتبان حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیل میں ان کا شمار ممکن نہ تھا (۱)۔“

مؤرخ ابن اثیر الجزری نے بیان کیا ہے کہ ”حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابت کیا کرتے تھے اور سب سے پہلے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابت کا کام انجام دیا تھا (۲)۔“

(د) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور شاہ غسان نے انہیں ایک خط بھیجا تھا اور اپنے ہاں مدعو کیا تھا (۳)۔

(ه) مشہور صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جنہوں نے جنگ بدر میں حصہ لیا تھا، لکھنا پڑھنا جانتے تھے فتح مکہ سے کچھ پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم تینوں کو جو گھوڑے سوار تھے بھیجا کہ تم روضہ خاخ نامی مقام (جو مدینہ منورہ سے بارہ میل تھا) پر جاؤ:

فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُسْرِكِينَ فَاتُونِي بِهَا ..... وَكَانَ كُتِبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(۱) مسعودی: التميمية والاشراف ص کاتبان حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) ابن الاثير الجزري: تاريخ الكامل ج ۲ ص ۱۵۱ ذکر من كان يكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم۔

(۳) تفصيل کے لئے ملاحظہ ہو بخاری ج ۱۸ کتاب المغازی باب: حديث كعب بن مالك نیز بخاری ج ۱۹ کتاب التفسير، سورة توبه؛

وہاں ایک عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو (مکہ کے) مشرکین کے نام ہے تم وہ خط اس سے لے آؤ..... حاطب نے اہل مکہ کو لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فوج لے کر) آنے والے ہیں۔

پیام رساں عورت گرفتار کی گئی اور خط برآمد ہوا، حاطب بن ابی بلتعہ نے اقرار کرتے ہوئے معقول وجوہ کے ساتھ اپنی برأت پیش کی اور جب حقیقت حال واضح ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو و درگزر سے کیا مایا (۱)۔

(و) عہد صحابہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو خطوط کے جواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے (۲)۔ اس سلسلے میں ہمارے ہم عصروں کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب چٹکی لی ہے کہ فرماتے ہیں: عن ابن عباس رضي الله عنه: اني لأرى لجواب الكتاب حقاً كروء السلام، (۳) خط کا جواب دینا اتنا ہی واجب ہے جتنا کسی کے سلام کا جواب دینا!

(ز) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان کے شوہر سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دوست خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدنی زندگی ہی میں نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالکل ابتدائی مکی زندگی میں بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے، ایک دن اپنی تلوار حائل کئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی ایک جماعت کے پاس جانے کے ارادے سے نکلے، راستہ میں انہیں معلوم ہوا کہ ان کی بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو گئے ہیں تو ان کی طرف جانے کا ارادہ کر کے لوٹے۔

”عِنْدَهُمَا خَبَابُ بْنُ الْأَرْتِ مَعَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا طُهُ يُقْرَأُ هُمَا.....“

(۱) تفصيل کے لئے ملاحظہ ہو بخاری ج ۲۸ کتاب استایة المرتدين۔ نیز سيرة ابن هشام و تاريخ طبري بر موقع۔

(۲) بخاری: تاريخ كبير، جلد رابع نمبر ۵۱۔

(۳) بخاری: تاريخ كبير، جلد رابع نمبر ۲۸۔



ان دونوں کے پاس خباب بن الارت تھے اور ان کے ساتھ ایک کتاب تھی وہ ان دونوں کو پڑھا رہے تھے.....

ان لوگوں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی آہٹ سنی تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ مکان کے کسی حصہ یا کمرہ کے اندرونی حصے میں چھپ گئے۔

وَآخَذْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ الْخَطَّابِ الصَّحِيفَةَ فَجَعَلْتُهَا تَحْتِ فُخْدِهَا،

فاطمہ بنت الخطاب نے اس کتاب کو اپنی ران کے نیچے رکھ لیا، حالانکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گھر کے نزدیک آئے تھے تو انہوں نے خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت سن لی تھی:

وَقَالَ لِاخْتِهِ اعْطِينِي هَذِهِ الصَّحِيفَةَ الَّتِي سَمِعْتُكُمْ تَقْرَؤْنَ آيَفَاءً، أَنْظُرْ مَا هَذَا الَّذِي جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ كَاتِبًا.....

اور انہوں نے اپنی بہن سے کہا: اچھا مجھے وہ کتاب دو جسے تم لوگ پڑھ رہے تھے اور میں نے ابھی ابھی تمہیں پڑھتے سنا ہے، میں بھی تو دیکھوں کہ وہ کیا چیز ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے آئے ہیں اور عمر پڑھے لکھے تھے.....

جب انہیں اسلام کی امید ہوئی تو کہا بھائی جان! آپ تو شرک کی نجاست میں ہیں اور اس کتاب کو پاک شخص کے سوا کوئی دوسرا چھو نہیں سکتا۔

فَقَامَ عُمَرُ فَاغْتَسَلَ فَأَعْطَتْهُ الصَّحِيفَةَ وَفِيهَا طُهُ، فَقَرَأَهَا، فَلَمَّا قَرَأَهَا صَدْرًا قَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامَ وَإِكْرَامَهُ (۱)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور غسل کیا اور ان کی بہن نے ان کو وہ کتاب دی اور اس میں طہ کی سورہ تھی، انہوں نے اس کو

(۱) ابن ہشام: سیرۃ سیدنا محمد رسول اللہ ج ۱ ص ۲۲۶ قصہ اسلام عمر بن الخطاب، مطبوعہ مکتبہ محمدیہ ج ۱ ص ۱۸۵۸۔

پڑھا۔ جب اس کا ابتدائی حصہ پڑھا تو کہا: یہ کلام کس قدر اچھا ہے اور کس قدر عظمت والا ہے۔

غرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں میں شامل ہو گئے اور شمع رسالت کے نور سے اپنے کو منور کرنے لگے، پھر جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ”میں اور میرا انصاری پڑوسی دونوں بنو امیہ بن زید کے گاؤں میں جو مدینہ کے قرب و جوار میں تھا رہتے تھے اور ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری آیا کرتے تھے۔

فَإِذَا أَنْزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَصِيِّ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا أَنْزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ (۱)۔

جس دن میں جاتا تو اس دن کی خبریں اور وحی اور دیگر باتیں آکر اس کو بتلا دیتا اور جس دن کہ وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مملکت کے اہم مسائل کے حل میں عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور عمل درآمد دریافت کرنے کی جستجو رہتی تھی اور ان ہی کی روشنی میں فیصلے صادر کرتے تھے (۲)۔

(۱) بخاری ج ۱ کتاب العلم، باب التناوب فی العلم۔

(۲) اسلامی قانون کا پہلا ماخذ قرآن مجید اور دوسرا ماخذ سنت نبوی، تیسرا ماخذ، اجماع امت اور چوتھا ماخذ رائے یا قیاس (ہم صورت ہم شکل واقعات سے کسی مسئلہ کا استنباط کرنا) ہے۔

اللہ کا جو پیغام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے وصول ہوتا تھا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً ایک ترتیب سے لکھوا دیتے تھے اس کے مجموعے نے کتاب اللہ اور قرآن کا نام حاصل کیا۔

قرآنی پیغام کی تشریح و توضیح اور اصلاح قوم کے سلسلہ میں ملک کے بہت سے اچھے اور معقول قدیم رواجات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متبعین میں برقرار رہنے دیا یہ بھی اسلامی قانون کا بہت بڑا ماخذ ہے خاص کر اس لئے بھی کہ قرآن مجید نے متعدد جگہ اس کا صراحت سے حکم دیا ہے کہ پیغمبر اسلام کا ہر قول اور ہر امر و نہی واجب التحیل اور لائق تقلید ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ



اپنی خلافت کی ابتداء میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امر کی شہادت دی کہ

کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی صرف قانونی احکام ہی نہیں ہیں بلکہ دیگر قسم کے امور بھی ملیں گے، قانونی احکام کچھ تو قرآنی اجمال کی تفصیل و تکمیل پر حاوی تھے تو کچھ ملکی اچھے رسم و رواج کے مختلف اجزاء کو برقرار رکھنے پر مشتمل تھے، پیش ہونے والے مقدمات کے فیصلے، روزمرہ نظم و نسق کا تذکرہ سرکاری حکام اور افسروں کو ہدایتیں، خصوصی خطبات و اعلانات، غرض میسوں قسم کی چیزیں سنت میں ملتی ہیں۔

لیکن بڑا اہم سوال آئندہ کی ترقی کا ہے کہ مستقبل میں پیدا ہونے والے نامعلوم اور ان گنت نئے مسائل سے دو چار ہونے پر کیا کیا جائے؟ اس بارے میں امام ترمذی وغیرہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث متعدد ماخذوں سے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکاری افسر بنا کر روانہ کیا تو رخصتی یا باریابی میں حسب ذیل گفتگو فرمائی:

”اگر کوئی مقدمہ پیش ہو تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟“

”جیسا کہ کتاب اللہ میں حکم ہے“

”اگر کتاب اللہ میں صراحت نہ ہو تو؟“

”تو پھر رسول اللہ کی سنت کے مطابق“

اگر سنت رسول میں بھی نہ ملے تو؟“

تو پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا“

”تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس چیز کی توفیق دی جیسے اس کا رسول پسند کرتا ہے“

یہ مکالمہ نہ تو کوئی کاغذی نظریہ بنا رہا اور نہ ہی کوئی انفرادی واقعہ تھا، اہم معاملات میں استصواب، نگرانی اور تصحیح کی ناگزیر ضرورتوں کے ساتھ وسیع صوابدید کا حق خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے افسران قانون کے لئے تسلیم کر لیا جانا اور ایک دوسرے موقع پر انتم اعلم بامور دنیا کہم (تم لوگ اپنے دنیاوی امور کو زیادہ بہتر جانتے ہو) ارشاد فرما کر اپنے خالص جمالیاتی حکم کو منسوخ کر دینا ایک انقلابی لیکن فیصلہ کن نظیر تھی، جس کے باعث اسلامی قانون کے مستقبل نے اپنے متعلق مکمل اطمینان حاصل کر لیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا (۱)۔“ مورخ بلاذری نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”مسجد نبوی میں مہاجرین کی ایک مجلس تھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ بیٹھ کر دنیا بھر کے معاملات پر جوان کے پاس فیصلے کے لئے آیا کرتے تھے گفتگو کیا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجوسیوں کے ساتھ کیا کیا جائے (اور وہ اہل کتاب بھی نہیں ہیں)؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ اسی قانون کے مطابق برتاؤ کرو جو اہل کتاب کے لئے ہے (۲)۔“

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت تک تو بے شمار لوگ تعلیم یافتہ ہو

(۱) بخاری ج ۱۲ کتاب الجہاد نیز مسلم و ترمذی ابواب السیر۔

(۲) فتوح البلدان بلاذری ص ۲۶، خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں چھو شاور ہم فی الامر کی ہدایت ہوئی ہے، عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جملہ انتظامی و سیاسی معاملات میں مشاورت پر جتنا زیادہ زور دیا جاتا تھا اس کے تذکرے سے احادیث کی کتابیں پُر ہیں، پھر قرآن ہی میں صحابہ کرام کی شان میں بیان ہوا ہے کہ ﴿أَمْرُهُمْ شُورَ بَيْنَهُمْ﴾ (ان کے تمام کام آپس کے مشورہ سے ہوتے ہیں) ابتدائے اسلام میں مسجد نبوی عملاً پارلیمان کا کام دیتی تھی اور مجلس شورائے عام کا اجلاس وہیں منعقد ہوتا تھا۔ بعض وقت اہم معاملات میں تصفیہ کے لئے تمام لوگوں کے بجائے ان کے نمائندوں کو طلب کیا جاتا تھا، عہد رسالت میں بنو ہوازن کے مال اور جنگی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ پیش آیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جلسہ عام میں لوگوں کی رائے معلوم کرنی چاہی لیکن لوگ بے شمار تھے ہر ایک کی رائے ٹھیک طور پر معلوم نہ ہو سکی:

قَالَ: إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ يَأْذُو. فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرُكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَبِئُوا وَأَذْنُوا. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کو معلوم نہیں کہ تم میں کون راضی ہے اور کون راضی نہیں۔ تم اب جاؤ اور تمہارے نمائندے (عرف) تمہارا معاملہ ہم سے بیان کریں گے۔ پھر لوگ چلے گئے پھر ان کے نمائندوں نے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر ان نمائندوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے اجازت دی ہے۔

بِیِّنَاتٍ  
کَلِمَاتٍ  
وَنَادُوهُ  
لِشُكْرِ  
كَرَامَتِهِ



گئے اور اسلامی مملکت تین براعظموں پر پھیل گئی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کے نسخوں کو نقل کروا کر اسلامی مملکت کے گوشہ گوشہ میں روانہ کیا، اس سلسلہ میں امام بخاری نے تو ایک دلچسپ باب ہی اپنی صحیح میں قائم کیا ہے کہ ”ایک ملک کے عالم دوسرے ملکوں کے عالموں کو علمی باتیں لکھ کر بھیج سکتے ہیں۔“ اس سلسلے میں پہلے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ:

نَسَخَ عُمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے مصحف لکھوائے اور ان کو ملکوں میں بھجوا دیا۔

پھر یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

كَتَبَ لَا مِيرَا لِسِرِّيَّةٍ كِتَابًا. وَقَالَ: لَا تَقْرَأُهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا. فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ (۱).

ایک فوج کے سردار کو ایک خط لکھ دیا اور فرمایا: اس کو پڑھنا نہیں جب تک کہ تم فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ۔ پھر جب وہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے لوگوں کو وہ خط پڑھ کر سنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتایا۔

پھر امام بخاری نے مختلف حکمرانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نامے مبارک روانہ کئے تھے ان کی تفصیل بیان کی ہے۔

(ح) سب سے اہم قابل ذکر امر شاید یہ ہے کہ معمر کی تالیف بھی اب جامعہ انقرہ (ترکی) کے ”شعبہ لسان و تاریخ و جغرافیہ“ کے ذخیرۂ اسماعیل صائب میں ایک مخطوطہ میں دستیاب ہو گئی ہے اور اس طرح راویوں ہی کا نہیں ان کی تالیفوں کا سلسلہ بھی مکمل ہو گیا ہے چنانچہ مثال کے طور پر ہماری یہ حدیثیں امام بخاری کے ہاں ملتی ہیں تو اس کے

(۱) بخاری ج ۱ کتاب العلم، باب ما یذکر فی المناولہ و کتاب اہل العلم بالعلم الی البلدان۔

ماخذ:

امام بخاری: کتاب الجامع الصحیح (مطبوعہ)

از امام احمد حنبل: کتاب المسند (مطبوعہ)

از عبدالرزاق بن ہمام بن نافع:

المصنف (مخطوطات مدینہ منورہ، یمن و ترکی، ہند، وسندھ)

دوسرے الفاظ میں امام بخاری نے کوئی چیز من گھڑت اور جعل سازی کر کے نہیں لکھی بلکہ اسناد میں ماخذ در ماخذ کا جو سلسلہ دیا ہے وہ پورے کا پورا واقعی و حقیقی بھی ہے اور بتمامہ ہمارے سامنے آ جانے سے ان کی صداقت کی جانچ بھی ممکن ہو گئی ہے اور یہ سب کے سب سچے ثابت ہوئے ہیں اور کس شان کے ساتھ!

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM . COM



## چند انتہائی غور طلب حقائق

پروفیسر خالد پرویز

اور پھر یکا یک انہوں نے رخت سفر باندھا۔ اگرچہ انہیں بخوبی علم تھا کہ راستہ انتہائی پیچیدہ بھی ہے اور خطرناک بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ طویل بھی ہے مگر انہوں نے سفر کا معمم اور اٹل ارادہ محض اس لیے کر لیا تھا کیونکہ ان کے پیش نظر ایک ایسا بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ مقصد تھا کہ جس کے لیے وہ جان تک قربان کرنے کو تیار تھے۔ اس قدر صبر آزما اور طوالت آشنا سفر کے لیے انہوں نے مقدور بھر سامان خورد و نوش لے تو لیا تھا مگر اتنا بھی نہ لے سکتے تھے کہ جو منزل کے پہنچنے تک کافی ہوتا۔ غراتے صحراؤں بل کھاتے دریاؤں اور چٹگھاڑتی ہواؤں کا مسلسل ایک ماہ تک مقابلہ کرنے کے بعد وہ مدینہ منورہ سے بالآخر مصر پہنچے۔

وہ شہر میں تو پہنچ گئے مگر اپنے اُس دیرینہ دوست کے گھر کا پتہ معلوم نہیں تھا کہ جس سے ملاقات کیلئے وہاں گئے تھے۔ اسی سوچ میں تھے کہ کیا کریں مگر جب مقصد نیک ہو تو رب کریم و رحیم خود ہی آسانیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ یکدم انہیں ایک خیال آیا اور وہ مصر کے امیر حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ بن مخلد انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ ان کے پاس پہنچتے ہی اپنا مدعا بیان کیا تو انہوں نے اپنا ایک آدمی ان کے ساتھ روانہ کر دیا جس نے انہیں ان کے پرانے اور گہرے ساتھی کے گھر تک پہنچا دیا۔

دروازے پر دستک دی۔ اندر سے آواز آئی ”کون ہے؟“ انہوں نے اپنا نام بتایا تو ان کا دوست انتہائی خوشی کے عالم میں دوڑا ہوا آیا اور انہیں گلے لگا لیا۔ وہ انہیں اپنے گھر کے اندر لے گیا۔ اس نے خاطر تواضع کا بہتر سے بہترین سامان اکٹھا کیا مگر انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ”پیارے دوست! میں کسی بھی چیز کو اس وقت تک ہاتھ

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

SCANNED PDF BY HAMEEDI



نہیں لگاؤں گا جب تک تم میرے ایک سوال کا جواب نہیں دو گے کیونکہ اسی ایک سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے ہی میں نے اتنا کٹھن سفر طے کیا ہے۔“

دوست نے کہا ”پوچھو! میں ابھی بتاتا ہوں۔“ انہوں نے کہا ”مومن کی پردہ داری اور عیب پوشی کے متعلق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان ایک موقع پر اہم دونوں نے اکٹھے سنا تھا۔ اب میں وہی حدیث پاک آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔ تمہیں لازماً یاد ہوگی۔ فوراً مجھے بتاؤ۔“ دوست نے کہا ”خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہو اور مجھے ازبر یاد نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے دنیا میں کسی مومن کے عیب کو چھپایا قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کے عیبوں کو چھپائیں گے۔“

انہوں نے دوست کی زبانی وہ حدیث سنی تو ان کی خوشی بیان سے باہر تھی۔ انہوں نے کہا ”اے میرے دوست عقبہ بن عامر! اگرچہ مجھے اس حدیث کا انہی الفاظ کے ساتھ پہلے بھی علم تھا لیکن خدا معلوم کیوں اس کے الفاظ میں مجھے اتنی معمولی وہم سا ہو گیا تھا اور میں نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کی تصدیق و توثیق سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سناؤں۔“

حدیث کی تحقیق کے بعد انہوں نے اپنے دوست حضرت عقبہ بن عامرؓ کے ہاں کھانا کھایا اور فوراً ہی واپسی کے سفر کے لیے تیار ہو گئے۔ دوست نے کہا ”آپ اتنی دُور سے کتنی مشکل کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔ کچھ دن تو ٹھہریے پھر چلے جائیے گا۔“ مگر حدیث رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اپنا معمولی سا وہم دُور کرنے کے لیے آنے والے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”میں دنیا کے تمام شہروں پر دیار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دیتا ہوں۔ یہ وہی شہر ہے جہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد کے بعد مجھے میزبانی کا شرف بخشا تھا۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ بغیر کسی جائز مقصد کے ایک لمحہ کے لیے بھی مدینہ منورہ سے دُور رہوں چنانچہ میں جا رہا ہوں۔ اللہ حافظ۔“

(یعنی، فتح الباری، جامع بیان العلم)

آئیے اب مدینہ منورہ سے ملک شام چلتے ہیں جہاں ایک ماہ کی تکلیف دہ مسافت کے بعد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور صحابی رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر اس اونٹ پر سوار ہو کر پہنچے ہیں جو انہوں نے خاص طور پر اس سفر کے لیے خریدا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میزبان کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹانے کی بجائے اُسے آواز دیتے ہیں تو وہ اپنے نام کی صدا سنتے ہی باہر دوڑے چلے آتے ہیں اور یوں دونوں ایک دوسرے کو پہچاننے کے بعد بغلگیر ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مہمان حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں ”آپ نے اس قدر طویل اور تھکا دینے والے سفر کی تکلیف اٹھائی اور یہاں پہنچے۔ فرمائیے میرے لائق کیا خدمت ہے؟“

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی اشتیاق و انسہاک سے عرض کرتے ہیں ”میں نے سنا ہے کہ آپ کے پاس خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی حدیث ہے جو میں نے نہیں سنی۔ جیسے ہی مجھے اس بات کا علم ہوا تو مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں اس حدیث کے سننے سے پہلے ہی فرشتہ اجل کو لبیک نہ کہنا پڑ جائے۔ اس لیے جلدی جلدی آیا ہوں۔ اب آپ بھی جلدی سے مجھے وہ حدیث سنا دیجیے اور دیر مت کیجیے۔ میں آپ کا یہ احسان بھلا نہیں پاؤں گا۔“

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ”میں نے معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسی آواز سے ندا دیں گے جسے دُور والے بھی سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرمائیں گے کہ میں محاسبہ کرنے والا بادشاہ ہوں۔ کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو جب تک کسی دوزخی کا اس کے ذمے کسی ظلم کا حساب باقی ہو اور وہ قصاص نہ دے حتیٰ کہ ایک تھپڑ کے ظلم کا حساب بھی نہ چکا دے۔“

حدیث سنتے ہی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تر تھکاوٹ دُور ہو جاتی ہے۔ بشارت ان کے چہرے کا احاطہ کر لیتی ہے اور ان کے جسم کا انگ انگ مسرت رنگ ہو جاتا ہے۔ وہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت



لے کر مدینہ منورہ واپسی کی راہ لیتے ہیں۔ (فتح الباری، الادب المفرد)  
اور اب مدینۃ الحکمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالہجرت مدینہ منورہ ہی کے ایک رہائشی کی کہانی اُسی کی زبانی:

”میں لمحہ لمحہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مصروف خدمت رہتا تھا۔ ہادی گون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم اکثر میرے لیے دعا فرماتے تھے کہ ”اے رب کریم و رحیم! اسے دین کی سمجھ عطا فرما“۔ اور پھر وقت نے کروٹ لی۔ سردار الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ اس وقت میری عمر محض تیرہ برس تھی۔ میں نے حصول احادیث کے لیے کمر ہمت باندھ لی اور اپنی پوری کوشش و کاوش شروع کر دی۔ جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مجھے پتہ چلتا کہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے تو اُن کے پاس پہنچ جاتا۔ ان سے حدیث سنتا اور یاد کر لیتا۔ بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس جاتا تو وہ آرام فرما رہے ہوتے۔ میں اپنی چادر ان کی چوکھٹ پر رکھ کر ان کے باہر آنے کا انتظار کرتا۔ اکثر اوقات گرد و غبار سے میرا چہرہ اور جسم اٹ جاتا مگر میں کسی بھی مشکل کو خاطر میں نہ لاتا۔ جس وقت وہ بیدار ہوتے تو میں ان سے حدیث سنتا اور شکریہ کے کلمات ادا کر کے گھر کی راہ لیتا۔“

”وہ حضرات مجھے یہ کہتے بھی کہ آپ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر عم زاد ہیں۔ آپ نے یہاں آنے کی زحمت کیوں اٹھائی۔ ہمیں یاد کرتے تو ہم خود آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ کو حدیث سناتے مگر میں انہیں یہی کہتا کہ احادیث کی مجھے تلاش ہے اس لیے یہ میرا فرض بنتا ہے کہ میں خود حاضری دوں۔“

بعض اصحاب مجھ سے پوچھتے کہ کب سے بیٹھے انتظار کر رہے ہو اور جب میں انہیں بتاتا کہ کئی گھنٹوں سے منتظر ہوں تو وہ زور دے کر کہتے کہ آپ نے اپنی آمد کی اطلاع آتے ہی ہمیں کیوں نہ بھجوا دی ہم اسی وقت حاضر ہو جاتے۔ یوں آپ کو انتظار کی کافی تکلیف اٹھانا پڑی مگر میں انہیں یہی جواب دیتا۔ میں نے یہ مناسب خیال نہ کیا کہ آپ کو میری وجہ سے اپنی دوسری مصروفیات ملتوی کرنا پڑیں۔“

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو حصول احادیث کے حوالے

سے روداد بیان کر رہے تھے۔ ان کے اسی ذوق و شوق اور جذب و مستی ہی کی وجہ تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں کم عمری کے باوجود ممتاز اور اکابر علماء میں شمار کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جنہیں کثیر الروایہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ محدثین اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثیر الروایہ شمار کرتے ہیں جس سے ایک ہزار سے زائد احادیث مروی ہوں۔

(”المنہل اللطیف فی اصول الحدیث الشریف“)

صفحہ 30 از محمد بن علوی المالکی الحسنی)

یہ اُن ان گنت واقعات میں سے محض تین واقعات ہیں کہ جو احادیث کے حصول کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس جوش و جذبہ کو ظاہر کرتے ہیں جو بعد از وصال نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں پایا جاتا تھا۔ یوں اس صداقت کو بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حصول حدیث کے لیے ذوق و شوق کس قدر دیدنی ہوگا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلے ایک ایک لفظ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کی جزئیات تک کو نہ صرف از بر یاد کرتے تھے، دل و دماغ میں نقش کرتے تھے بلکہ انہیں ضابطہ تحریر میں بھی لے آتے تھے۔

اس کھلی سچائی اور واضح دلیل سے کیسے انکار کیا جاسکتا ہے کہ جس قوم کو رب علیم و خبیر کی طرف سے یہ حکم ہو کہ:

وَلَا تَسْمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَلِكُمْ

أَفْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا

(البقرہ: 282)

”اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اُس کی میعاد تک لکھنے میں سستی نہ کرو۔

یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور

شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے اس



بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔“

یعنی یہ کہ جو دین آپس کے معمولی لین دین کو بھی لکھ لینے کا حکم دیتا ہو تو یہ بات اس دین کی روح ہی کے خلاف ہے کہ وہ ان ہدایات (احادیث) کو لکھنے پر توجہ نہ دے جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہونے کی بناء پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات (احادیث) قیامت تک ملت اسلامیہ کی رہنمائی کیلئے ضروری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے ہر دور میں کتابت حدیث کی طرف بھرپور توجہ دی۔

اور پھر جب رب رحمن و رحیم نے پہلی وحی ہی میں فرمادیا کہ ”ہم نے انسان کو قلم کے ذریعے علم دیا“ اور یہ کہ قرآن مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر ہی بھیجا گیا تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مدینۃ العلم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جو کہ سراپا علم تھیں اور قرآن پاک کی مکمل تفسیر و توضیح تھیں انہیں رب قادر و قدیر قلم کے ذریعے رہتی دنیا تک رہنمائی کا ذریعہ نہ بناتے۔ یہی وجہ ہے کہ اب ذوالجلال نے نہ صرف قلم کی قسم کھائی ہے بلکہ ان تحریروں (قرآن و احادیث) کی بھی قسم کھائی ہے جنہیں قلم لکھتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لَا وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ (القلم: ۱)

”ن۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔“

منشاء رب العزت کے تحت معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کتابت حدیث کی ترغیب دی، تلقین کی اور حکم دیا۔ حاکم نے ”المستدرک“ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قيدوا العلم بالكتاب

”علم کو کتابت کی قید میں لے آؤ“

(منتخب کنز العمال جلد 4، صفحہ 69)

سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کتابت حدیث کی عام اجازت تھی۔ جس کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ضابطہ تحریر میں لانے کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر اس کو اجازت مرحمت فرمادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ کتابت کی اجازت دی بلکہ بہت سے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکامات و ارشادات خود لکھوائے اور اطامء کرائے مثلاً

(۱) فتح مکہ کے موقع پر سپہ سالار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا تھا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک صحابی حضرت ابو شاہ یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کاتب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اس خطبہ کو لکھ کر حضرت ابو شاہ یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیا جائے۔ (صحیح بخاری، باب کتابتہ العلم)

(۲) ہادی کون و مکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات، دیات اور فرائض و سنن کے متعلق ایک کتاب تحریر کرائی۔ محمد بن شہاب زہری کا بیان ہے کہ ”یہ کتاب چڑے پر تحریر تھی اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ابو بکر بن حزم کے پاس موجود تھی۔ وہ یہ کتاب میرے پاس بھی لے کر آئے تھے اور میں نے اس کو پڑھا تھا۔“ (سنن نسائی، نصب الراية)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

(۳) ”میں دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا۔ میں ان سب سے کم عمر تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ سے عدا جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہر آئے تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے معاملہ میں کس قدر شدید وعید فرمائی ہے اور آپ حضرات ہیں کہ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں۔ یہ سن کر وہ لوگ

کتابت حدیث کی ضرورت



ہنسے اور کہنے لگے کہ اے بھتیجے! ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔“

(مجمع الزوائد جلد اول صفحہ 151، 152، السنۃ قبل التذوین صفحہ 93)

(4) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں وہ تمام احادیث جن کا تعلق مسائل زکوٰۃ سے تھا یکجا قلمبند کروادیں جس کا نام ”کتاب الصدقہ“ تھا مگر اس کو عمل و حکام کے پاس روانہ کرنے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان احکامات کو اپنے اپنے دور خلافت میں نافذ کیا۔ ”کتاب الصدقہ“ میں اونٹوں، بکریوں، چاندی اور سونے کی زکوٰۃ کے نصاب کا بیان ہے۔ یہ کتاب ہادی اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھائی تھی۔

(بخاری، سنن ابوداؤد، مسند حنبل، دارقطنی)

(5) ہادی کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز، روزہ، ربا اور شراب وغیرہ کے متعلق احکامات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھوا دیئے تھے۔

(مجمع صغیر)

(6) حضرت معن سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میرے لیے ایک کتاب نکالی اور میرے سامنے قسم کھا کر کہا کہ یہ کتاب میرے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اس کتاب میں احادیث رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تحریر تھیں۔

(السنۃ قبل التذوین)

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ احادیث دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہر دور میں کتابت شدہ شکل میں موجود تھیں اور ابتداء ہی سے کتابت شدہ مواد سے روایت کرنے کا رواج رہا ہے اور یہ کہ کتابت شدہ مواد سے روایت کرنے کا رواج اسلام سے پہلے بھی عربوں میں موجود تھا۔

احادیث کی حفاظت کے لیے ابتداء ہی سے حافظے کے ساتھ ساتھ کتابت کا ذریعہ استعمال ہوتا رہا۔ اگرچہ شروع میں قدرے حافظے پر زور تھا کیونکہ عرب کے باشندے ذہین و فطین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اعلیٰ قسم کے حفاظ بھی تھے چنانچہ جو لوگ احادیث کو لکھتے تھے وہ ان کو حفظ بھی ضرور کرتے تھے تاہم حافظے کی مدد سے روایت کرنے کو وہ ذہانت و فطانت کی علامت سمجھتے تھے لیکن رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ کتابت نے حافظے پر فوقیت حاصل کر لی اور حدیث ہر دور کے تقاضوں کے مطابق حفاظت کے مختلف ذرائع سے محفوظ و مامون ہو کر ہم تک پہنچی۔

رب ذوالجلال نے قرآن پاک میں مسلمانوں کو واضح طور پر حکم دیا کہ ان کے پاس جو بھی خبر پہنچے اس کی مکمل تحقیق کے بغیر اسے فوراً تسلیم نہ کریں۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان لوگوں کو آگ کے ابدی عذاب سے ڈرایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتوں کو منسوب کریں مزید یہ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت کی نعمتوں کی دعا کی جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہیں اور پھر پوری دیانت داری سے ان احادیث کو دوسروں تک منتقل کرتے ہیں۔

رب العالمین جل شانہ اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکامات و ارشادات کا واضح تقاضا یہی تھا کہ مسلمان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے حصول اور ان کی روایت میں از حد احتیاط کریں۔ قبول حدیث کے حوالے سے اس احتیاط کی مثالیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رویے میں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت حدیث کرنے والوں کو سختی سے اپنی روایت پر گواہ پیش کر نیکا حکم دیتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی یہی رویہ اپناتے تھے۔

احادیث طیبہ کو سینوں میں محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ احادیث کو تحریری شکل میں محفوظ رکھنے کی انفرادی کوششیں اتنی محتاط، عمدہ اور ٹھوس و با اعتماد تھیں کہ ان کی موجودگی میں سرکاری سطح پر احادیث کی باقاعدہ تدوین کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی لیکن پہلی



صدی ہجری کے اختتام پر حالات نے خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو تدوین حدیث کی طرف مائل و قائل کیا اور ان ہی کے حکم سے سرکاری سطح پر تدوین حدیث کا آغاز ہوا۔

اس کے بعد ہر زمانے میں اکابرین امت مسلمہ نے احادیث مبارکہ کی تدوین و تشہیر میں بھرپور حصہ لیا اور یہ کہ جب بھی حدیث کی حفاظت کے لیے نئے اسلوب اور طریقے اپنانے کی ضرورت محسوس ہوئی انہوں نے وہ بحسن و خوبی اپنائے۔ رب کائنات جل شانہ نے محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی اتباع اور پیروی کا حکم دیا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے:

(1) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(آل عمران: 132)

”اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے“

(2) قُلْ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

(آل عمران: 31)

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تا کہ اللہ تم سے محبت کرے۔“

(3) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21)

”تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔“

یہ اور ان جیسی دوسری آیات ربانی واضح طور پر اس امر کی ترجمانی کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات (احادیث) پر عمل پیرا ہونا قیامت تک مسلمانوں پر لازم ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعد کے افراد کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات و افعال کا کس ذریعہ سے علم ہو گا۔ رب ذوالجلال نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے لیکن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہمارے

سامنے نہ ہو تو ہم اپنی زندگیوں کو کس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں ڈھال سکیں گے جبکہ ہمیں اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم صرف احادیث سے ہی ممکن ہے۔

اس سے یہ امر واضح ہوا کہ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بہ نفس نفیس ہدایت اور نمونہ عمل تھی اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہمارے لیے ہدایت اور نمونہ عمل ہیں۔ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث معتبر و مستند نہ ہوں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی حجت اپنے بندوں پر ناتمام رہے گی کیونکہ رب کائنات نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکامات کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات (احادیث) کی اطاعت کو بھی لازم قرار دیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتمام حجت کے لیے مستند و معتبر احادیث ہی ہم تک پہنچائی ہیں کیونکہ وہ ذات پاک قادر و قدیر بھی ہے اور علیم و خبیر بھی ہے۔

اگر احادیث پاک کو معتبر و مستند تسلیم نہ کیا جائے تو اس سے نہ صرف یہ کہ رب کریم و عظیم کے حکم کے تقاضے کے طور پر نہ تو اتمام حجت ہو گا اور نہ ہی ہم قرآن مجید کی دی ہوئی ہدایات سے مکمل طور پر فیض یاب ہو سکیں گے کیونکہ قرآن پاک کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے گویا قرآن معظم (الکتاب) اور قرآن مجسم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لازم و ملزوم ہیں۔ اگر قرآن معظم کو سمجھنا ہے تو قرآن مجسم کو سمجھنا ہو گا اور قرآن مجسم کو سمجھنے کے لیے ہمارے پاس صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ حدیث پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ:

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (البقرة: 129)

”اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



اس آیت میں واضح طور پر کتاب سے مراد قرآن کریم اور حکمت سے مراد قرآن کی تفسیر (احادیث) ہے۔

اگر احادیث کو معتبر و مستند نہ مانا جائے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم حکمت کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا! اس سے ظاہر ہوا کہ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک کے حرف حرف اور لفظ لفظ کو بحفاظت ہم تک پہنچایا ہے اور اس کی تاقیامت محافظت کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات و افعال جو کہ محض قرآن پاک کی تفسیر و تشریح و توضیح ہیں ان کو بھی معتبر و مستند حوالوں سے ہم تک پہنچایا ہے تاکہ ہم رب کائنات کے ان احکامات کی تعمیل کر سکیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء: 80)

”جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی“

اور یہ کہ

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (الحاقة: 40)

”بے شک قول الہی ہی قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے“

جب قول الہی ہی قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو کیا اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک کی طرح حدیث پاک کو مستند و معتبر اور محفوظ و مامون نہیں رکھیں گے!!

☆ — ☆ — ☆

”صحیفہ ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ“ کی جملہ احادیث اس صحیفہ کے نسخوں کی دریافت سے پہلے ”مسند احمد بن حنبل“ اور ”مصنف عبدالرزاق“ میں آچکی

تھیں مگر اصل صحیفہ دستیاب نہیں تھا۔

اس صحیفہ کو سب سے پہلے ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔ انہیں اس کا ایک قدیم نسخہ برلن سے ملا۔ مزید جستجو پر انہیں دمشق (شام) کی ایک لائبریری ”المکتبہ النظاریہ“ سے اس کا ایک اور نسخہ مل گیا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں نسخوں (مخطوطوں) کا تقابل کرنے کے بعد دمشق والے نسخے کو 1953ء میں شائع کر دیا جس میں کل 138 احادیث شامل تھیں۔

بعد ازاں جامعہ الازہر (مصر) کے ایک عالم الدکتور (ڈاکٹر) رفعت فوزی عبدالمطلب کو تحقیق کے دوران مصر کی ایک لائبریری ”دارالکتب المصریہ“ سے اس صحیفے کا ایک اور مخطوطہ مل گیا۔ اس مخطوطہ (نسخہ) میں سابقہ دو نسخوں کے مقابلہ میں ایک حدیث

إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

”تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے

چہرے پر نہ مارے“

زائد تھی۔ یہ حدیث اس سے پہلے مسند احمد بن حنبل، صحیح بخاری اور صحیح مسلم سمیت سات کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

پروفیسر خالد پرویز

11/6 فیصل اسٹریٹ گلگشت ملتان

061-522252 / 0300-6302548

بے شک قول الہی ہی قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے



## حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا خاندانی نام عبد شمس تھا ان کا رنگ گندمی شانے کشادہ دانت آبدار اور آگے کے دو دانتوں کے درمیان جگہ خالی تھی۔ ابھی بچے تھے کہ سر سے والد کا سایہ اٹھ گیا۔ غربت و افلاس بچپن سے ہی ساتھی بن گئے اور جوانی میں بھی ساتھ رہے۔ مجبوراً ایک یمنی عورت بسرہ بنت غدوان کے پاس محض روٹی کپڑے پر ملازم ہو گئے اور خدمت یہ سپرد تھی کہ جب وہ کہیں جانے لگیں تو یہ پاپادہ ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے اس کی سواری کے ساتھ چلیں۔

وقت گزرتا رہا اور پھر اتفاق سے بعد میں یہی عورت ان کے نکاح میں آ گئی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہم قبیلہ طفیل بن عمرو بن ہجرت عظمیٰ سے قبل مکہ ہی میں قرآن سے مسحور ہو چکے تھے اور قبول اسلام کے بعد اس کی تبلیغ کے لیے یمن لوٹ آئے ان ہی کی کوششوں سے دوس میں اسلام پھیلا اور غزوہ خیبر کے زمانہ میں یہ یمن سے اسی (80) خانوادوں کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مدینہ حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں تشریف رکھتے تھے اس لیے یہ لوگ مدینہ سے خیبر پہنچے اسی قبیلہ کے ساتھ عبد شمس بھی تھے جو ہنوز اپنے آبائی مذاہب پر تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ میں بڑے شوق اور ولولہ کے ساتھ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ اسی ذوق و شوق کے ساتھ خیبر پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل فرما کر عمیر رکھ دیا۔

جب وہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر دولت اسلام سے مالا مال ہونے کے لیے آرہے تھے تو ان کا ایک غلام راستہ میں گم ہو گیا تھا۔ اتفاق سے اسی

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

حاصل شدہ PDF By HAMEEDI



وقت وہ دکھائی دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمیر تمہارا غلام آگیا، عرض کی اللہ کی راہ میں آزاد ہے۔ بیعت اسلام کے بعد وہ دامن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے وابستہ ہوئے کہ مرتے دم تک ساتھ نہ چھوڑا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمیر جبکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت تھی سلسلہ نسب یہ ہے۔ عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عامر بن عبد ذی الشریٰ بن طریف بن غیاث بن لہنیہ بن سعد بن شعلبہ بن سلیم بن فہم بن غم بن دوس اصل خاندانی نام عبد شمس تھا۔ کنیت کی وجہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بلی پالی ہوئی تھی شب میں اس کو ایک درخت میں رکھتا تھا اور صبح کو جب بکریاں چرانے جاتا تو ساتھ لے لیتا اور اس کے ساتھ کھیلتا۔ لوگوں نے یہ غیر معمولی دلچسپی دیکھ کر مجھ کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا شروع کیا۔ لہذا یہ کنیت ایسی مشہور ہوئی کہ اصل نام پس منظر میں چلا گیا۔

دولت اسلام سے بہرہ ور ہونے کے بعد فکر ہوئی کہ بوڑھی ماں کو بھی جو زندہ تھیں اس سعادت میں شریک کریں مگر وہ برابر انکار کرتی رہیں۔ ایک دن حسب معمول ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے شان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ ناروا الفاظ کہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کر کے ماں کے اسلام کے لیے طالب دعا ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی واپس ہوئے تو دعا قبول ہو چکی تھی۔ والدہ اسلام کے لیے نہادھو کر تیار ہو رہی تھیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر پہنچے تو ان کو اندر بلایا اور اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد اعبده و رسولہ کہہ کر ان کا استقبال کیا۔ یہ فوراً لٹے پاؤں مسرت سے روتے ہوئے کا شانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی خدا نے میری ماں کو اسلام کی ہدایت بخشی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم کی بڑی جستجو تھی۔ ان کا ذوق علم حرص کے درجہ تک پہنچ گیا تھا۔ ان کے علمی حرص کا اعتراف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک مرتبہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا قیامت کے دن کون خوش قسمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ فرمایا تمہاری حرص غلی الحدیث کو دیکھ کر میرا پہلے سے خیال تھا کہ یہ سوال تم سے پہلے کوئی نہ کرے گا۔

عام طور پر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوالات کرتے ہوئے جھجکتے تھے لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت دلیری سے پوچھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا بخدا ان کی روایات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ کرنا اس کی وجہ محض یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے میں بہت جری تھے اس لیے وہ ایسے ایسے سوالات کرتے تھے جن کو ہم لوگ نہیں کر سکتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود جیسے علم کے شائق تھے چاہتے تھے کہ ہر مسلمان کے دل میں طلب علم کا یہی جذبہ پیدا ہو جائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن بازار میں جا کر لوگوں کو پکارا کہ تم کو کس چیز نے مجبور کر رکھا ہے۔ لوگوں نے پوچھا ”کس شے سے“۔

کہا ”وہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں بیٹھے ہو۔“

لوگوں نے پوچھا ”کہاں“۔  
کہا ”مسجد میں“۔

چنانچہ سب دوڑ کر مسجد آئے لیکن وہاں کوئی مادی میراث نہ تھی اس لیے لوٹ گئے اور کہا وہاں کچھ بھی تقسیم نہیں ہو رہا تھا۔ البتہ کچھ لوگ نمازیں پڑھ رہے تھے کچھ لوگ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے کچھ حلال و حرام پر گفتگو کر رہے تھے۔ بولے تم لوگوں پر افسوس ہے یہی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

غزوات میں ان کی شرکت کی تصریح نہیں ملتی مگر اتنا معلوم ہے کہ اسلام کے بعد

بَابُ  
فِي  
رِوَايَاتِ  
أَبِي  
هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ  
اللَّهُ  
عَنْهُ



متعدد غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کا بیان ہے کہ میں جن جن لڑائیوں میں شریک رہا غزوہ خیبر کے سوا ان سب میں مال غنیمت ملا کیونکہ اس کا مال حدیبیہ والوں کے لیے مخصوص تھا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ملکی معاملات میں کوئی حصہ نہیں لیا اس مدت میں اپنے محبوب مشغلے حدیث کی اشاعت میں مصروف رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے زندگی کا دوسرا دور شروع ہوا انہوں نے ان کو بحرین کا عامل مقرر کیا اس دن سے ان کا فقر و افلاس ختم ہوا۔ جب وہاں سے واپس ہوئے تو دس ہزار روپیہ پاس تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باز پرس کی کہ اتنی رقم کہاں سے ملی؟ عرض کیا گھوڑیوں کے بچوں، عطیوں اور غلاموں کے ٹیکس سے۔ تحقیقات سے ان کا بیان صحیح نکلا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ ان کو عندہ پر واپس کرنا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ”تم کو امارت قبول کرنے میں کیوں عذر ہے؟“

بولے ”میں بے چارہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا ہوں میں تین باتوں سے ڈرتا ہوں ایک یہ کہ بغیر علم کے کچھ کہوں دوسرے یہ کہ بغیر حجت شرعی کے فیصلہ کروں تیسرے یہ کہ مارا جاؤں۔ میری آبروریزی کی جائے اور میرا مال چھینا جائے۔“

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہد خلافت خاموشی میں بسر کیا۔ البتہ آخر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محصور ہونے کے بعد لوگوں کو ان کی امداد و اعانت پر آمادہ کرتے تھے اور محاصرہ کی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں موجود تھے کچھ اور لوگ بھی تھے ان سب کو خطاب کر کے کہا:

”میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تم لوگ میرے بعد فتنہ اور اختلاف میں مبتلا ہو گے۔“

لوگوں نے پوچھا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہیے۔“

فرمایا ”تم کو امین اور اس کے حامیوں کے ساتھ ہونا چاہیے۔“ اس سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنی کی طرف اشارہ تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محاصرہ تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پتہ چلتا ہے اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں کہیں نظر نہیں آئے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اس زمانہ میں اکثر محتاط صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ بہتوں نے تو آبادی چھوڑ کر تنہائی اختیار کر لی تھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی فتنہ میں مبتلا ہونے کے خوف سے کہیں روپوش ہو گئے تھے ان فتنوں کے بعد امیر معاویہ کے عہد حکومت میں مروان کبھی کبھی ان کو مدینہ پر اپنا قائم مقام بناتا تھا۔

57 ہجری میں مدینہ میں بیمار ہوئے بڑے بڑے لوگ عیادت کو آتے تھے خود مروان بن حکم بھی آتا تھا۔ بیماری کی حالت میں زندگی کی کوئی آرزو باقی نہ رہی تھی۔ اگر کوئی تمنا تھی تو صرف یہ کہ جلد سے جلد دارالابلا چھوڑ کر دارالبقا میں داخل ہو جائیں۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن عیادتہ کو آئے اور ان کی صحت کے لیے دعا کی انہوں نے کہا خدایا اب دنیا میں نہ لوٹا پھر ابوسلمہ کو مخاطب کر کے بولے وہ زمانہ بہت جلد آنے والا ہے جب انسان موت کو سونے کے ذخیرہ سے زیادہ پسند کرے گا اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ جب آدمی کسی قبر پر گزرے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش بجائے اس کے وہ اس میں دفن ہوتا۔

بستر مرگ پر پیش آنے والی منزل کے خطرات کو یاد کر کے بہت روتے تھے لوگ رونے کا سبب پوچھتے تو فرماتے کہ میں اس دنیا کی دلفریبیوں پر نہیں روتا بلکہ سفر کی طوالت اور زادراہ کی قلت پر آنسو بہاتا ہوں۔ اس وقت میں دوزخ جنت کے نشیب و فراز کے درمیان ہوں معلوم نہیں ان میں سے کس راستہ پر جانا ہو۔

آخر وقت میں تجہیز و تکفین کے متعلق یہ ہدایتیں دیں۔  
”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مجھ کو عمامہ اور قمیص پہنانا اور عرب کے پرانے دستور کے مطابق میری قبر پر نہ خیمہ نصب کرنا اور نہ جنازہ کے پیچھے آگ لے کر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ  
وَاٰخِرُ صَلَواتٍ  
وَہِیْ خَیْرٌ







شقیّا اچھی نے تھام لیا اور دیر تک سنبھالے رہے۔ ہوش آیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن جب اللہ بندوں کے لیے اترے گا تو سب

عام تعلیمی لحاظ سے وہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت میں بہت نمایاں تھے عربی مادری زبان تھی اس کے علاوہ فارسی بھی جانتے تھے ایک مرتبہ ایک ایرانی عورت

کتاب کیلئے ون ادو کے شک گزار ہیں



سے پہلے تین آدمی طلب کئے جائیں گے عالم قرآن، راہ اللہ میں مقتول اور دولت مند۔ پھر خدا عالم سے پوچھے گا:

کیا میں نے تجھ کو قرآن کی تعلیم نہیں دی، وہ کہے گا ”ہاں“۔

اللہ فرمائے گا ”تو نے اس پر عمل کیا؟“

وہ کہے گا ”رات دن اس کی تلاوت کرتا تھا“۔

اللہ فرمائے گا ”تو جھوٹا ہے تو اس لیے تلاوت کرتا تھا کہ لوگ تجھ کو قاری کا خطاب دیں“۔ چنانچہ خطاب دیا۔

پھر دولت مند سے سوال کرے گا ”کیا میں نے تجھ کو صاحب ثروت کر کے لوگوں کی احتیاج سے بے نیاز نہیں کر دیا“۔

وہ کہے گا ”ہاں“۔

اللہ فرمائے گا ”تو نے کیا کیا“۔

وہ کہے گا ”میں صلہ رحمی کرتا صدقہ دیتا تھا“۔

خدا فرمائے گا ”تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ اس سے تیرا مقصد یہ تھا کہ تو فیاض اور سخی کہلائے“۔

پھر وہ راہ اللہ میں اپنی جان دینے کا دعویٰ دار پیش کیا جائے گا اس سے سوال ہو گا ”تو کیوں مار ڈالا گیا“۔

وہ کہے گا ”تو نے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا تو میں تیری راہ میں لڑا اور مارا گیا“۔

اللہ فرمائے گا ”تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تو چاہتا تھا کہ تو دنیا میں جری اور بہادر کہلائے تو یہ کہا جا چکا“۔

یہ حدیث بیان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے نوانو پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے ان ہی تینوں سے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبادت سے خاص ذوق تھا۔ شب بیداری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محبوب مشغلہ تھا خود بھی شب بیداری کرتے اور گھر والوں سے بھی کراتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کنبہ تین آدمیوں پر مشتمل تھا ایک خود دوسری

بیوی اور تیسرا خادم۔ یہ تینوں بالالتزام باری باری سے اٹھ کر ایک ایک تہائی شب میں نماز پڑھتے تھے ایک ختم کر کے دوسرے کو جگاتا اور اسی طریقہ سے تینوں مل کر پوری رات نماز میں گزار دیتے۔

ہر مہینہ کے شروع میں تین روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے۔ اگر کسی سبب سے شروع میں نہ رکھ سکتے تو آخر میں پورے کرتے ارکان عبادت کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے تھے بلکہ شدت احتیاط کے باعث اس میں مبالغہ سے کام لیتے تھے۔

نعیم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کی چھت پر وضو کرتے تھے اور میں نے دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر شانوں تک دھوتے اور مجھ سے مخاطب ہو کر بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے وہ اعضاء جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں چمکیں گے اس لیے تم لوگوں سے جہاں تک ہو سکے اس کی چمک کو بڑھاؤ۔

عکرمہ راوی ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہ ہزار تسبیحیں روزانہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ بقدر گناہ تسبیح کرتا ہوں۔

مضارب بن جزا بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں نکلا کرتا تھا ایک دن نکلا تو تکبیر کی آواز سنی قریب جا کر دیکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پوچھا یہ کیا کر رہے ہو۔

کہا اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ایک دن وہ تھا کہ میں برہ بنت غزو ان کے پاس پیٹ کی روٹی پر ملازم تھا اس کے بعد اللہ نے یہ دن دکھایا کہ وہ میرے عقد میں آئی۔

آپ تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتے تھے۔ ایک تھیلی میں کنکریاں اور گٹھلیاں بھری رہتی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھتے تھے۔ جب تھیلی ختم ہو جاتی تو لونڈی کو حکم دیتے وہ بھڑلاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت شیفنگی کے درجہ تک تھی ایک لمحہ کے لیے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوتے تھے تمام مہاجرین و انصار اپنے اپنے کاروبار میں لگے رہتے لیکن ان کا کام صرف یہ تھا کہ جمال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے شوق کی آگ بجھائیں۔ ایک موقع پر اس

کتاب کی پیش رو



کا اظہار بھی کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ جمال میری جان کا سرمایہ راحت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لذیذ غذا کھانے سے محض اس لیے پرہیز کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا ایک مرتبہ لوگوں نے ان کو بھنی ہوئی بکری کی دعوت دی، انہوں نے محض اس لیے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں سدھارے کہ کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس والہانہ تعلق کا فطری تقاضا یہ تھا کہ آل اطہار کے ساتھ بھی یہی شیفٹنگ تھی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر گود میں بٹھایا اور ان کے منہ سے منہ ملا کر تین مرتبہ فرمایا کہ ”اللہ میں اس کو محبوب رکھتا ہوں اس لیے تو بھی محبوب رکھ اور اس کے محبوب رکھنے والے کو بھی محبوب رکھ۔“

اس کے بعد سے جب یہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے تھے تو ان کی آنکھیں پُر غم ہو جاتی تھیں۔ عمیر بن اسحاق راوی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو کہا ”اپنے شکم مبارک کا وہ حصہ کھول لے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بوسہ گاہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا ہٹا دیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مقام پر بوسہ عقیدت ثبت کر دیا۔“

حقوق العباد میں ایک بڑا حق یہ ہے کہ انسان مقدور بھراپنے ضعیف اور سب سے بڑے محسن والدین کی خدمت گزاری کو باعث فخر اور ذریعہ نجات سمجھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فریضہ کا یہاں تک لحاظ رکھا کہ ماں کی تنہائی کے خیال سے ان کی زندگی میں جج نہیں کیا۔

(”تذکرۃ الصحابہ“ - پروفیسر خالد پرویز)

## ہام بن منبہ

پروفیسر خالد پرویز

ہام بن منبہ تابعین کی نسل میں سے تھے۔ آپ کے والد منبہ بن کامل کے چار فرزند جن کے نام ہام بن منبہ، وہب بن منبہ، معقل بن منبہ اور غیلان بن منبہ تھے۔ ہام بن منبہ جنوبی عرب کے باشندے تھے جبکہ آپ کی اصل ایرانی تھی۔ آپ کی ولادت ایک ایسے فارسی خاندان میں ہوئی جو طلوع اسلام سے پہلے نوشیروان کسریٰ کے عہد میں ایران سے آ کر جنوبی عرب میں رہائش پذیر ہو گیا تھا۔ یہ لوگ ابناء فارس کہلاتے تھے۔ ابناء دراصل ان ایرانیوں کی اولاد کو کہتے ہیں جو یمن کو فتح کرنے کے بعد وہیں بس گئے تھے۔ یہ فوج نوشیروان کسریٰ نے سیف بن ذی رین کی درخواست پر حبشیوں سے جنگ کرنے کیلئے بھیجی تھی۔

ہام بن منبہ 31 سے 33 ہجری کے درمیان صنعاء کے قریب ایک جگہ ذمار میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے والد اپنے خاندان کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ الیمانی الصنعانی الابناوی کہلاتے تھے جبکہ آپ کی کنیت ابو عقبہ تھی۔

ہام بن منبہ کے چھوٹے بھائی وہب بن منبہ ایک عرصہ تک اپنے وطن میں قاضی رہے۔ ہام بن منبہ کی طرح وہب بن منبہ بھی بہت زاہد و عابد تھے۔ انہوں نے 20 سال تک عشاء اور فجر کی نماز ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کی۔ 100 ہجری میں وہ مکہ مکرمہ میں موجود تھے۔ یہاں انہوں نے متعدد نامور فقہاء سے فیض حاصل کیا۔ عمر کے بالکل آخری حصے میں انہیں یمن میں قید خانے میں ڈال دیا گیا جس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی البتہ وہ دین کی خاطر اس قید پر راضی تھے اور کہتے تھے کہ

”رب تعالیٰ نے ہمارے لیے قید مقدر کی تو ہم نے اس کی عبادت اور زیادہ کر دی“



وہب بن متبہ کو عام طور سے ثقہ راوی بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کی۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ایک حدیث درج کی ہے جس کا سلسلہ اسناد وہب بن متبہ نے اپنے بھائی ہمام بن متبہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچایا ہے۔

ہمام بن متبہ ایک ثقہ راوی ہیں۔ آپ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ آپ اپنے استاد کی از حد قدر کیا کرتے تھے اور ان کی خدمت میں زیادہ وقت گزارتے تھے۔ آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ صرف حدیث کی تعلیم حاصل کی بلکہ معلم کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے مختلف مظاہر و محاسن کی آگاہی بھی حاصل کی۔ ہمام بن متبہ اپنے استاد اور رہبر و رہنما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مختلف نکات کے بارے میں سوالات کرتے رہتے تھے اور ان کے سیر حاصل جواب پاتے تھے۔ آپ اپنے استاد کے اس قدر مقرب ہو گئے کہ انہوں نے آپ کو ایک صحیفہ حدیث عنایت کیا جس کی آپ نے تا عمر انتہائی عقیدت و محبت کے ساتھ حفاظت بھی کی اور ان احادیث کو حتی الوسع دوسروں تک بھی پہنچایا۔

ہمام بن متبہ نے اپنے چھوٹے بھائی وہب بن متبہ کی تعلیم و تربیت میں خاص دلچسپی لی۔ آپ اپنے بھائی کو کتب خرید کر دیا کرتے تھے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ مطالعہ کر سکیں اور اسی مطالعہ کا نتیجہ تھا کہ وہ قاضی کے عہدہ تک پہنچے۔

ہمام بن متبہ نے مختلف اسلامی جنگوں میں بھی بھرپور حصہ لیا اور مجاہد ہونے کے ساتھ ساتھ غازی کا مرتبہ بھی حاصل کیا۔ آپ نے تقریباً 70 سال کی عمر پائی اور 102 ہجری میں اپنے وطن صنعاء میں ہی وفات پائی۔

ہمام بن متبہ کا تذکرہ ”طبقات ابن سعد“ جلد پنجم، ”تہذیب التہذیب“ (ابن حجر) جلد یازدہم، ”سیر اعلام النبلاء“ (امام ذہبی) جلد پنجم، ”کتاب الثقات“ (ابن حبان) اور ”کشف الظن“ (حاجی خلیفہ) میں ملتا ہے۔

## صحیفہ ہمام بن متبہ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے)

یا اللہ تیری مدد

الحمد لله رب العالمين، والصلوة على رسوله محمد وآله اجمعين  
(سب تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام آل پر رحمت ہو)

[شیخ امام اجل (بزرگ) اوحید (یکتا) حافظ تاج الدین بہاء الاسلام بدیع الزماں]  
ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن مسعود مسعودی البندھی نے اللہ ان کو توفیق دے اور ان کو ان کے نفس کے عیب دکھائے ہم سے بیان کیا: انہوں نے مدرسہ ناصریہ کے (اللہ اس کے وقف کرنے والے کے ملک کو ہمیشہ قائم رکھے) اصل نسخہ کو جس طرح سنا اور جس اصل ہی سے یہ نسخہ نقل کیا گیا ہے، ہم کو بتاریخ ۲۶ رزی قعدہ ۵۷۷ھ پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے کہا:

شیخ ثقہ صالح شیخ ابو الخیر محمد بن احمد بن محمد بن عمر المقدراصفہانی نے خبر دی اس طرح کہ جب ان پر پڑھ کر سنایا جا رہا تھا اور میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا:

ہم کو خبر دی شیخ ابو عمرو عبد الوہاب بن ابی عبد اللہ محمد  
ابن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ اصفہانی نے، انہوں نے کہا:  
میرے والد امام ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق نے ہم کو خبر دی، انہوں نے کہا:

کتاب  
پیش  
از  
اردو  
کا  
ترجمہ  
ہو



ہم کو خبر دی تو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن الحسین القطان نے، انہوں نے کہا ہم کو میرے والد  
امام ابو بکر محمد بن حسین بن حسن بن خلیل القطان نے خبر دی، انہوں نے کہا:  
ابو الحسن احمد بن یوسف سلمی نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا:  
عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری نے ہم سے بیان کیا:  
وہ معمر سے (روایت کرتے ہیں):  
وہ ہمام بن منبہ سے، انہوں نے کہا:

یہ وہ (حدیثیں) ہیں جن کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے بیان کیا:  
وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

## سب اُمتوں کے پیشوا

### LEADERS OF ALL NATIONS

۱۔ قَالَ :

(( نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيِّدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ  
مِنْ قَبْلِنَا ، وَ أُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْهِمْ ،  
فَاخْتَلَفُوا فِيهِ . فَهَذَا اللَّهُ لَهُ . فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ ، فَالْيَهُودُ غَدًا ،  
وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ ))

(۱) ہم (دنیا میں) آخری لوگ ہیں (لیکن) قیامت کے دن (سب امتوں سے)  
آگے ہوں گے، اگرچہ ان کو (اللہ کی) کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہم کو ان  
کے بعد، پس یہ ان کا وہ دن ہے جس کو (اللہ نے) ان پر فرض کیا۔ پھر انہوں نے  
اس میں اختلاف کیا لیکن اللہ نے اس بارے میں ہمیں ہدایت دی۔ پس وہ اس  
بارے میں ہمارے پیرو ہیں، یہودی کل اور نصاریٰ پر سوں [یعنی عبادت کا دن  
مسلمانوں کے لئے جمعہ ہے، اس کے بعد یہودیوں کے لئے ہفتہ اور اس کے  
بعد عیسائیوں کے لئے اتوار۔]

1. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said "We (the Muslims) are the seal of the nations in this world but will lead all the other nations on the Day of Judgement. Also the Book was revealed to them prior to us. And Allah chose for them their Day and made it obligatory (to respect the sanctity of the Day). But they disobeyed (Allah's command). Then Allah guided us in respect of the Day and

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



## عمارت مکمل کرنے والی اینٹ

### BRICK TO COMPLETE THE BUILDING

۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَاتِيَ بَيْتًا فَأَحْسَنَهَا  
وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِيهَا ،  
فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ ، وَيَعْجَبُهُمُ الْبَيَانُ فَيَقُولُونَ : أَلَا وَضِعَتْ  
هَاهُنَا لَبْنَةٌ فَتَمَّ بِنَاؤُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (فَقَالَ مُحَمَّدٌ) صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَاتَا اللَّبْنَةُ ))

(۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے پیغمبروں  
کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو حجرے تعمیر کرے ان کو عمدہ اور خوبصورت اور  
کامل بنائے مگر مکان کے کسی ایک کونے کی ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ جائے۔  
لوگ پھر پھر مکان دیکھتے ہیں اور عمارت کو پسند کرتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں  
یہاں ایک اینٹ رکھ دی جاتی جس سے عمارت مکمل ہو جائے۔ پھر محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہی ہوں۔

2. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "The example of relationship between me and the previous Prophets is like an apartment which is very beautifully built but in a corner a place equal to the measure of a brick left unfilled. The people come to see it, appreciate (the grace and architecture of) the building but say, 'Had it been placed a brick here the building would have been completed.'" The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) then said, "That very brick is me." (to fill that empty place in order to complete the edifice of the institution of the Prophethood.)

made them our follower in this regard. 'The Jews' (Day is) tomorrow and Christians' the day after tomorrow". (the special day of worship for the Muslims is Friday, for Jews, the Saturday and for Christians the Sunday.)

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

حاصل شدہ PDF BY HAMEEDI



## آگ سے ہٹو

### WARNING AGAINST THE FIRE

۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ دَاثَرَهُ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا ، جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي يَقَعْنَ فِي النَّارِ ، يَقَعْنَ فِيهَا ، وَجَعَلَ يَحْجِزُهُنَّ ، وَ يَغْلِبُهُنَّ ، فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا ، فَذَلِكَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ : أَنَا أَخِذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ : هَلُمَّ عَنِ النَّارِ ، فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا ))

(۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اُس شخص کے مانند ہے جس نے آگ سلگائی، جب اطراف کی چیزیں روشن ہو جاتی ہیں تو پروانے اور زمین پر ریٹکنے والے وہ (کیڑے مکوڑے) جو آگ میں گرا کرتے ہیں۔ اُس میں گرنے لگتے ہیں اور وہ شخص ان کو (اس میں گرنے سے) روکنے لگتا ہے لیکن وہ اس پر غالب ہو جاتے ہیں اور اس میں گھس جاتے ہیں۔ پس یہی میری اور تمہاری مثال ہے، میں تم کو آگ سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں (اور چلا تا ہوں) کہ آگ سے ہٹو، آگ سے ہٹو (مگر تم سنتے ہی نہیں) لیکن تم مجھ پر غالب آ جاتے ہو اور آگ میں گھس جاتے ہو۔

4. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I am like that person who burns fire in order to illuminate the surroundings. It causes to attract the moths who converge from all sides to burn themselves to death. The person tries his best to ward them off the fire but couldn't as they ardently fall in to the fire. Same is the case with me. I am making efforts to save you from Fire (and calls you to get away from it) but you pay no heed to my warning and enter the Fire very fervently."

## بخیل اور سخی کا فرق

### DIFFERENCE BETWEEN GENEROUS AND MISER

۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ (أَوْ جُبَّتَانِ) مِنْ حَدِيدٍ إِلَى ثَدْيَيْهِمَا ، أَوْ إِلَى تَرَاقِيهِمَا ، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِشَيْءٍ ، ذَهَبَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تَجُثَّ بَنَانَهُ وَتَغْفُو آثَرَهُ ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا أَنْفَقَ شَيْئًا ، أَوْ حَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ ، عُضَّتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا ، فَيُوسِعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ ))

(۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال دو آدمیوں کے مانند ہے جن پر دو لوہے کے جبے — یا دوزرہ بکتر — جو ان کے سینوں یا ہنسل کی ہڈیوں تک ہوں۔

جیسے جیسے صدقہ دینے والا شخص کوئی چیز صدقہ دیتا ہے تو وہ اس کے جسم سے دُور ہوتا جاتا ہے اور اس کی انگلیوں کو چھپا دیتا ہے اور اثر مٹ جاتا ہے۔ اور بخیل جب کبھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے یا اپنے دل میں اس کا خیال کرتا ہے تو زورہ کا ہر ایک حلقہ اپنی جگہ کاٹنے لگتا ہے، وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

3. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "The example of the miser and the generous is like two persons whose chests are covered up to clavicle bones with armour. As the generous renders charity the armour seems getting loose (causing belief to him). And when the miser intends to spend (in way of Allah) he (by reason of his narrow-heartedness) finds his armour further tightening (causing discomfort to him)."

کثیر  
پیش  
ون  
اردو  
ک  
شکر  
گزار  
ہے



## معاشرتی برائیوں سے بچو

### SOCIAL EVILS ARE NOT FOR MUSLIMS

۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ،  
وَلَا تَنَاجَشُوا ، وَلَا تَحَاسَبُوا ، وَلَا تَنَافَسُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا  
تَدَابَرُوا ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا ))

(۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (بد) گمانی سے بچو، تم (بد) گمانی سے  
بچو، کیونکہ (بد) گمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، اور تم آپس میں خرید و  
فروخت میں دھوکا بازی نہ کرو اور آپس میں حسد نہ کرو اور نہ نفسانیت سے آپس  
میں مقابلہ کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ قطع تعلق کرو، اور اے اللہ کے بندو!  
تم آپس میں بھائی، بھائی بن جاؤ۔

6. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "(O. Muslims) Do not be suspicious about your brothers (fellow Muslims) (he repeated it to force further) as the suspicion is the worst distrust. Never betray the trust while trading. Do not be jealous of other fellow Muslims and never indulge in competition for the worldly gains. Neither show malice towards other Muslims nor break ties with them. O servants of Allah, 'Become like brothers to one another.'"

## جنتی درخت کا 100 برس کا سایہ

### 100 YEARS SPREAD OF PARADISE TREE

۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسِيرُ الرَّكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ ، لَا  
يَقْطَعُهَا ))

(۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک (اتنا بڑا) درخت ہے کہ  
اگر سوار اس کے سایہ میں سو (۱۰۰) برس چلتا رہے تو بھی اس کو ختم نہ کرے گا۔

5. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "There is a tree in Paradise, so large that a rider cannot cover its shade if continues to gallop for one hundred years."

کتاب کیلئے  
اردو کے  
شکر گزار ہیں



## اللہ کا بندوں کے بارے فرشتوں سے سوال ALLAH QUESTIONS THE ANGELS ABOUT HIS SERVANTS

۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
(( الْمَلَائِكَةُ يَتَعَايَنُونَ فِيكُمْ : مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ ،  
وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ . ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَيْهِ  
الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ ، فَيَسْأَلُهُمْ ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ : كَيْفَ تَرَكْتُمْ  
عِبَادِي؟ قَالُوا : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ، وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ))

(۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے  
نوبت بہ نوبت تمہارے پاس آیا کرتے ہیں، اور صبح کی نماز اور عصر کی نماز میں  
ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے ساتھ رات  
گزاری (پروردگار) کے پاس اوپر جاتے ہیں اور وہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ  
وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟  
وہ کہتے ہیں، ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، اور ہم  
اس حال میں ان کے پاس گئے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

8. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "The angels of the night and the day come to you on their prescribed time and they meet with one another at the time of *Fajr* (dawn) and *Asr* (afternoon) prayers. When those angels who spend night with you return to their Mighty Lord. He questions them (though He is all knowing). 'In which state you left My servants.' They say, 'We left them praying and when we had reached there we found them praying.'"

## جمعہ کے روز قبولیت کی گھڑی HEARING HOUR ON FRIDAY

۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَسْئَلُ رَبَّهُ  
فَبِنَا إِلَّا أَنَا إِيَّاهُ ))

(۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس  
گھڑی کوئی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ  
ضرور اس چیز کو عطا کرتا ہے۔

7. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "During the Jumm'ah (Friday) prayers there is a moment when a Muslim asks Allah for something and He ordains on Himself to entertain his petition."

کتاب  
پیکیٹ  
ون اردو  
ک  
شکر  
گزار  
ہے



## فرشتوں کی نمازی کیلئے دُعا

### THE ANGELS PRAY FOR THE WORSHIPPER

۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ ، وَتَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ ))

(۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے تم میں سے ہر شخص پر اس وقت تک رحمت بھیجتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر جہاں اُس نے نماز پڑھی تھی (بیٹھا) رہے اور وہ کہتے ہیں: ”یا اللہ! تو اس کی مغفرت کر، یا اللہ تو اس پر رحم کر“، جب تک کہ اس شخص کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔

9. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The angels continue to send blessings on the worshippers as long as they remain sitting on the place of worship. They say, 'O Allah forgive them, have mercy on them.'"

## سابقہ گناہوں کی معافی

### PARDONING OF PREVIOUS SINS

۱۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ ، فَوَافَقَ إِحْدَهُمَا الْآخَرَى ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ))

(۱۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ”آمین“ (قبول کر) کہے اور فرشتے بھی آسمان پر ”آمین“ کہیں ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا ساتھ دینا موافق ہو تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے۔

10. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When you say *Aameen* (O. Allah hear our supplications) the angels too say '*Aameen*' in heaven. If voices of the worshippers and the angels coincide, the previous sins of the worshippers are pardoned."

کثرت  
پیش  
و  
ارد  
ک  
شکر  
گزار  
پیش



## دوزخ کی آگ انہتر درجے زیادہ

### FIRE OF HELL 69 TIMES HOTTER

۱۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نَارُكُمْ هَذَا، مَا يُوقَدُ بَنُو آدَمَ، جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ. فَقَالُوا: وَاللَّهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَتَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَإِنَّهَا فَضِلْتُ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَبِسِتِّينَ جُزْءًا، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

(۱۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو تم بنی آدم سلگاتے ہو حرارت میں دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اتنی بھی ہوتی تو ہم کو کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کی آگ اس سے انہتر درجے زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ہر درجہ حرارت میں اتنا ہی ہے۔

12. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "(O people) Your worldly fire is seventy times less burning as compared to fire of Hell." The people said, "O Prophet of Allah, couldn't be this fire adequate for us." The Prophet said, "The fire of Hell is sixty nine times more burning than this fire and scales too are higher than here."

## قربانی کے جانور پر سواری

### RIDING ON THE SACRIFICE ANIMAL

۱۱۔ ((وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُّسَوِّقُ بَدَنَةً مُّقْلَدَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِرْكَبْهَا. فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: وَيْلَكَ، إِرْكَبْهَا، وَيْلَكَ إِرْكَبْهَا.))

(۱۱) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ ایک شخص قربانی کے جانور کو اس کے گلے میں پٹہ ڈالے پیدل ہانکے چلا جا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا، تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔

11. Hazrat Abu Hurayra (May Allah be pleased with him) said, "Once a person was going and driving a cattle along. The Prophet (peace and blessings be upon him) said to him, "(O man) ride on it." He answered, 'O Prophet of Allah it is for sacrifice.' The Prophet said, 'It is pity (you are not riding), ride on it.' (He repeated it)."

کیا  
پیلیٹ  
ون  
اردو  
ک  
شکر  
گزار  
ہے



تم روتے زیادہ، ہنستے کم

**MORE WEeping THAN LAUGHING**

۱۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا. ))

(۱۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میں جو کچھ جانتا ہوں اگر تم بھی جانتے ہو تے تو یقیناً روتے زیادہ اور ہنستے کم۔

14. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By His name in whose hand Muhammad's soul is, if you knew what I know you would have cried more than you laughed."

اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب

**MERCY OF ALLAH IS GREATER THAN HIS WRATH**

۱۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ ، كَتَبَ كِتَابًا ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ : إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي ))

(۱۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے خلقت کو پیدا کیا تو یہ عبارت لکھ دی اور یہ اس کے پاس عرش کے اوپر (موجود) ہے کہ ”یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

13. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "When Allah created the mankind He wrote down His verdict 'Verily My mercy is dominant over My wrath' and this verdict exists in heaven with Him."

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM.COM



روزہ دار اور جہالت

I AM FASTING

۱۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( الصَّيَامُ جُنَّةٌ ، فَإِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا ، فَلَا يَجْهَلُ ، وَلَا يَرْفُكُ ، فَإِنْ أَمْرٌ قَاتَلَهُ ، أَوْ شَاتَمَهُ ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ ، إِنِّي صَائِمٌ ))

(۱۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ ایک ڈھال ہے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی دن روزہ رکھے تو اس کو نہ تو جہالت سے پیش آنا چاہئے اور نہ فحش کلامی کرنی چاہئے۔ اگر کوئی شخص اس سے لڑائی کرے یا اس کو گالی دے تو یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

15. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Fasting is a shield (against sins). If one is fasting. neither his behaviour should manifest indecency nor indulge in loose-talk. If someone is bent to quarrel with him or abuse him just say to him, (to avoid scuffling) 'I am fasting'" (he repeated).

اللہ کے ہاں مشک کی بو کونسی ہے؟

WHOSE MOUTH SMELLS LIKE MUSK?

۱۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، يَذَرُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ أَجْلِي ، فَالصَّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ))

(۱۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے پاس مشک کی بو سے زیادہ اچھی ہے (اللہ کہے گا) کہ وہ اپنی خواہش، اپنا کھانا اور پینا میری خاطر چھوڑ دیتا ہے، پس روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

16. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "By His name in whose hand Muhammad's soul is that the smell from the mouth of a fasting person is more favourite to Allah than the pleasing odour of musk. (Allah will say) 'He abandons his desires. food and drinks (to fast) for Me. His fasting is to please Me and I will give him its reward.'"

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



## سواری کا انتظام

### RIDING FOR THE SOLDIERS

۱۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً أَحْمِلُهُمْ ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي ))

(۱۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر مومنوں پر دشواری کا احتمال نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والی کسی جماعت کے پیچھے نہ بیٹھتا لیکن میں اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ ان سب کے لئے سواری کا انتظام کروں، اور وہ بھی اتنی گنجائش نہیں پاتے کہ میرے ساتھ ساتھ آئیں، اور ان کا جی خوش نہیں ہوتا کہ میرے پیچھے بیٹھے رہیں۔

18. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand Muhammad's soul is. if I had had not fear it could cause difficulties for the Muslims I would never have liked to be left behind (to run the affairs of the state etc., failing which could put the Muslims in trouble) while sections of the Muslims were gone fighting in the way of Allah. Also I have not resources to provide riding to all the warriors (who are left behind) and they themselves too do not find means to manage to go for battles with me (when I choose to go for fighting). They are not happy to sit behind (away from battle)."

## چیونٹی کا قصور؟

### PROPHET AND THE ANT

۱۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ . فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ ، فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ، وَأَمَرَ بِهَا ، فَأَحْرَقَتْ فِي النَّارِ فَأَوْحَى (اللَّهُ) إِلَيْهِ: فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ؟ ))

(۱۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبیوں میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے انہیں کاٹا، اس پر انہوں نے اپنا سامان وہاں سے نکلوا یا اسے آگ لگوا کر جلا ڈالا اس پر (اللہ نے) ان کی طرف وحی کی کہ کیا (قصور) صرف ایک چیونٹی کا نہ تھا؟

17. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once one of the prophets of Allah stayed under a tree. An ant bit him. He removed his luggage from there and burnt it out. Upon this Allah revealed to him. "Was not only the ant responsible (to hurt you but you burnt all your luggage)".

کتاب کیلئے ون اردو سٹور گزار



## اللہ سے ملاقات کیسے! MEETING WITH ALLAH

۲۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
(( مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ. وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللَّهِ ،  
لَمْ يُحِبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ. ))

(۲۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات پسند نہیں کرتا تو اللہ بھی اس سے ملاقات پسند نہیں کرتا۔

20. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One who wishes to meet Allah is reciprocated by Allah in same terms and one who doesn't like meeting with Allah receives the same answer from Him."

## ہر نبی کی ایک دُعا کی قبولیت ONE SUPPLICATION OF EVERY PROPHET HEARD

۱۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
(( لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تُسْتَجَابُ لَهُ. فَأَرِيدُ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، أَنْ أُوَخِّرَ  
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ))

(۱۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نبی کی، ایک منہ مانگی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے (اوروں نے اس کو اس دنیا ہی میں پورا کرالیا)۔ ان شاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ اسے امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن تک ملتوی کروں۔

19. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "At least one supplication of every messenger of Allah is guaranteed to have been heard. (all others consumed this favour in this world). And I will *Insha Allah* consume this opportunity on the Day of Judgement for the intercession with Allah to get pardon for my *Umma*."

کتاب  
پیش  
روان  
اردو  
کے  
شکر  
گزار  
ہیں



## قیامت کی نشانیاں

### SIGNS OF DAY OF JUDGEMENT

۲۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ ، فَيَبْضُ ، حَتَّى يَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَتَقَبَّلُ مِنْهُ صَدَقَتُهُ . قَالَ : وَيَقْبَضُ الْعِلْمُ ، وَ يَقْتَرِبُ الزَّمَانُ ، وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ . قَالُوا الْهَرْجُ ، أَيُّ هُوَ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : الْقَتْلُ ، الْقَتْلُ . ))

(۲۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم میں مال کی کثرت نہ ہو جائے، وہ بہا بہا پھرے گا یہاں تک کہ مالدار کو اس بات کی فکر ہوگی کہ اس سے اس کا صدقہ (زکوٰۃ) کون قبول کرے گا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور علم اٹھالیا جائے گا، اور زمانہ (قیامت سے) قریب تر ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کثرت سے ہوگا (لوگوں نے کہا) یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل، خونریزی۔

22. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Doomsday will not come until there is abundance of wealth with you, to such an extent that the rich may be worried not to find a needy to accept charity." He further said. "And (near the Doomsday) the knowledge will lose its value. There will be wide-spread mischief and chaos and (you will see) *Haraj* on large scale." The companions asked: O messenger of Allah, what is *Haraj*. "Murder and bloodshed." he replied.

## اللہ کی اطاعت کی شرط

### REWARD OF OBEDIENCE TO THE PROPHET (peace be upon him)

۲۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( مَنْ أَطَاعَنِي ، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ، وَمَنْ يُعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي ، وَمَنْ يُعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي ))

(۲۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی گویا اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی تو گویا اُس نے اللہ ہی کی نافرمانی کی، اور جس شخص نے (میرے مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی گویا اُس نے میری ہی اطاعت کی اور جس نے (میرے) امیر کی نافرمانی کی تو گویا اُس نے میری ہی نافرمانی کی۔

21. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One who obeyed me is as he obeyed Allah and one who disobeyed me is as he disobeyed Allah. And one who obeys your leader who is appointed by me is as he obeys me whereas one who disobeys your leader who is appointed by me is as he disobeys me."

کتاب  
پیئ  
ون  
اردو  
۶  
شک  
گزار  
۳۳



## 30 جھوٹے دجال

### 30 FALSE PROPHETS

۲۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبُعَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ. ))

(۲۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تقریباً تیس (۳۰) جھوٹے دجال نہ نکلیں، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

24. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until the appearance of thirty false Dajjal (from time to time) and everyone of them will claim to be the prophet."

## دو بڑی جماعتوں کی جنگ

### FIGHTING BETWEEN THE ARMIES

۲۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ ، تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ ، وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ. ))

(۲۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دو بڑی جماعتیں آپس میں جنگ نہ کریں، ان دونوں کے درمیان بڑی جنگ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

23. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until the battle between two big parties is fought. There will be heavy fighting while both the parties claiming to be at right."

کتاب کیلئے  
اردو کے  
شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM.COM



## سورج مغرب سے کب نکلے گا!

### WHEN THE SUN RISES IN THE WEST

۲۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا: فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَءَهَا النَّاسُ ، أَمَنُوا أَجْمَعُونَ ، وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا. ))

(۲۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک آفتاب اپنے مغرب سے نہ نکلے۔ (پھر اس کے بعد) جب آفتاب طلوع ہوگا اور لوگ اس کو دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لائیں گے لیکن یہ اس وقت ہوگا جب کہ کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا کہ اس سے پہلے نہ تو وہ ایمان لایا تھا اور نہ ہی اپنے ایمان ہی سے کوئی بھلائی حاصل کی تھی۔

25. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until the sun rises from the West (and after that phenomenon) all the people will enter the belief in Allah. But this will happen when the conversion is of no use to the converts because any convert had neither entered the right belief (Islam) in time nor he could be able to get any blessing by this way." (the door of penitence will have been closed by then).

## فلاں بات یاد کر

### SATAN'S EFFORTS

۲۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ ، أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ ، لَهُ ضُرَاطٌ ، حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّادِيْنَ. فَإِذَا قُضِيَ التَّادِيْنُ أَقْبَلَ ، حَتَّى إِذَا نُوبَ بِهَا أَذْبَرَ ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ ، يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ ، وَيَقُولُ لَهُ : "أَذْكُرْ كَذَا ، أَذْكُرْ كَذَا." لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْرَئِي كَمْ صَلَّى. ))

(۲۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ پھر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھر کر چلا جاتا ہے پھر جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو آدمی اور اس کے نفس کے درمیان خطرہ ڈالنے کے لئے چلا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ: "فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر" جو اس سے پہلے یاد نہیں آتی تھی۔ یہاں تک آدمی یہ جاننے کے قابل نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی۔

26. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When *Aadhan* (call for prayer) is said the Satan takes to his heels (to escape its effects) and returns when it is over. When *Iqamah* is said he again runs away from there and as the *Iqamah* is over he returns again (to spoil the prayers.) He reminds the worshipper how was that matter and how was this matter until the worshipper forgets how many *Raka* (bows) he made."



## ایک دن ایسا آئے گا A DAY WILL COME

۲۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَا يَرَانِي ، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مِثْلِ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ. ))

(۲۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کسی پر ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ مجھے نہ دیکھے گا، اس وقت مجھ کو دیکھنا اسے اس سے زیادہ پسند ہوگا جتنا اپنے اہل و عیال اور مال و منال کو دیکھنا۔

28. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand my soul is, a day is destined to come when someone among you will not be able to see me. (I will be no more) though his wish to see me being greater than to see his family and properties."

## اللہ کا سیدھا ہاتھ ALLAH'S RIGHT HAND

۲۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى ، لَا يَغِيظُهَا نَفَقَةٌ ، سَحَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، أَرَأَيْتُمْ مَا آتَفَقَ مِنْهُ خَلْقَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِمَّا فِي يَمِينِهِ. قَالَ : وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. وَبِيَدِهِ الْآخِرَى ، الْقَبْضُ ، يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ. ))

(۲۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے، دن رات کے مسلسل خرچ کرنے سے بھی وہ خالی نہیں ہوتا۔ دیکھو تو کہ جب سے کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے کیا کچھ نہیں خرچ کیا؟ مگر اس کے سیدھے ہاتھ میں جو کچھ ہے وہ کم نہیں ہوتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش (تخت) پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں روک لینے کی قابلیت ہے، وہی بلند کرتا ہے اور وہی پست کرتا ہے۔

27. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah's right hand is full (of resources) and notwithstanding the continuous spending no decrease takes place. Behold since the creation of the heaven and the earth indefinite spending could not have made any loss to His right hand treasures."

The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Arsh (Throne) is on the water and Allah's left hand bears the power to withhold and He is the only Who can elevate or otherwise.

کتاب کیلئے ون اردو سٹور گزار



## صالح بندوں کیلئے نایاب چیزیں

### ALLAH'S UNSEEN GIFTS

۳۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

(( أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ))

(۳۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے اپنے صالح بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خطرہ گزرا۔

30. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah Al-Mighty says, 'I have for my servants who do good in this world, in store, that none of the eyes has ever been cast on, neither any ear ever heard about and nor any soul thought of.'"

## جنگ ایک دھوکہ

### WAR IS A DECEIT

۲۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( يَهْلِكُ كِسْرَى ، ثُمَّ لَا كِسْرَى بَعْدَهُ ، وَقَيْصَرٌ لِيَهْلِكَ ، ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ ، وَلَتَقِفَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَسَمَى الْحَرْبَ "خُدْعَةً" ))

(۲۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا، اور تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اور (آں حضرت نے) جنگ کو ایک "دھوکہ" فرمایا۔

29. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Chosroe (the Persian emperor) is destined to be killed and no Chosroe will ever come after him (end of dynasty). Similarly Caesar (the king of Syria) will be killed and no Caesar is to follow him and you (the Muslims) are to spend the treasures of both (the empires) in way of Allah." He then said, "(but) The war is a deceit."

کتاب کیلئے ون اردو سکر گزار



## کب روزہ نہ رکھا جائے WHEN NO FASTING

۳۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ ، صَلَاةُ الصُّبْحِ ، وَ أَحَدُكُمْ جُنُبٌ ، فَلَا يَصُومُ يَوْمَئِذٍ. ))

(۳۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح کی نماز کے لئے اذان دی جائے اور تم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہو تو اس دن روزہ نہ رکھے۔

32. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "If *Aadhan* for *Fajr* prayer is (started to be) said and you are polluted (and have no time to clean because of late rising) then do not observe the fast that day." (Make it up some other day after *Ramadan*).

## سابقہ امتوں کی ہلاکت کی وجہ WHY THE PREVIOUS NATIONS WERE ANNIHILATED

۳۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ. فَإِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَ إِخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ. فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ ، فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ))

(۳۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک کہ میں تمہیں چھوڑے رکھوں کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے گزرے وہ اپنے پیغمبروں سے سوال کر کے اور پھر ان کو نہ ماننے کے باعث ہلاک ہو گئے۔ پھر جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس چیز سے بچو، اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تم سے جتنا ہو سکے اس پر عمل کرو۔

31. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Leave me (from inquisitive queries about this and that) as long as I leave you as the previous nations were annihilated because they asked the prophets (different questions regarding Allah's way) and then disobeyed them. (Therefore) When I prohibit you from something keep away from it and when command you to do something do it as much as possible."

کتاب کیلئے دن اردو کا شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM.COM



## حسد کی بجائے شکر

### GRATEFUL NOT JEALOUS

۳۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فَضِّلَ عَلَيْهِ ))

(۳۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسے شخص کو دیکھے جس کو اس سے مال اور اخلاق میں فضیلت دی گئی ہو تو اس کو چاہئے کہ ایسے آدمی کو دیکھے جو اپنے سے کم ہونہ کہ ایسے شخص کو جو بالاتر ہو۔ تاکہ حسد کی جگہ اللہ کا شکر کر سکے۔

34. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If you see a person who is higher than you in wealth and virtues, you must see a person lower than you so that you may be grateful to Allah rather than being jealous."

## اللہ طاق ہے

### ALLAH'S NUMBER IS ODD

۳۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا ، مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً ، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ . إِنَّهُ وَتَرٌ ، يُحِبُّ الْوِتْرَ . ))

(۳۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ننانوے نام ہیں: ایک کم سو، جو شخص ان کو یاد رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ طاق ہے، طاق (عدد عبادت) کو پسند کرتا ہے۔

33. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah has ninety-nine names. One who learns them by heart will (be allowed to) enter Paradise. Allah is One and it is odd number and He is pleased by worship with odd numbers."

کثیر کیلئے  
ون اردو کے  
شکر گزار ہیں



## سات مرتبہ کی دھلائی

### SEVEN TIMES CLEANING

۳۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( طَهِّرُوا إِنَاءَ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ ، فَلْيُغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. ))

(۳۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے برتن میں جب کتا منہ ڈالے تو اس کو چاہئے کہ پاک کرنے کے لئے سات مرتبہ دھو لے۔

35. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If a dog pollutes your pot or utensil, you must clean by washing it seven times."

## آگ کس کے گھر نو لگائی جائے؟

### WHOSE HOUSE IS TO BE SET ON FIRE?

۳۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ فِتْيَاتِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِخُرُومٍ مِنْ حَطَبٍ ، ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، ثُمَّ أَحْدِقُ بَبُوتًا عَلَى مَنْ فِيهَا. ))

(۳۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے نوکروں کو حکم دوں کہ میرے لئے لکڑی کے گٹھے لائیں، پھر میں ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں لوگوں کو (جو نماز کو نہیں آتے) ان کے گھروں سمیت آگ لگا کر جلا ڈالوں۔

36. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By His name in Whose hand Muhammad's soul is that I wish I could ask my helpers to collect bundles of fire-wood and then after having assigned someone the duty to lead the prayers, I would burn the people by setting their homes on fire who do not care to come to mosque for prayers."

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



## دونوں پاؤں ننگے

### DO NOT WEAR ONE SHOE

۳۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ نَعْلٍ أَحَدِكُمْ أَوْ شِرَاكُهُ ، فَلَا يَمْشِ فِي أَحَدَاهُمَا بِنَعْلٍ وَاحِدٍ ، وَالْأُخْرَى خَافِيَةً ، لِيُحْفِهَمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا ))

(۳۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کسی کی چپل کا تسمہ یا پٹہ ٹوٹ جائے تو دونوں پاؤں میں سے صرف ایک پاؤں میں چپل پہن کر نہ چلے اور دوسرا (پاؤں) ننگا رہے، یا تو دونوں پاؤں ننگے رکھے یا دونوں پاؤں میں چپل پہن لے۔

38. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If lace or strap of any of your shoes is broken (and you are unable to wear that shoe) it is not advisable to wear one shoe. Either you wear both the shoes or both the feet should be free of shoes."

## رعب اور جامع کلمے

### RESPECT WITH KNOWLEDGE

۳۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ. ))

(۳۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رعب کے ذریعہ سے میری مدد کی گئی اور مجھے جامع کلمے دیئے گئے ہیں۔

37. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I was helped with respect (in hearts) of people for me, and graced with (God-sent) knowledge."

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



## میں تجھے اور دوں گا

### I WILL GIVE YOU MORE

۴۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ اللَّهَ قَالَ: أَتَفِقُ أَتَفِقُ عَلَيْكَ، وَسَمَى الْحَرْبَ "خُدْعَةً" ))

(۴۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "خیرات کر، میں تجھے اور دوں گا" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو ایک "دھوکہ" فرمایا۔

40. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Allah says. 'Give alms (generously) and I will return it with increase. And war is a deceit.'"

## نذر اور بخل

### VOW OF MISER

۳۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ أَكُنْ قَدَرْتُهُ ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ وَقَدْ قَدَرْتُهُ لَهُ ، أُسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ وَيُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ أَتَانِي مِنْ قَبْلُ. ))

(۳۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے] نذر ماننے سے انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں مل جاتی جو میں نے اس کی قسمت میں مقدر نہ کی ہو بلکہ نذر ماننے سے وہ شخص صرف ایسی چیز حاصل کرتا ہے جو میں نے اس کے لئے پہلے ہی سے مقدر کر رکھی ہے۔ البتہ نذر کی خاطر بخیل سے [کچھ خیرات] نکل آتی ہے اور وہ مجھے اس کی خاطر ایسی چیز دیتا ہے جو اس سے پہلے نہیں دیتا تھا۔

39. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "(That Allah says) One, by making a vow cannot get what is not in his fate but gets only what I already had ordained for him. The vow, however, guarantees some charity to be taken from a person who generally does not give alms before."

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



میں ایک خازن ہوں

I AM Khazin

۴۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( مَا أُوتِيَكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَا أَمْنَعُكُمْ مِنْهُ إِلَّا خَازِنٌ ، أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ. ))

(۴۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہ تو کوئی چیز تمہیں دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز تم سے روک لیتا ہوں، میں تو صرف ایک خازن ہوں، مجھے جہاں رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے وہاں رکھتا ہوں۔

42. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I give you anything nor I withhold anything from you (by my own will). I am just a *Khazin* (trustee) and keep things where I am commanded for."

میں اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں

I BELIE MY EYES

۴۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يُسْرِقُ. فَقَالَ لَهُ عِيسَى: سَرَقْتَ؟ فَقَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيسَى: أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي. ))

(۴۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا۔ اس پر عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں۔

41. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Eesa (Jesus Christ) (peace be upon him) saw someone stealing something. He asked him if he was stealing. He refused and said. 'By His name Who is the sole worthy of worship' (that I did not make theft). On this Eesa said. 'I believe in Allah and belie my eyes.'"

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM.COM



امام سے اختلاف نہ کرو

DO NOT DEVIATE FROM Imam

۴۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ ، فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ ، فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. فَإِذَا سَجَدَ ، فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا ، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ. ))

(۴۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، اس لئے تم امام سے اختلاف نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ (جو شخص اللہ کی حمد کرتا ہے اللہ اس کو سنتا ہے) کہے تو تم اللہم ربنا لك الحمد (یا اللہ! اے ہمارے رب تیرے لئے ہی حمد ہے) کہو پھر جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

43. The Prophet (peace and blessings be upon him) "The leader of the prayers (Imam) is to be followed. Do not deviate from his lead. When he says *Takbeer* (prayer caution - Allah-u-Akbar) you must follow him and when he says *سمع الله* (Allah accepts any who is grateful to Him) you should say *ربنا لك الحمد* (Our Lord, praise be to You)' and when he prostrates himself, you are to follow him and when he prays in sitting posture (*Jalsa*) you must be in the same position."

نماز کا حسن کیا ہے!

BEAUTY OF PRAYER

۴۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ. ))

(۴۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں صف باندھ لیا کرو کیونکہ صف باندھنا نماز کا حسن (خوشنمائی) ہے۔

44. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Stand in straight rows for prayer as rows are beauty of the prayers."

کثرت کیلئے دن اردو کے شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM . COM



expulsion from Paradise. Adam said, 'Its' you Moses, who was granted knowledge about all things and Allah chose you His prophet'. Moses said, 'Yes', (you are right). Adam said, 'Do you blame me for what had been ordained for me to do far before my birth.'

موسیٰ علیہ السلام لا جواب ہو گئے

MOSES WAS LEFT SPEECHLESS

۴۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى. فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ فَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَلَيْسَ مُوسَى الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ كَانَ كَتَبَ عَلَى أَنْ أَفْعَلَ مِنْ قَبْلِ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى.))

(۴۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے (ایک بار) آپس میں حجت کی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا تم ہی وہ آدم ہو جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا اور ان کو جنت سے زمین پر نکالا؟ اس پر آدم نے ان سے کہا: کیا تم ہی وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ نے ہر چیز کا علم دیا اور اپنا رسول بنا کر دوسرے لوگوں سے برگزیدہ بنایا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے) کہا: کیا تم مجھے ایسی بات کے متعلق ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دی گئی تھی کہ میں ایسا کروں گا؟ اس طرح آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو لا جواب کر دیا۔

45. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once Adam (peace be upon him) and Moses (peace be upon him) argued (over their individual role). Moses said, 'Adam! it is you who misguided the human beings and caused their

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM . COM



## گھوڑے پر زین لگنے سے پہلے

### DAWUD'S (A.S.) MEMORY

۴۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فُتْسَرَجُ . فَكَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُسْرَجَ دَابَّتُهُ . وَكَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ. ))

(۴۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کو قرآن پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا۔ وہ اپنے گھوڑے پر زین لگانے کا حکم دیتے تھے اور گھوڑے پر زین لگنے سے پہلے ہی (پورا) قرآن پڑھ لیا کرتے تھے اور وہ سوائے اپنے ہاتھ کی کمائی کے کوئی چیز نہیں کھایا کرتے تھے۔

47. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Prophet Dawud (David) (peace be upon him) was granted the ability to read the Holy Book with great ease. He would order to saddle the horse and recited the whole Book before the horseman did his job."

## ایوب علیہ السلام غسل خانے میں

### AYYUB (A.S.) IN BATHROOM

۴۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُريَانًا ، خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ . فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْمِي لِي ثَوْبِهِ . قَالَ ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ : يَا أَيُّوبُ ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى ؟ قَالَ : بَلَى يَا رَبِّ ! وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ. ))

(۴۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جب کہ ایوب علیہ السلام غسل خانے میں ننگے نہا رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک دل گرنے لگا اور ایوب علیہ السلام ان کو اپنے کپڑوں میں سمیٹنے لگے کہا: پھر ان کے رب نے ان کو آواز دی، اے ایوب! تم نے جو چیز دیکھی ہے کیا میں نے تم کو اس سے بے نیاز نہیں بنایا ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں؟ اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز کہاں ہوں۔

46. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once prophet Job (Ayyub) peace be upon him) was bathing and was undressed when a swarm of (gold) locusts started landing on him. The prophet busied collecting the locusts into his garments. Allah called him and said, 'Job! did I not make you free of what you are doing' (free of worldly benefits) He said, 'Yes my Lord but how I can ignore Your blessing.'"

کتاب کیلئے ون اردو لکچر گزٹ



کسے کس کو سلام کرنا چاہیے

### WHOM SHOULD BE GREETED

۴۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيلُ

عَلَى الْكَثِيرِ. ))

(۳۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹے کو بڑے پر، اور گزرنے والے کو بیٹھے ہوئے پر اور قلیل (جماعت) کو کثیر (جماعت) پر سلام کرنا چاہئے۔

49. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The younger should pay salam to the elder (when they meet), the passer-by should pay salam to the person sitting (on the way) and small band of people is to proceed to salute the larger group."

نبوت کا 46واں حصہ

### 46TH PART OF THE PROPHETHOOD

۴۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ. ))

(۳۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صالح آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

48. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The dream of a pious man is placed at forty-sixth part of the prophethood". (The dreams of the prophets of Allah are true therefore the dream of a pious person are true at forty-sixth grade downward).

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



## جنت اور دوزخ کا مکالمہ

### DIALOGUE BETWEEN PARADISE AND HELL

۵۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (( تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، فَقَالَتِ النَّارُ : أُوذِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : فَمَا لِي ، لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغَرَّتُهُمْ. فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ : إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي ، أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي. وَقَالَ لِلنَّارِ : إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي ، أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلُوكًا. فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ فِيهَا رِجْلَهُ. فَتَقُولُ : قَطُ ، قَطُ. فَهَذَا لَكَ تَمَتُّلِي وَيَزْوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. وَلَا يَطْلُمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا. وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا. ))

(۵۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک مرتبہ) جنت اور آگ (دوزخ) آپس میں حجت کرنے لگے۔ دوزخ نے کہا: مجھے مغرور اور ظالم لوگوں کی قیام گاہ بننے کے لئے ترجیح دی گئی ہے اور جنت نے کہا: کیا بات ہے کہ مجھ میں ضعیفوں اور پست اور بھولے لوگوں کے سوائے اور کوئی داخل نہ ہوگا اس پر اللہ نے جنت سے کہا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں رحم کروں گا، اور دوزخ سے کہا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں عذاب دوں گا، اور تم میں سے ہر ایک بھر جائے گی لیکن دوزخ اس وقت تک نہ بھرے گی جب تک کہ اللہ اس میں اپنا پاؤں نہ رکھ

## میں لڑتا رہوں گا

### I WILL KEEP ON FIGHTING

۵۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (( لَا أَزَالُ أَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ." فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ. ))

(۵۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک کہ وہ یہ نہ کہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں) جوں ہی وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے قائل ہو جائیں تو مجھ سے ان کے خون اور مال اور جانیں محفوظ ہو جائیں گی بجز ان کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

50. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I will continue to fight until the people (Unbelievers) are ready to say "There is no God but Allah". Once they utter these words, their souls and properties are safe (from Muslims)."

کتاب  
پیش  
ون اردو  
ک  
شکر  
گزار  
ہے



دے پھر (دوزخ) کہے گی: بس، بس وہ اس وقت بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے سے مل جائے گا، اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا، رہی جنت تو اس کے لئے اللہ عز و جل ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

51. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once Paradise and Hell entered upon dialogue and Hell said (inaugurating the talk), 'I have been preferred as dwelling of the arrogant and tyrants.' Paradise retorted 'Well, none except the weak, low and simple people will enter me.' On this Allah intervened and said to Paradise, You are (means of) My blessing and by you I will give My bounties to My servants with whom I am pleased. And to Hell He said, 'You are (means of) My torments and by you I will punish My servants whomever deserves My wrath'. Paradise will become full at a particular time but not Hell until Allah puts His foot inside it. Then it will say, 'Enough, Enough' and its opposite walls will draw closer. And Allah is never unkind to His creatures."

## طاق اعداد

### ODD NUMBERS

۵۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
(إِذَا اسْتَجَمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُؤْتِرْ.))

(۵۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ڈھیلہ لے تو طاق (تعداد میں) لے۔

52. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. When anyone of you picks clods to absorb drops of urine (after urination) he should take odd numbers."

کثرت کیلئے دن اردو کے شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM . COM



## کوڑے کی ڈوری

### STRING OF STICK

۵۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( وَاللَّهِ لَقَيْدُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ))

(۵۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں ایک شخص ہے جس کے کوڑے کی ڈوری (جو جنت میں ملے گی) آسمان اور زمین کے درمیان جو کچھ ہے اس سے بھی بہتر ہے۔

54. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "There is a person among you who will have (in Paradise) a stick whose string is better than all that exists between the earth and the heaven."

## دس نیکیاں، ایک بُرائی

### TEN VIRTUES, SINGLE SIN

۵۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً ، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْهَا . فَإِذَا عَمِلَهَا ، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا . وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ ، مَا لَمْ يَعْمَلْهَا ، فَإِذَا عَمِلَهَا ، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا . ))

(۵۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرا بندہ دل میں یہ کہے کہ نیک کام کرے گا تو میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں جب تک کہ وہ اس کو نہ کرے پھر جب وہ اس کو کرتا ہے تو میں اس کے لئے اس جیسی دس (نیکیاں) لکھ لیتا ہوں، اور جب یہ کہے کہ وہ بُرا کام کرے گا تو میں اس کو معاف کر دیتا ہوں جب تک وہ بُرا کام نہ کرے، پھر جب وہ بُرا کام کرتا ہے تو میں اس کے لئے صرف ایک بُرائی لکھ لیتا ہوں۔

53. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says 'When any of my servants just intends to do good, I add one good in his account and when he actually does it. I reward him equal to ten virtues. But if one intends to do something wrong. I ignore it until he actually does it and then I record only one act of sin.'"

کتاب  
پیلت  
ون  
اردو  
ک  
شکر  
گزار  
ہیں



## انصار کے ساتھ گھائی میں

WITH Ansaar IN A VALLEY

۵۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَوْلَا الْهِجْرَةُ ، لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ . وَلَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ فِي شُعْبَةٍ ، أَوْ فِي وَادٍ ، وَالْأَنْصَارُ فِي شُعْبَةٍ لَّانْدَفَعْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ فِي شُعْبِهِمْ . ))

(۵۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک آدمی ہوتا، اگر لوگ ایک گھائی یا ایک وادی میں جاتے اور انصار ایک دوسری گھائی میں تو میں انصار کے ساتھ ان کی گھائی میں جاتا۔

56. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If there were no migration (even then) I would have been in the company of *Ansaar* and if they chose to proceed to a valley and the rest of the people to another valley. I would go with *Ansaar*."

## کیا تو نے آرزو کر لی؟

LOW DWELLER OF PARADISE

۵۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِنْ هِيَ لَهُ أَنْ يُقَالَ لَهُ: تَمَنَّ . فَيَتَمَنَّى وَبِتَمَنَّى . فَيُقَالَ لَهُ : هَلْ تَمَنَيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ . فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ . ))

(۵۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں تم میں سے کسی کا ادنیٰ ٹھکانا اگر اس کے لئے تیار کیا جائے تو اس سے کہا جائے گا: آرزو کر، پھر وہ آرزو کرے گا آرزو پر آرزو کرے گا۔ اس پر اس سے کہا جائے گا: کیا تو نے آرزو کر لی؟ وہ کہے گا: ہاں۔ پھر اس سے کہا جائے گا: تجھ کو تیری آرزو کے موافق دیا جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ اس جیسا اور۔

55. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The low grade inmate of Paradise (too) enjoys such honours that whatever he demands is promptly met with and even more than he demands."

کثیر  
پیش  
ون  
اردو  
ک  
شکر  
گزار  
ہے



## اگر بنی اسرائیل اور حواء نہ ہوتیں

IF NOT WERE Bani Israel AND Hawa (A.S.)

۵۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَوْلَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبِثِ الطَّعَامُ ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ ، وَلَوْ لَا حَوَاءُ ، لَمْ تَخْنُ اثْنَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ. ))

(۵۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت سڑ نہ جاتا اور اگر حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

57. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If children of Israel were not there, neither the food could rot nor meat (the quality of food to rot was result of Allah's wrath for disobedience to Allah on part of the children of Israel). And if Eve were not there no woman could be unfaithful to her husband." (Eve being the mother of all human beings, including the women was responsible for women's creation).

## ساتھ ہاتھ لمبا شخص

PERSON SIXTY FEET TALL

۵۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ ، وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا. فَلَمَّا خَلَقَهُ ، قَالَ: إِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ ..... وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ..... فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيَوْنَكَ. فَأَنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ..... قَالَ : فَلْذَهَبْ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. فَرَاذُوا : " رَحْمَةُ اللَّهِ. " قَالَ : فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ : طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا. فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَ حَتَّى الْآنَ. ))

(۵۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے آدم کو اپنی شکل پر بنایا۔ ان کی لمبائی ساتھ ہاتھ تھی، پھر جب ان کو پیدا کیا تو ان سے کہا: ”جاؤ اور اس جماعت کو سلام کرو“۔ یہ فرشتوں کی ایک ٹیٹھی ہوئی جماعت تھی۔ ”اور سنو کہ وہ تم کو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں؟ وہی تمہارا اور تمہاری..... اولاد کا سلام ہو گا“۔ پھر وہ گئے اور کہا: السلام علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ انہوں نے کہا: وعلیکم السلام ورحمة اللہ (اور تجھ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو)، انہوں نے ”رحمة اللہ“ زیادہ کیا۔ کہا: ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا آدم کی صورت کا ہوگا، اس کی لمبائی ساتھ ہاتھ ہوگی۔ پھر اس کے بعد مخلوق (قد میں) اب تک گھٹتی ہی گئی ہے۔

58. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.



موسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ اجل کی آنکھ پھوڑ دی

### MOSES SLAPS ON ANGEL'S FACE

۵۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ لَهُ : أَجِبْ رَبَّكَ . قَالَ : فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ ، فَفَقَّاهَا . قَالَ : فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَقَالَ : إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ ، وَقَدْ لَقَا عَيْنِي . قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ . قَالَ : إِرْجِعْ إِلَى عَبْدِي ، فَقُلْ لَهُ : الْحَيَاةُ تُرِيدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْبِي . فَمَا وَارِثَ يَدِكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً . قَالَ : ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ : ثُمَّ تَمُوتُ . قَالَ : فَأَلَا نَ مِنْ قَرِيبٍ . قَالَ : رَبِّ ادْنِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّمَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ .

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ آتَى عِنْدَهُ ، لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ ، عِنْدَ الْكُتَيْبِ الْأَحْمَرِ . ))

(۵۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کہا: تمہارے پروردگار کے پاس چلو۔ کہا: اس پر موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتہ کی آنکھ پر طمانچہ مارا اور آنکھ پھوڑ ڈالی، کہا: پھر فرشتہ اللہ کے پاس واپس گیا اور کہا: تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور میری آنکھ پھوڑ ڈالی، کہا: اس پر اللہ نے اس کو اس کی آنکھ واپس کر دی،

"Allah created Adam in His beauty. His height was sixty feet. When He created Adam He asked him to go and salute a band of angels. Allah said. 'Angels' answer will be the way of your salutation and of your kind." Adam went and said, 'Assalamo Alaykum' (peace be upon you). the angels answered, 'Wa Alaykumu-Salam Wa Rahmatullah (peace be upon you and mercy of Allah). Thus they added Wa Rahmatullah." He further said, "Everyone to enter Pradise will resemble Adam. Their height will be (the same) sixty feet. After Adam, height of the human kind continued decreasing gradually."

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

®



پتھر آگے، موسیٰ علیہ السلام پیچھے!

### MOSES RUNNING BEHIND THE MOVING STONE

۶۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْءَةِ بَعْضٍ. وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ. فَقَالُوا: وَاللَّهِ! مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ أَدْرُ. قَالَ: لَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَقَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ. قَالَ: فَجَمَعَ مُوسَى فِي آثَرِهِ، يَقُولُ: ثَوْبِي، حَجَرُ، ثَوْبِي، حَجَرُ! حَتَّى نَظَرْتُ بَنُوا إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْءَةِ مُوسَى، فَقَالُوا: وَاللَّهِ! مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ. قَالَ: لَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ مَا نَظَرَ إِلَيْهِ، فَآخَذَ ثَوْبَهُ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا.

فَقَالَ أَبُو هَرِيرَةَ: وَاللَّهِ! إِنَّهُ نَذَبَ بِالْحَجَرِ سِتَّةً أَوْ سَبْعَةَ ضَرْبٍ مُوسَى بِالْحَجَرِ. ))

(۶۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھتے تھے، اور موسیٰ علیہ السلام تنہا نہایا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ نہانے سے کوئی چیز نہیں روکتی مگر یہ کہ وہ خسیوں کی بیماری میں مبتلا ہوں گے، کہا: ایک مرتبہ وہ نہانے کے لئے گئے، اور اپنا کپڑا ایک پتھر پر رکھا، پھر ان کے کپڑے لے بھاگا، کہا: پھر موسیٰ علیہ السلام اُس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے بھاگے کہ ”میرا کپڑا

فرمایا: میرے بندے کے پاس جا اور اس سے کہہ: کیا تو زندہ رہنا چاہتا ہے اگر تو زندہ رہنا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک نیل کی پیٹھ پر رکھ۔ تیرا ہاتھ جتنے بال ڈھانک لے گا تو اتنے سال زندہ رہے گا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: پھر کیا ہوگا؟ کہا: پھر تم مرجاؤ گے، کہا: پھر تو اب جلدی ہی بہتر ہے۔ کہا: اے میرے رب! مجھے ارض مقدس سے اتنا ہی قریب کر دے جتنا کہ ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ان کے پاس ہوتا تو تم کو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قریب ان کی قبر بتلاتا۔

59. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Angel of death came to Moses, the prophet (peace be upon him) and said, 'Get ready (O Moses) to go to your Lord.' He (retorted very angrily and) slapped on angel's face to take his eyeball out. The angel returned to Allah and said, 'O my Lord! You have sent me to a person who does not want to die and made me blind instead.' Allah Al-Mighty returned his eye and said, 'Go to my servant and ask him if he wanted to live more. If yes, tell him to place his hand on the back of a bull, he would live for the years equal to the number of hair come under his palm.'

When the angel gave him the message, he asked, 'And after all those years?' 'You will die after that' the angel answered. (If I am to die after all) 'It is better then to do it as early as possible'. Moses said. Then said, 'O my Lord! let me be as near to the Holy Land as a stone throw distance' (before death) The Prophet Muhammad said, continuing the episode "If I were there I would have spotted his grave to you near the red hillock."

کتاب  
پیلس  
ون  
اردو  
ک  
شکر  
گزار  
ہے



## نفس کی تو نگری

### RICHNESS WITH HEART

۶۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَيْسَ الْغِنَى مِنَ كَثْرَةِ الْعَرَضِ ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ . ))

(۶۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کثیر مال سے تو نگری نہیں ہے بلکہ تو نگری نفس کی تو نگری ہے۔

61. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "One is not rich with wealth but a generous heart makes him rich."

ONE URDU FORUM . COM

پتھر، میرا کپڑا پتھر، پھر تو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی شرم گاہ کو دیکھ لیا اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ کہا: ان کی شرم گاہ پر نظر پڑ جانے کے بعد پتھر ٹھہر گیا، انہوں نے اپنا کپڑا لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! پتھر پر نشان ہیں جو چھ یا سات بار موسیٰ علیہ السلام نے مارے تھے۔

60. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Bani Israel (children of Israel) used to bathe naked openly and would watch one another's private parts too. Moses, however took his bath separately. The people (being curious of his solitary wash) blamed some hidden disease for his solitude. Once Moses was taking his bath and his garments were placed on a stone, when suddenly (on the command of Allah) the stone began to move from there with his clothes on it. The bewildered Moses followed the stone to fetch his clothes. naked. until he reached where his people were bathing. They watched Moses without clothes and found no disease on his body. By then the stone had stopped and Moses began to strike on the stone angrily." (Allah willed to clear His prophet of suspicion of disease).

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



وعدہ ٹالنا ظلم ہے

PROMISE MUST BE FULFILLED

۶۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِنَّ مِنَ الظُّلُمِ مَطْلُ الْغَنِيِّ ، وَإِنْ أَتَيْعَ أَحَدُكُمْ ، عَلَى مَلِيٍّ فَلْيُتَّبِعْ. ))

(۶۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار کا وعدہ کوٹالتے رہنا بھی ایک ظلم ہے تم میں سے کسی کا کسی پیٹ بھرنے سے پالا پڑے تو چاہئے کہ اس کا پیچھا کرے۔

62. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Using delaying tactics by some wealthy person in fulfilling the promise is (not less than) tyranny. If your dealings are with some prosperous person (and he is not mindful of his promises) you must chase him" (until he meets his promise).

سب سے زیادہ خبیث

MOST WICKED PERSON

۶۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمِّي مَلِكَ الْأَمْلَاكِ ، لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. ))

(۶۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ غصہ میں لانے والا اور سب سے زیادہ خبیث اور اللہ کا سب سے زیادہ غصہ اٹھانے والا وہ شخص ہوگا جس کو شاہ شاہان (بادشاہوں کا بادشاہ) کہتے ہوں، اللہ عزوجل کے سوائے کوئی بادشاہ نہیں ہے۔

63. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The worst of all the wicked men who invites Allah's wrath is that who is called master of kings. None other than Allah Himself is the Master of all the kings."

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



## بندے کا گمان

### MAN'S THINKING

۶۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: (( أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ))

(۶۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا گمان کہ وہ میرے ساتھ رکھتا ہے۔

65. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Allah says. 'I go along the imagination of My servant as he imagines Me.'"

## مغرور زمین میں دھنس گیا

### THE ARROGANT SINKS INTO GROUND

۶۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بُرْدَيْنِ ، وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ ، خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ))

(۶۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص تھا دو چادروں میں اکڑتے ہوئے چل رہا تھا اور اس کو اپنے نفس پر غرور تھا اتنے میں وہ زمین میں دھنس گیا اور وہ قیامت کے دن تک دھنستا رہے گا۔

64. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once a man was walking arrogantly in two loose garments. He was so proud of himself that Allah made him to sink into the earth and will continue to go deeper and deeper."

کتاب کیلئے  
اردو کے  
شکر گزار ہیں

ONE URDU FORUM . COM



## کس ہڈی کو زمین نہیں کھاتی!

### WHICH BONE IS NOT DECOMPOSED

۶۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا، لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا. فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالُوا: أَيُّ عَظْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: عَجْمُ الذَّنْبِ. وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ: إِنَّمَا هُوَ "عَجَبٌ" وَلَكِنَّهُ قَالَ بِالْمِيمِ))

(۶۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان میں ایک ہڈی ہوتی ہے، اس کو زمین کبھی نہیں کھاتی، اسی سے وہ قیامت کے دن مرکب ہوگا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کنسی ہڈی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عجم لذنّب" (ریڑھ کی ہڈی اور ابوحسن نے کہا: وہ "عجب" ہے لیکن "میم" سے) عجم فرمایا۔

67. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "A bone in human body is not decomposed (in grave) and it will base their resurrection on the Day of Judgement." The companions asked, 'O Prophet of Allah, which is that bone.' "Back bone" he said.

## بچے کے والدین کا کردار

### CHARACTER OF PARENTS

۶۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ يُولَدُ، يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ. فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُتَّبَعُونَ الْبَهِيمَةَ، هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَذَعَاءٍ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجِدَعُونَهَا؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ، وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.))

(۶۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیدا ہوتا ہے وہ اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور اس کو نصرانی بنا دیتے ہیں جس طرح تم جانور سے بچے پیدا کرتے ہو تو کیا تم ان میں ناک کان کٹا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود نہ کاٹو (یعنی بچے کو تم یہودی یا نصرانی بناتے ہو وہ خود بخود نہیں بنتا)، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! (کافروں کا جو شخص بچپن میں مر جاتا ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: وہ بچے جو کچھ کرنے والے تھے اللہ ان کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

66. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Every child is born on nature. They are the parents who make him Jew or Christian. Just as you get the calves from your cattle and do you find them born with slit nostrils and ears or do it yourselves (after their birth)." (child is not Jew or Christian but you make him so). The companions of the Prophet asked, 'O Prophet of Allah, what about the fate of the children of Unbelievers died in their childhood?' The Prophet said, 'Allah knows what they were going to do (if grown)."

کتاب کیلئے ون اردو



## صوم وصال

## UNSCHEDULED FASTING

۶۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ ، إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : إِنِّي لَسْتُ فِي ذَلِكُمْ مِثْلَكُمْ : إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي ، فَأَكِلْفُوا مِنْ الْعَمَلِ بِهِ طَاقَةً. ))

(۶۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (صوم) وصال (نفل روزے پے در پے) نہ رکھا کرو، لوگوں نے کہا: مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود (صوم) وصال رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہارے جیسا نہیں ہوں: میں رات گزارتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، پس تم ایسے ہی عمل کی تکلیف اٹھاؤ جس کی تمہیں طاقت ہو۔

68. The Prophet (peace and blessings be upon him) said to the companions. "Do not keep supererogatory fasts consecutively." 'But you yourself do the same, O Prophet of Allah' said the companions "I am not like you. My Lord feeds me at nights. You must do your worship within your strength."

## ہاتھ اور رات

## WHEN YOU GET UP IN THE MORNING

۶۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ يَدَهُ فِي الْوَضُوءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا. إِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. ))

(۶۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس کو چاہئے کہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر وضو کے پانی میں نہ ڈالے، تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا ہے۔

69. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "You must not dip your hand in pot of ablution after you arise in the morning before you wash them as you do not know what parts of your body had been touched by your hands in sleep."

کتاب کیلئے  
وزن اردو  
۶۸  
شکر گزار  
ہیں



## نیکیاں ہی نیکیاں

### ALL VIRTUES

۷۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. قَالَ : تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ. وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ وَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا ، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ. وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ. وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ. ))

(۷۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا چھوٹی سی ہڈی (کسی کو دینا) بھی اس وقت تک کے لئے نیکی ہے جب تک کہ آفتاب طلوع ہوتا رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی نیکی ہے، اور کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا اور اس کو یا اس کے اسباب کو سوار کرانا بھی نیکی ہے اور میٹھی اچھی بات کرنا بھی نیکی ہے اور ہر قدم جو نماز کی طرف چل کر جائے وہ بھی نیکی ہے اور راستہ سے ایذا اڑور کرنا بھی نیکی ہے۔

70. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "To give away a small bone (for some purpose) is a virtue until the sun rises (till the end of this life)." He further said. "Doing justice between two is also an act of virtue and help a person to mount a horse (or board a vehicle) and loading his luggage. talking politely to someone. going to mosque for prayers and removing cause of trouble on the way are all acts of virtues."

## جانوروں کی زکوٰۃ

### Zakat ON LIVESTOCK

۷۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا ، تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا. ))

(۷۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جانوروں کا مالک جانوروں کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، تو قیامت کے دن اس کے وہی جانور (بطور عذاب) اس پر مسلط کر دیئے جائیں گے جو اپنی لاتیں اس کے منہ پر مارتے رہیں گے۔

71. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If the owner of a herd of cattle does not pay Zakat on his livestock. the cattle will be opened to him on the Day of Judgement to kick him on his face."

کتاب  
پیش  
ون اردو  
ک  
شکر  
گزار  
ہے



## ٹھہرا ہوا پانی STAGNANT WATER

۷۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَا يَتَّالُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ، ثُمَّ يُغْتَسَلُ بِهِ. ))

(۷۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پانی ٹھہرا ہوا ہے اور بہتا نہیں ہے اس میں پیشاب کر کے پھر اسی سے غسل نہ کرنا چاہئے۔

73. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Urination in the stagnant water and (consuming that water for) taking a bath must be avoided."

## نہایت زہریلا سانپ POISONOUS SNAKE

۷۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعًا. يَقْرُ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ. قَالَ: وَاللَّهِ! لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَسُطَّ يَدَهُ ، فَيُلْقِمَهَا فَاهُ. ))

(۷۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کا خزانہ قیامت کے دن گنجا یعنی نہایت زہریلا سانپ بن جائے گا، صاحب خزانہ اس سے بھاگنا چاہے گا لیکن وہ اس کا پیچھا کرے گا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں۔ فرمایا: اللہ کی قسم! وہ پیچھا کرتا ہی رہے گا یہاں تک کہ (اس زکوٰۃ نہ دینے والے) شخص کو اپنے قبضے میں لا کر اپنا نوالہ بنا لے گا۔

72. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The wealth of someone from you (who does not pay Zakat) will be made (like) a bald-headed poisonous snake on the Day of Judgement. The wealthy man will run to escape the snake but it will chase him, saying, 'I am your wealth'. The Prophet further said, "By the name of Allah the snake will continue to chase him until he catches him and swallow him whole."

کتاب  
پیئ  
ون اردو  
ک  
شکر گزار  
ہیں



## شوہر کی اجازت

WITH THE PERMISSION OF THE  
HUSBAND

۷۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَا تَصُومُ الْمَرْءَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَلَا تَأْذُنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ، فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ. ))

(۷۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو تو اس کو اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھنا چاہئے اور اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اجازت نہ دینی چاہئے۔ اور اس کی آمدنی سے اس کے حکم کے بغیر جو کچھ خیرات کرے تو اس کا آدھ ثواب شوہر کو ملے گا (یعنی علاوہ مال کے ثواب کے، نفس فعل خیرات دہی کا بھی پورا ثواب عورت کو نہ ملے گا۔)

75. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "A woman should not keep fast (supererogatory) without the willingness of her husband if he is at home (not gone on journey). She also should not let anyone to be at her house until her husband allows. Half of its reward what she gives away as charity from her husband's wealth without being in his notice goes to him."

## اصلی مسکین کون ہے!

WHO IS NEEDY?

۷۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَيْسَ الْمُسْكِينُ هَذَا الطَّوَّافُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَتَانِ، إِنَّمَا الْمُسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَيَسْتَحْيِي أَنْ يُسْأَلَ النَّاسَ وَلَا يُفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ. ))

(۷۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چکر لگانے والا جو (بھیک مانگنے کے لئے) لوگوں کے پاس چکر لگایا کرتا ہے اور ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک کھجور یا دو کھجور پاتا ہے وہ مسکین نہیں ہے، اصل میں مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور لوگوں سے مانگنے میں شرم کرے اور لوگ اس کی حالت نہیں جانتے کہ اس کو کچھ خیرات دے سکتے۔

74. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The beggar who goes door to door to get one or two loaves of bread and one or two dates is not poor but the poor is who has nothing in terms of wealth and property but feels shame to ask for anything and the people are not aware of his affairs to help him."

کتاب کیلئے ون اردو لکچر گزار



## مرد مسلمان

### MUSLIM IS GENEROUS

۷۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
(( لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ لِلْعَنْبِ " الْكَرْمُ " إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ  
الْمُسْلِمُ. ))

(۷۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص عنب (انگور) کو  
”کرم“ نہ کہے، کرم تو مرد مسلمان ہے۔

77. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.  
"None of you should praise the grapes (wine) to make you  
generous as generosity is (the quality of) Muslim." (As  
intoxication makes one generous)

## موت کی خواہش مت کرو!

### DO NOT WISH FOR DEATH

۷۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
(( لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ ، وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ . إِنَّهُ  
إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ . أَوْ قَالَ : أَجَلُهُ . إِنَّهُ لَا يَزِيدُ  
الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا . ))

(۷۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی خواہش نہ  
کرے، اور اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا نہ کرے، جب تم میں سے کوئی  
شخص مر جاتا ہے تو اس کا ”عمل“ منقطع ہو جاتا ہے — یا آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: اُس کی ”زندگی“ ختم ہو جاتی ہے — مومن کی عمر زیادہ ہونے  
سے اس کی بھلائی میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔

76. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.  
"None of you should wish for death and never pray the death  
should come (before it is destined). (Because) When you die,  
your (good) deeds are then no more (or perhaps he said, 'his  
life ends). He further said, "As long the Believer lives, his  
good deeds continue to increase."

کتاب کیلئے ون اردو س شکر گزار ہیں



78. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once a person bought land from someone. The buyer found a pot there full of gold coins. He tried to return it to the previous owner saying he did purchased the land but not the gold coins. But the seller refused saying he sold the land with all it had in it. They took their case to an arbiter who asked one of them if he had a child. He told that he had a son. 'I have a daughter' the other said. The arbiter said, Marry them with each other and spend the gold on yourselves with some as charity."

## لڑکے، لڑکی کی شادی

### RIGHT USE OF TREASURE

۷۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا. فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ. فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَغِ مِنْكَ الذَّهَبَ. فَقَالَ الَّذِي اشْتَرَى الْأَرْضَ: إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا. فَتَحَاكَمَا إِلَى الرَّجُلِ. فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ. وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ. فَقَالَ: أَنْكِحِ الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَانْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ، وَتَصَلُّوا. ))

(۷۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص تھا جس نے کسی سے ایک زمین خریدی، پھر جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے اپنی زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا، زمین کے خریدار نے (بائع سے) کہا: مجھ سے اپنا سونا لے لو، میں نے تو تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا، مگر جس شخص نے زمین فروخت کی تھی اس نے کہا: میں تو زمین اور جو کچھ اس میں ہے تمہیں بیچ ڈالا تھا۔ اس پر ان دونوں نے ایک کو حکم (بیچ) بنایا۔ حکم نے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا: لڑکے سے لڑکی کی شادی کر دو اور سونا اپنے ہی پر خرچ کرو اور صدقہ دو۔

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں

حاصل شدہ  
ONE URDU FORUM . COM



## اللہ جل شانہ کی بندے سے محبت

### ALLAH'S LOVE WITH HIS SERVANTS

۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: (( إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ ، تَلَقَّيْتُهُ بِدِرَاعٍ ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِدِرَاعٍ ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ ..... أَوْ قَالَ : آتَيْتُهُ ..... بِأَسْرَعٍ . ))

(۸۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ایک باشت آگے بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ بڑھ کر ملتا ہوں، اور جب میرا بندہ مجھ سے ایک ہاتھ بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ بڑھ کر ملتا ہوں، اور جب مجھ سے دو ہاتھ بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس کے پاس اس سے زیادہ تیز جاتا ہوں، یا یہ فرمایا کہ ”آتا ہوں“ (راوی کو الفاظ میں شک ہے)۔

80. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says. 'When a servant of Mine proceeds one span (equal to the length between tips of thumb and little finger of stretched palm) to Me. I proceed double of it to him. If he comes more towards me, I go even more to him (or said, 'I come' instead of 'I go to'. the narrator is not sure.)".

## اللہ جل شانہ زیادہ خوش کب ہوتے ہیں!

### WHEN ALLAH IS PLEASED

۷۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( أَيْفَرَحُ أَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهِ إِذَا ضَلَّتْ مِنْهُ ثُمَّ وَجَدَهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ ، مِنْ أَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا ))

(۷۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اگر کسی کی سواری کا جانور گم ہو جائے پھر مل جائے تو کیا اس کو خوشی ہوگی کہ نہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ کو بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ کسی شخص کو (گم شدہ) سواری کے پھر مل جانے سے (خوشی ہوتی ہے)۔

79. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If your means of transport (camel, horse etc.) is lost (How grieved is a man if his only means of transport is lost) and later is found, whether it will bring pleasure to the owner or not." The companions answered in affirmative. The Prophet said, "By the name of my Lord in whose hand Muhammad's soul is that when a servant of Allah makes penitence to return to Him, Allah is more pleased than the person whose lost camel or horse returns to him."

کتاب کیلئے ون اردو سٹور گزار



## وضو کا ادب

### DIP YOUR NOSTRILS

۸۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخَرَيْهِ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ. ))

(۸۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اُس کو چاہئے کہ دونوں نتھنوں میں پانی ڈالے پھر چھڑک دے۔

81. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When you make ablution cleanse your nostrils by dipping them in handful of water and then sniff out."

## اُحد کے پہاڑ برابر سونا

### GOLD EQUAL TO MOUNT OF Uhud

۸۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ عِنْدِي أَحَدًا ذَهَبًا لَا حَبِيبَ أَنْ لَا يَأْتِيَنِي عَلَى ثَلَاثِ لَيَالٍ وَ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنِّي ، لَيْسَ شَيْءٌ أَرْضِيهِ فِي دِينٍ عَلَيَّ. ))

(۸۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر میرے پاس اُحد (ایک پہاڑ کا نام) کے برابر بھی سونا ہوتا تو میں اس بات کو پسند کرتا کہ تین رات گزرنے سے پہلے اگر کوئی اس کو لینے والا ہوتا تو ایک دینار بھی باقی نہ رکھوں، میں کوئی چیز باقی رکھ کر (اللہ کے سامنے) مقروض نہیں بننا چاہتا۔

82. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand Muhammad's soul is that if I had gold equal to the mount Uhud I would have wished to give it away in the way of Allah before the three nights are gone not leaving a single Dinar with me. Because I do not like to be indebted (in the eyes of Allah) by keeping anything (to be given away) with me."

کتاب کیلئے ون اردو کے شکر گزار ہیں



## باورچی کا حق

### RIGHT OF THE COOK

۸۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( إِذَا جَاءَكُمْ الصَّانِعُ بِطَعَامِكُمْ قَدْ أَغْنَى عَنْكُمْ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ ،  
فَادْعُوهُ ، فَلْيَأْكُلْ مَعَكُمْ ، وَإِلَّا فَالْقَمُوهُ فِي يَدِهِ (أَوْ لِيُنَاوِلَهُ فِي  
يَدِهِ))

(۸۳) اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہارا کھانا پکانے والا تمہارے پاس تمہارا کھانا  
لائے جس نے تمہیں گرمی اور دھوئیں سے بچایا تو اس کو بھی اپنے ساتھ کھانے  
کے لئے بلا لو ورنہ اس کے ہاتھ میں لقمہ ہی دے دو (یا: اس کے ہاتھ میں ہاتھ  
دو) فرمایا (یہ فرمایا یا وہ راوی کو شک ہے)۔

83. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.  
"When your cook serves you food who saved you from (the  
pain of) heat and smoke. invite him to join you or (if it is not  
possible) give him some food in hand." (or perhaps the  
Prophet said. 'join hands with him to appreciate him. as the  
narrator remains unsure about it).

## میرا بچہ، میری بچی

### MY BOY, MY GIRL

۸۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ "إِسْقِ رَبِّكَ" أَوْ "أَطْعِمْ رَبِّكَ" وَضِي  
رَبِّكَ. وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ "رَبِّي" وَ لَيَقُلْ "سَيِّدِي" مُوَلَايَ.  
وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: "عَبْدِي ، أَمَتِي" وَ لَيَقُلْ: "فَتَايَ ، فَتَاتِي ،  
غُلَامِي." ))

(۸۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: "اپنے  
رب کو پانی پلاؤ" یا "اپنے رب کو کھانا کھلاؤ" اور "اپنے رب کے لئے (چراغ)  
روشن کرو" اور تم میں سے کوئی شخص کسی کو یہ نہ کہے: "میرا رب" بلکہ یہ کہے "میرا  
سردار"، "میرا مولا" اور تم میں سے کوئی شخص "میرا بندہ"، "میری بندی" نہ کہے  
بلکہ "میرا بچہ"، "میری بچی"، "میرا لڑکا"، کہے۔

84. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.  
"None of you should ever say. serve your Lord the drinking  
water or feed your Lord the food and light the lamp for your  
Lord. (And. none of you should ever call any man as my lord.  
Call him, my leader or my chief. instead. Also you must not  
call any man as 'my servant' and any woman as 'my maid'.. You  
may call them 'my boy' and 'my girl.'"

کتاب  
پیش  
ون  
اردو  
۶  
شکر  
گزار  
ہے



"The faces of the first group of the Believers to enter Paradise will be (shining) like the moon. They will neither spit nor blow their noses. They will not require to go to toilet. Their pots and combs will be made of gold and silver. The fuel of their grates will consist of aloes and musk will be sprinkled for perfuming the air. Everyone of the dwellers of Paradise will have two wives, the marrow of whose shin bones will be visible (through the transparent body owing to the great beauty of women of Paradise). The inmates of Paradise will have no difference among themselves nor malice towards others. They will be praising their Lord in the morning and evening."

## ہر ایک کی دو بیویاں

### TWO WIVES IN PARADISE

۸۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، لَا يَتَّصِقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا. أَيْتُهُمْ وَ أَمْسَاطُهُمْ مِنَ اللَّحْمِ وَالْفِضَّةِ. وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلْوَةِ ، وَرَشْحُهُمْ الْمِسْلُكُ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ. لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ ، وَلَا تَبَاغُضَ ، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبٍ وَاحِدٍ ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا. ))

(۸۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان لوگوں کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی۔ جنت میں وہ نہ تھوکیں گے اور نہ اس میں ناک صاف کریں گے اور نہ اس میں بیت الخلا کو جائیں گے۔ ان کے برتن اور کنگھیاں سونے، چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگلیٹھیاں ایلوے کی ہوں گی اور ان کا چھڑکا و مشک کا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی، بیوی کی پنڈلی کا گدھ حسن کی (شفافی کی) وجہ سے گوشت میں سے نظر آئے گا۔ (جنت کے) لوگوں کے درمیان نہ تو اختلاف ہو گا اور نہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے بغض ہوگا، وہ صبح شام اللہ کی حمد و ثنا بیان کریں گے۔

کتاب کیلئے  
ون اردو کے  
شکر گزار  
ہیں